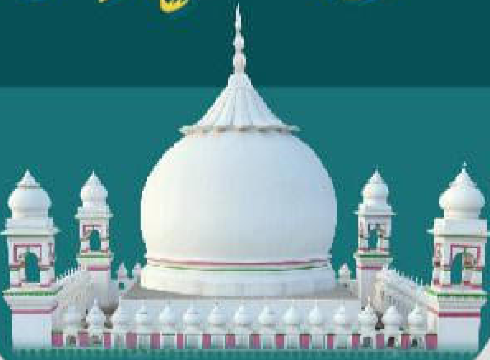
حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت و دوستی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو افضل جاننے میں ہے۔
(حضور نوری میاں علیہ الرحمہ)



مسئلۂ افضلیت

اور

مشائخ مارہرہ مطہرہ رحمۃ اللہ علیہم



تالیف مفتی شاداب احمد امجدی برکاتی
استاذ جامعہ احسن البرکات، مارہرہ شریف

نوری مشن، مالیگاؤں
اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت و دوستی
حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو افضل جاننے میں ہے۔
(حضور نوری میاں علیہ الرحمہ)

مسئلۂ افضلیت
اور
مشائخ مارہرہ مطہرہ

تالیف: مفتی شاداب احمد امجدی برکاتی
(استاذ: جامعہ احسن البرکات، مارہرہ شریف)

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۵۲
(اشاعت بموقع عرس قاسمی برکاتی، مارہرہ شریف)
بفیض: تاج دار اہل سنّت حضور مفتی اعظم وجانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ
زیر سرپرستی: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مارہروی مدظلہ العالی

نام کتاب	:	مسئلۂ افضلیت اور مشائخ مارہرہ مطہرہ
مؤلف	:	مفتی شاداب احمد امجدی برکاتی (گھوسوی)
تصحیح	:	مفتی عمار شامی ومولانا قاسم علیمی صاحبان، اساتذہ جامعہ ہذا
پروف ریڈنگ	:	مولانا ارقم احسنی ازہری، مولوی تنزیل برکاتی، مولوی ایاز حنفی (کوشامبی)، مولوی ارمان برکاتی (بریلی شریف)
کمپوزنگ	:	شاداب امجدی
صفحات	:	۱۲۸
ناشر	:	نوری مشن مالیگاؤں
اشاعت	:	۱۴۴۶ھ/ ۲۰۲۴ء
تعداد	:	۱۱۰۰
ہدیہ	:	دُعائے خیر

ملنے کا پتہ

مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، آگرہ روڈ، مالیگاؤں، مہاراشٹر

فہرست مشمولات

شرف انتساب

امیر المؤمنین، مولی المسلمین، امام السالکین، نجات الہالکین، منبع ولایت، مشکل کشا، خلیفۂ چہارم، مولائے کائنات، فاتح خیبر، داماد پیمبر، امام المشارق و المغارب، اسد اللہ الغالب، حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذاتِ ستودہ صفات کی طرف منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

جنہوں نے منکرینِ افضلیتِ ابو بکر پر مفتری کی سزا (یعنی اسی کوڑے مارنے) کا سخت حکم نافذ فرما کر قیامت تک آنے والے اپنے محبین و متبعین کو یہ پیغام دے دیا کہ استطاعت کے مطابق تفضیلیوں کا ردوطرد میری سنت ہے، اور شیخین کی افضلیت پر یقین رکھنا میرا طریقہ ہے، اور یہی عقیدہ رکھنا سب پر ضروری ہے۔

پیغام برکاتیت

شیخ المشائخ، جانشین حضور احسن العلماء، تاجدار برکاتیت، حضور امین ملت، سیدی آقائی، ذخیرتی لیومی وغدی، مرشدی حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی مارہروی ادام اللہ فیوضہ

زیب سجادہ: خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سرکار دوعالم ﷺ کی سیرت مبارکہ کے مظہر اتم تھے، جن کی زندگی اور بندگی کا نصب العین، اللہ کی محبت اور سرکار دوعالم ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری تھا۔ اس مبارک جماعت میں خلفائے راشدین کو بقیہ تمام صحابۂ کرام پر فضیلت و اولیت حاصل ہے اور چاروں خلفا میں افضل البشر بعد الانبیاء صدیق اکبر حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ و افضل ہے۔ یہ امتیاز اس لیے ہے کہ سید عالم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں ہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنا مصلّیٰ سپرد کر کے اور اپنے وصال سے قبل حج کے موقع پر مسلمانوں کا امیر بنا کر امت کی قیادت و امامت اور خلافت راشدہ پر سب سے پہلے متمکن ہونے کے بلیغ اشارے عطا فرما دیے تھے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ رب العزت کے احکام کے تحفظ اور تقدس کو برقرار اور بروئے کار رکھنے کے لیے ثابت قدمی، ایمان کی مضبوطی، سرکار دوعالم سے وفاداری کے اپنے اعمال و اشغال سے جو نمونے پیش کیے وہ بے مثال ہیں۔ اسی بنیاد پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف و بزرگی، ولایت و کرامت، اجر و ثواب اور قرب میں تمام صحابہ پر افضلیت مطلقہ حاصل ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ

اگر چہ بہت سے جزوی فضائل دیگر صحابۂ کرام بالخصوص شہنشاہِ ولایت ، مولائے کائنات، ہمارے آقا وجد اعلیٰ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل ہیں لیکن یہ جزوی فضائل افضلیت مطلقہ کے منافی نہیں ہیں ۔ یہی ہمارا اور ہماری خانقاہ کے بزرگوں کا مسلمہ موقف ہے۔

عزیزم مولانا شاداب احمد امجدی کی یہ تالیف جو انہوں نے خانوادۂ برکاتیہ کے مشائخ کے اقوال کے حوالے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبۂ افضلیت پر لکھنے کی جو کوشش کی ہے، اس کے لیے انہیں یوں بھی مبارک باد ہے کہ انہوں نے خانوادۂ برکاتیہ کے مشائخ کی حیات و خدمات کا عرق ریزی کے ساتھ مطالعہ کر کے اس عنوان پر خانقاہ برکاتیہ کے اکابرین کے موقف کو پیش کیا۔

یہ ہمارے لیے بہت خوش آئند بات ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان علما درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف بہت دنوں سے متوجہ ہیں، جس کا مثبت اثر ہمیں اپنی نوجوان نسل پر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ مولانا شاداب امجدی صاحب بھی انہیں سعادت آثار اصحاب میں سے ہیں جو اہل سنت و جماعت کے اوپر لگنے والے بہتان اور الزامات کا بے حد علمی اور منطقی جواب فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

فقیر برکاتی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلص احباب ، بالخصوص مؤلفِ کتاب کی عمر میں، علم میں، صحت و جمال میں ترقی عطا فرمائے اور انہیں مذہب اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت کی صحیح معنوں میں علمی اور دعوتی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خیر اندیش

(پروفیسر) سید محمد امین قادری

سجادہ نشین: خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، ضلع ایٹہ (یوپی)

تقریظ جلیل

حضور رفیق ملت، شفیق الطلبہ، سید شاہ نجیب حیدر نوری برکاتی ادام اللہ فیوضہ
زیب سجادہ: مسند غوثیہ برکاتیہ آل احمدیہ نوریہ مارہرہ مطہرہ

یہ بات، ہم سب خادمانِ خاندانِ برکات کے لیے فخر وانبساط کا باعث ہے کہ ہمیں خانوادۂ برکات کے ایسے صوفیائے کرام اور مردانِ خدا سے نسبت خاندانی اور نسبت غلامی کا شرف حاصل ہے؛ جنہوں نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت، عشق مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ تصوف ومعرفت کا درس اہل اسلام کو دیا۔ حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی سے لے کر موجودہ خادمانِ خاندانِ برکات کے پاس پختہ ایمان اور مضبوط عقیدے کا یہ واحد ایسا اثاثہ ہے جسے ہم اپنا کلی امتیاز سمجھتے ہیں اور اس امانت کے لیے آج تک احباب ومتوسلین کو اس عقیدے کی ترغیب دینا اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔

افضل البشر بعد الانبیاء والمرسلین بالتحقیق، امیر المومنین خلیفۃ المسلمین، یار غار وفادار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کو ثابت کرنا یا ان کے فضائل و کمالات کا ذکر کرنا ہمارے لیے صرف سعادت مندی اور توفیق الٰہی ہے، ورنہ ان کی افضلیت تو ان کے آقا ومولا جناب سید عالم ﷺ کے نزدیک مسلم ہے اور ان کی وفاداری اور رفاقت کو رب تبارک وتعالیٰ نے ایسا مقبول بارگاہ کیا ہے کہ قرآن کریم اس کی گواہی ''ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ'' (سورۂ توبہ، آیت: ۴۰) کہہ کر ہمارے عقیدے اور سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر مہر تصدیق لگا رہا ہے۔

رسول کریم ﷺ کے اس عاشق صادق کے بارے میں ہم جیسے ناتواں اور کم مایہ لوگ کیا عرض کر سکتے ہیں جس کے احسانوں کا تذکرہ زبان رسالت سے ہو رہا ہو، گرچہ وہ احسان نہیں بلکہ غلامی مصطفیٰ ﷺ کے فرض کی ادائیگی ہے۔ ہمارے قلم کی اتنی بساط کہاں کہ ہم اس ذات گرامی کے اوصاف حمیدہ اور منصب ومقام کو بیان کر

سکیں جن کو خود ان کے آقا اپنی حیات ظاہری میں اپنا مصلیٰ عطا فرمادیں اور اپنی امت کو ان کا مقتدی اور ان کو اپنی امت کی امامت عطا فرمادیں۔ یہ وہی صدیق اکبر ہیں جو سفر و حضر میں اپنے محبوب کے خادم خاص اور ہمدم و محرم راز ہیں۔ یہ وہ عتیق وصی ہیں جن کے زانوئے مبارک کو رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ہم اسلام کے اس عظیم و عبقری سردار کے فضائل کے حوالے سے کیا دلائل دے سکیں گے کہ جو صادق و مصدوق کی دعوت اسلام پر لبیک کہہ کر صداقت کا استعارہ بن گیا۔

دور حاضر میں جہاں اور بہت برائیاں ہیں وہیں بنیادی عقائد میں ترمیمات بلکہ ان کو مسخ کر کے اپنی عقیدت کو بروئے کار لانے کے لیے سنت مصطفیٰ ﷺ اور ائمہ و مجتہدین واولیائے کاملین کے فرمودات اور ارشادات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے عوام کو ایک نئی راہ کی طرف لانے کی کوشش کر کے ان کو گمراہ کرنے کا کارنامہ انجام دیا جارہا ہے، جو درحقیقت سواد اعظم اہل سنت کو منتشر کرنے کی بین الاقوامی سازش ہے۔ یعنی اب صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام کے مابین سبقت اور افضلیت کو ثابت کرنے کی ایک بڑی بحث نے جنم لیا ہے اور بدقسمتی سے یہ پرچم اہل سنت و جماعت کی جانب ہی سے ہے تو پھر اغیار سے شکوہ کیسا؟ حالاں کہ ایسا موازنہ کرنا خود کو گمراہی میں مبتلا کرنے سے زیادہ کچھ نہیں، لہٰذا عوام الناس کو صحیح عقیدے اور عقیدت و محبت نبھانے کا طریقہ کار سکھانا بھی ہمارا فرض ہے۔

خانقاہ برکاتیہ کا سلفاً خلفاً یہ عقیدہ ونظریہ رہا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت، امامت اور ولایت میں تمام صحابہ سے افضل ہیں، اسی موقف پہ ہم بھی ہیں اور ہماری نسلیں بھی، اور ان شاء اللہ ہم اپنے اسلاف کے اسی موقف پہ رہیں گے۔

عزیزم مولانا شاداب امجدی صاحب برکاتی ہماری جماعت کی نوجوان نسل کے ایک نمائندہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب طرز ادیب و قلم کار بھی ہیں۔ مولانا موصوف اپنے قلم کی روشنائی میں وفاداری اور جرأت مندی بھی ملا کر رکھتے ہیں اور جب بھی کہیں مسلک و مذہب یا اپنے مرکز عقیدت پر کوئی ناعاقبت اندیش بات

دیکھتے ہیں تو پوری قوت ایمانی سے دفاع کے لیے اپنے نوک قلم کو متحرک کر دیتے ہیں اور اسی سلسلے میں ان کی ایک بہت مضبوط پہل افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرات مشائخ مارہرہ کے موقف اور ان کے ارشادات کو استناد سے پیش کر کے ایک مفید تصنیف خوش عقیدہ مسلمانوں کے حوالے کرنا ہے۔ مولانا موصوف جامعہ احسن البرکات میں نہ صرف تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں بلکہ اپنے پیر خانے کے ایک وفادار سپاہی ہونے کا فرض بھی ادا کر رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں جس سلیقے سے مولانا موصوف نے اپنے مشائخ کے اقوال کے ساتھ ان کی حیات و خدمات کا اجمالی خاکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے وہ مولانا کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ حضور صاحب البرکات سے لے کر فقیر راقم تک انہوں نے اکابر اور اصاغر کے عقیدے اور ان کے موقف کو بہت ہی سادہ، سلیس اور بے حد سلیقے سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والے برکاتی احباب و متوسلین کو مولانا کے لیے اظہارِ تشکر کرنا چاہیے کہ انہوں نے کتنی عرق ریزی کر کے یہ مفید مسودہ ہمارے لیے تصنیف کیا ہے، جس سے ہمارے متوسلین اس خانوادے کے قدیم اور جدید موقف سے واقفیت حاصل کر سکیں گے اور ساتھ ہی اس بات پر اطمینان کے ساتھ فخر بھی کر سکیں گے اور خوش بھی ہوں گے کہ ان کا پیر خانہ صرف دعا تعویذ اور پیری مریدی اور خلافت نوازی کا مکلف نہیں ہے، بلکہ علم و فہم و آگہی، تصنیف و تالیف، فکر و نظریات کا ایک دبستان ہے اور تصلب فی الدین میں اپنا امتیازی مقام رکھتا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مشائخ مارہرہ استقامت فوق الکرامت کے مصداق ہیں اور ان کی استقامت ان کے عمل اور ان کی قلمی نگارشات سے بخوبی عیاں ہے اور ہم سب کا موقف وہی ہے جو ہمارے اجداد نے ہمیں ورثے میں ودیعت فرمایا ہے۔ یہ وہی راستہ ہے جس کے راہی بدایوں اور بریلی کے جاں نثار اور وفادار خلفائے گرامی بھی ہیں جو دین اسلام اور مذہب اہل سنت

کے برصغیر ہند و پاک میں نہ صرف سب سے بڑے داعی ہوئے بلکہ سواد اعظم اہل سنت ان کو اسلامی اقدار اور ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے ذمہ دار کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔

ہمارے مشائخ کی تعلیمات کا نچوڑ اگر کہیں دیکھنا ہو تو سلالۂ خاندان برکات سیدی سندی، آقائی ومولائی سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری نور اللہ مرقدہ کی معرکۃ الآرا تصنیف "سراج العوارف" کے اولین صفحات پڑھیں، جس سے ایمان میں تازگی اور عقیدت میں بالیدگی پیدا ہوگی۔ فقیر کی یہ دعوت صرف عوام کو نہیں بلکہ خواص، اہل خاندان، اپنی موجودہ اور آنے والی نسلوں کو بھی ہے۔ حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہ نے سراج العواف میں برکاتیوں کے عقیدے اور عقیدت دونوں کا منشور لکھ دیا ہے۔ ہمارا عقیدہ صاف ہے کہ رب کو واحد ولاشریک ماننا اور بعد از خدا جل شانہ ان کے حبیب کو عالم ماکان ومایکون، غیب داں نبی ماننا اور ان کے اہل بیت کو ان کی نشانی اور امانت سمجھ کر قبلہ دل اور کعبۂ جاں ماننا اور ان کے صحابہ اور رفقا کو باعث تکریم وتعظیم سمجھنا اور ان کے گستاخ کو گمراہ جان کر علاحدگی اختیار کرنا۔ خلفائے راشدین کل جماعت صحابہ میں سب سے افضل اور خلفائے راشدین میں شیخین اور ان سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ بس اس کتاب کی تصنیف کا یہی مقصد ہے کہ مشائخ کا صحیح عقیدہ ہمارے احباب تک پہنچ جائے تا کہ کسی بھی قسم کی موشگافی اور جدید خانقاہی روایات سے عوام الناس تذبذب کا شکار نہ ہوسکیں۔

مولانا موصوف کو دل کی گہرائیوں سے اس شاندار تصنیف کی مبارک باد اور جملہ اراکین خاندانِ برکات کی جانب سے نیک خواہشات۔ رب تبارک وتعالیٰ عزیزم مولانا شاداب امجدی صاحب کی عمر وصحت اور اقبال میں برکت عطا فرمائے اور ایسے مثبت اور تشفی بخش کاموں کو کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

سید نجیب حیدر نوری

سجادہ نشین: خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ (یوپی)

تقریظ وجیز

سلطان الاساتذہ ممتاز الفقہاء، امیر المومنین فی الحدیث، جانشین حضور صدر الشریعہ
حضور محدث کبیر سیدی وسندی وذخیرتی لیومی وغدی حضرت علامہ مولانا
مفتی الشاہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ۔
بانی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمام صحابۂ کرام کے درمیان افضلیت مطلقہ حاصل ہے، یہی اہل سنت و جماعت کا موقف ہے، اور عقائد کی کتابوں میں بھی اسی طرح ان کی افضلیت کا ذکر ہے کہ انبیاورسل کے بعد افضلیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ لیکن اس زمانے میں رافضیوں سے متاثر ہو کر کچھ نام نہاد سنیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا اور اس فتنے کو خوب پھیلانے لگے، تو علمائے اہل سنت نے باقاعدگی سے ان کا جواب دیا اور صحابۂ کرام کے درمیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت مطلقہ کو ثابت کیا۔

پھر اب کچھ عرصے سے شیعیت سے متاثر ہو کر لوگوں نے طرح طرح کے شوشے گوشے چھوڑنا شروع کر دیے، کوئی کہتا ہے کہ:

خلافت میں ابوبکر اول ہیں اور ولایت میں حضرت علی اول ہیں، کوئی کچھ اور کہتا ہے تو کوئی کچھ اور۔ جب کہ صحیح یہ ہے کہ تمام اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جملہ صحابۂ کرام کے درمیان سب سے افضل ہیں اور رسول پاک کی حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

آج جو فتنے ابھرے ان کے جواب میں علما و مشائخ نے بہت کامیاب کوششیں کیں، انہی کوششوں میں سے ایک کوشش حضرت مولانا شاداب احمد امجدی کی بھی ہے

کہ انہوں نے یہ ایک رسالہ بنام ''مسئلۂ افضلیت اور مشائخ مارہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہم'' تصنیف فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور لوگوں کو ان کی بتائی ہوئی راہ پر اعتقاد کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالی علی النبی الکریم وآلہ وصحبہ أجمعین

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۳۰ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

دستخط

تقریظ جمیل

استاذ گرامی قدر، ناشر فکر رضا، شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی

برکاتی رضوی صاحب قبلہ

استاذ و مفتی: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم۔

أما بعد! فأعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

زیر نظر کتاب ''مسئلۂ افضلیت اور مشائخ مارہرہ مطہرہ'' عزیز سعید، شاگرد رشید مفتی شاداب احمد امجدی برکاتی، استاذ جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف کی مرتب کردہ علمی شاہکار ہے، جس میں انہوں نے مشائخ مارہرہ و دیگر اکابر و اعاظم کے اقوال وارشادات سے افضلیت صدیق اکبر کو خوب خوب واضح اور روشن کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، گو کہ افضلیتِ صدیق اکبر پر کتاب و سنت و اجماعِ امت کے مضبوط دلائل بکثرت کتابوں میں موجود ہیں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے اس مسئلے کو اپنے متعدد رسائل میں اتنا واضح فرما دیا ہے کہ کسی بھی انصاف پسند کے لیے انکار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی، پھر بھی بعض سادات ان کے اقوال کی غلط تشریحات پیش کر کے امت کو اختلاف و انتشار کی آگ میں جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں، جب کہ مشائخ مارہرہ مطہرہ کا موقف وہی ہے جو اہل سنت کا اجماعی موقف ہے، یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام انبیا و مرسلین کے بعد اس امت میں سب سے افضل ہیں اور اسی بنیاد پر وہ خلیفہ اوّل ہیں، مشائخ مارہرہ مطہرہ کے نزدیک بھی ترتیبِ خلافت بر ترتیبِ افضلیت ہے۔ اس لیے ضرورت

محسوس کی گئی کہ مشائخ مارہرہ مطہرہ کے اقوال وارشادات کی روشنی میں مسئلۂ افضلیتِ صدیق اکبر کو اور واضح کردیا جائے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس ضرورت کی تکمیل جامعہ احسن البرکات کے ایک ہونہار، باصلاحیت اور محنتی استاذ مفتی شاداب احمد امجدی برکاتی کے قلم سے ہوئی، موصوف نے بڑے سلیقے سے کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ مشائخ کے اقوال وارشادات کو جمع فرمایا ہے، اور ساتھ ہی مشائخ مارہرہ مطہرہ کی حیات وخدمات پر بھی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ بلاشبہ یہ مشائخ اپنے اپنے ادوار میں ہدایت ونور کا مینارہ اور علم و عرفان کا چشمۂ صافی تھے، ایک عالم نے ان سے روشنی حاصل کی اور ایک جہان نے ان سے سیرابی پائی اور آج بھی متلاشیانِ حق کے لیے ان کی آرام گاہیں منزل حق و صداقت کا پتہ بتارہی ہیں۔

اس کتاب پر شہزادگان حضور احسن العلماء؛ حضور امین ملت وحضور رفیق ملت کے پیغام خوش انجام وتقریظ جلیل نے موجودہ دور میں مشائخ مارہرہ کے موقف کی نمائندگی فرمادی ہے۔ اس لیے مارہرہ شریف کا نام لے کر مذکورہ موقف کے خلاف اگر کوئی شخص دوسرا موقف بیان کرے تو مسلمان اس پر کان نہ دھریں بلکہ کتاب مذکور میں مشائخ مارہرہ کا جو موقف بیان کیا گیا ہے اسی کو خانقاہ برکاتیہ کا موقف سمجھیں۔

شمشاد احمد مصباحی برکاتی رضوی

خادم: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۹ اکتوبر ۲۰۲۴ء

تاثر گرامی

استاذ مکرم، قاطع تفضیلیت، تاج الفقہاء، حضرت علامہ
مفتی اختر حسین قادری علیمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی
صدر دارالافتاء: دارالعلوم علیمیہ جمد اشاہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد!

یہ دور پر فتن ہے، ہر روز کوئی نہ کوئی نیا فتنہ جنم لے رہا ہے اور امت مسلمہ کے درمیان اختلاف و افتراق کا بازار گرم کر رہا ہے۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک کے مسلّمات کو بھی اختلافی مسئلہ بتایا جا رہا ہے۔ الامان والحفیظ!

ان مسلمات و محققات میں افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مسلّمہ عقیدہ ہے جس کے خلاف بعض خانقاہی بھی زبان کھول رہے ہیں۔

عزیز گرامی قدر، فاضل لبیب مولانا محمد شاداب احمد امجدی زیدحبہ، استاذ جامعہ احسن البرکات مارہرہ مطہرہ نے اس عقیدۂ حقہ کے خلاف اٹھنے والی مکروہ آواز کو ختم کرنے کے لیے میخانۂ قادریت کے جلیل القدر ساقیوں سے اکتساب فیض کر کے ایک شان دار نسخہ تیار کر دیا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ نسخہ بہت سارے بدمستوں کا خمار اتارنے کے لیے تریاق کا کام کرے گا۔ رب تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو شرف قبول بخشے اور مزید دینی خدمات کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

محمد اختر حسین قادری غفرلہ

خادم دارالعلوم علیمیہ، جمد اشاہی، بستی

نزیل: شہر بنگلور: ۱۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۴ء

تقریظ منیر

برادر اکبر، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت مولانا شہباز احمد مصباحی
استاذ: مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، امبیڈکر نگر

اولاد آدم ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں کہ اصل خمیر پشت آدم ہے، وہبی اور کسبی عطائے خداوندی کی بنیاد پر بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی، نبوت و رسالت انسانی مراتب کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے کہ وہ حصہ مخصوص بندوں کو عطا ہوا، تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ کا اعلان خداوندی، انبیا و رسل پر رب تعالیٰ کا خصوصی لطف و کرم بن کر، فرق مراتب کا اظہار ہے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضائل و کمالات عطا فرما کر سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء کا عظیم منصب عطا فرمایا، اور آپ کے جاں نثار صحابۂ کرام کو پوری امت پر فضیلت عطا فرمائی۔ نفس صحابیت میں سب برابر، لیکن عند اللہ کثرت ثواب کی بنیاد پر پوری امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام اہل سنت فرماتے ہیں: اہل سنت و جماعت نصرھم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل و انبیائے بشر صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں، پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے: سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی علیٰ سیدھم و مولاھم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم، (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۷۸، مطبع: رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ لاہور)

نیز یہ کہ افضلیت کا مسئلہ باب عقائد سے ہے نہ کہ فضائل ومناقب سے، کہ امام اہل سنت فرماتے ہیں:

من جملہ: مسئلۂ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف سن سکیں بلکہ مواقف وشرح مواقف میں تو تصریح کی کہ باب عقائد سے ہے اور اس میں آحاد

صحاح بھی نامسموع۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۵،ص ۵۸۵، مطبع: رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ لاہور)

حتیٰ کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والے کو بدعتی کہا گیا ہے، جس کی صراحت خلاصۃ الفتاویٰ، البحر الرائق، فتح القدیر، الاشباہ و النظائر، مجمع الانہر وغیرہا کتب معتمدہ میں موجود ہے، ردالمحتار میں ہے: إن كان يفضل عليا كرم الله تعالىٰ وجهه عليهما فهو مبتدع۔ (ردالمحتار، ج۶،ص ۳۶۳)

ترجمہ: اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرات شیخین پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے۔

ان فقہا و محدثین کی طرح تصوف و معرفت کے امام اور عالم گیر رشد و ہدایت کے شہنشاہ؛ مشائخ مارہرہ مطہرہ نے بھی جس طرح تصوف و معرفت اور طریقت کے ذریعہ مخلوق الٰہی کی رہنمائی فرمائی، اسی طرح سماج میں پھیلی ہوئی بدعقیدگی اور اہل سنت کے متفقہ عقیدے کے خلاف پنپنے والے نظریات سے بھی امت کو آگاہ فرمایا اور انہیں جادۂ مستقیم پر گامزن کرنے کی ہر طرح کوشش فرمائی۔

یوں ہی افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر شب خون مارنے والوں کی زبردست تردید فرمائی اور پند و نصائح اور تحریر کے ذریعہ اپنا اور اہل سنت کا صحیح عقیدہ پیش فرمایا۔

زیر نظر کتاب میں مسئلۂ افضلیت سے متعلق مشائخ مارہرہ کے اقوال ان مشائخ کی کتابوں کے حوالے سے درج کیے گئے ہیں، جس میں افضلیت پر مدلل گفتگو ہے اور اہل سنت میں پلنے والے نیم رافضی گروہ کا علمی محاسبہ کیا گیا ہے۔

برادر صغیر مولانا شاداب امجدی زید مجدہٗ نے بڑی عرق ریزی اور جاں فشانی کے ساتھ ان مشائخ کے اقوال کا ایک نایاب مجموعہ ترتیب دیا ہے، جو عوام و خواص اور خصوصاً وابستگان مشائخ مارہرہ مطہرہ کے لیے خط مستقیم ہے۔

مولا تعالیٰ مولانا موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے،

محمد شہباز احمد مصباحی

جمعہ مبارکہ: ۲۸ ؍ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ/ یکم نومبر ۲۰۲۴ء

عرض مؤلف

توفیق بخشنے والے اور فضل و کرامت عطا فرمانے والے اس خدائے لم یزل کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ جس نے یار غار و مزار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انبیا و مرسلین کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل بنایا۔

اس رزاق مطلق کے انعام و اکرام پر ہمیشہ میری زبان تر رہے جس نے اپنے محبوبینِ مارہرہ کے قدموں میں تدریسی خدمات کا موقع دیا، وہ مارہرہ کہ جہاں کے مشائخ نے ہر دور میں تفضیلیت کا آپریشن کیا ہے اور حق کے چہرے سے باطل کی غبار ہٹائی ہے،

برکات نگری میں اس برکاتی غلام کو نصف دہائی سے زیادہ کا عرصہ گزارنے کا شرف حاصل ہو چکا، ابتدائی ایام سے ہی اس بات کی خواہش تھی کہ افضلیت شیخین کے متعلق مشائخ مارہرہ کے واضح موقف کو جدید انداز میں منظر عام پر لایا جائے، مگر توفیق نہیں مل رہی تھی، گزرتے ایام کے ساتھ یہ خواہش ضرورت بن گئی اور پھر بتوفیق الٰہی و بفیضان مشائخ مارہرہ اس ضرورت کی تکمیل آپ کے ہاتھ میں کتابی صورت میں موجود ہے۔ یہ انہیں مشائخ مارہرہ کے در کی بلا ناغہ حاضری کا صدقہ ہے کہ ان کی تعلیمات کو عام کرنے کا شرف اس گناہگار کو حاصل ہو رہا ہے، اگر ان سرکاروں کی چشم کرم اس گدائے در پہ نہ ہوتی تو یہ ایک سطر بھی لکھنے سے عاجز تھا، جو کچھ بھی یہ شرف و سعادت ملی سب بارگاہِ برکاتیہ کا فیض ہے۔

اس کاروانِ شوق میں جو بھی شریک ہوا، چاہے ایک قدم چلا یا دو قدم، میں سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ بالخصوص نذرانہ تشکر پیش کرتا ہوں اپنے مرشد گرامی تاج المشائخ منبع فیوض برکاتیت حضور امین ملت سیدی سرکار محمد امین میاں قادری برکاتی کی بارگاہِ اعلیٰ درجت میں کہ حضور عالی نے اپنے قیمتی پیغام سے ہم غلامانِ درگاہِ برکاتیہ کو سرفراز فرمایا۔

ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں گل گلزار برکاتیت حضور رفیق ملت سید شاہ نجیب حیدر نوری

برکاتی مدظلہ العالی کی خدمت میں؛ جن کی مجلسی گفتگو مشائخ برکاتیہ کے تذکروں کی خوشبو سے معطر رہتی ہے، جس کو سن کر مشائخ کی عظمتیں دل میں راسخ ہوتی ہیں، اور ان مشائخ کی کتابِ زندگی پڑھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے، اسی مجلسی و محفلی گفتگو کا کچھ حصہ میری سماعتوں کو بھی ملا اور پھر ان مشائخ کی زندگی پڑھ کر اس کام کی توفیق حاصل ہوئی، جو آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے، مزید حضور والا نے کرم فرمائی کی اور اپنے کثیر مشاغل و مصروفیات کے باوجود بخوشی ایک شان دار تقریظ جلیل عنایت فرما کر اس کتاب کو مستند بنا دیا۔

میں گلہائے تشکر پیش کرتا ہوں اپنے محسن و مربی اور عظیم استاذ، جانشین حضور صدر الشریعہ، وارث علوم حافظ ملت، نائب قاضی القضاۃ فی الہند، امیر المومنین فی الحدیث، ممتاز الفقہاء سلطان المناظرین سر خیل علمائے ہند حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی صاحب قبلہ بانی جامعہ امجدیہ رضویہ و کلیۃ البنات الامجدیہ گھوسی شریف کی بارگاہِ اقدس میں کہ جن کا سایۂ شفقت و عنایت ہمیشہ مجھ بے مایہ پر سایہ فگن رہتا ہے، جن کی صحبت بابرکت نے ہمارے دلوں میں احقاق حق و ابطال باطل کا جذبہ پیدا کیا۔ حضور والا نے غایت کرم فرماتے ہوئے مسلسل علالت اور تبلیغی اسفار و کثیر مصروفیات کے باوجود تقریظ وجیز عطا فرما کر میری تحریر کے معیار کو قابل قدر بنایا۔ اللہ! حضرت کو شفایابی بخشے اور صحت و تندرستی اور توانائی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ اہل سنت کے سروں پہ سدا قائم رہے۔

میں گلدستۂ امتنان و تشکر پیش کرتا ہوں اپنے دو عظیم اساتذہ؛ ماحی تفضیلیت تاج الفقہاء حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری علیمی صاحب قبلہ اور استاذ العلماء شمس الفقہاء حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد مصباحی برکاتی صاحب قبلہ کی خدمات بابرکات میں کہ جن کی بارگاہ سے علم کے ساتھ تصلب فی الدین کا جام بھی ملا ہے، اور اس کتاب پہ ان دو اساتذہ کی تقریظات میرے حوصلوں کو مہمیز کرتی ہیں، اور اس کتاب کے علمی وزن میں اضافہ بھی کرتی ہیں۔

تشکر بسیار پیش ہے برادر اکبر حضرت مولانا شہباز احمد مصباحی صاحب قبلہ استاذ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، امبیڈکر نگر کی خدمت باشفقت میں، جنہوں نے بعض مقامات پر

اصلاح بھی فرمائی اور اپنے تاثر سے میرے بازوؤں کو تقویت بھی عطا کی۔

ساتھ ہی شکریے کے مستحق ہیں حضور امان اہل سنت حضرت مولانا سید امان میاں صاحب قبلہ، جانشین محدث کبیر استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی ابو یوسف محمد صاحب قبلہ، جامعہ احسن البرکات کے صدر المدرسین حضرت مولانا عرفان ازہری صاحب قبلہ اور حضرت قاری کوثر صاحب قبلہ استاذ مدرسہ قاسم البرکات مارہرہ شریف؛ کہ ان کرم فرماؤں نے مفید مشوروں سے بھی نوازا اور مشائخ کی تقریظات کے حصول میں ہماری بہت مدد فرمائی۔ اللہ سب کو دین و دنیا کی برکتوں سے نوازے۔

صاحب قرطاس وقلم جناب غلام مصطفیٰ رضوی صاحب مالیگاؤں سے اس کتاب کے متعلق ایک سال قبل تذکرہ کیا تھا اور اب جب ان کو بتایا کہ کتاب تیار ہوگئی تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنے معروف ادارہ نوری مشن مالیگاؤں سے اس کی اشاعت کے لیے بھی تیار ہو گئے، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مجھے ناشکرا کہا جائے گا اگر میں اس مقام پر پیکر خلوص و وفا حضرت علامہ مفتی عمار خان مصباحی امجدی شامی صاحب قبلہ اور رفیق خلیق حضرت مولانا مفتی قاسم علیمی صاحب قبلہ اساتذۂ جامعہ احسن البرکات و نازش علم وفن مفتی عبد المصطفیٰ مصباحی استاذ البرکات علی گڑھ اور عزیزی القدر مولانا ارقم احسنی ازہری کا ذکر و شکر ادا نہ کروں، کیوں کہ ان کرم فرماؤں نے کتاب کو از اول تا آخر باریک بینی سے ملاحظہ کر کے اس کی اصلاح و ترمیم کے لیے مفید مشوروں سے نوازا۔

جامعہ احسن البرکات کے باذوق طلبہ عزیزم مولوی تنزیل برکاتی (کوشامبی)، مولوی ایاز حنفی (کوشامبی)، مولوی شہنید رضا (پورن پور) متعلمین جماعت سابعہ اور مولوی محمد ارمان (بریلی شریف) متعلم جماعت خامسہ نے پروف ریڈنگ میں مکمل ساتھ دیا اور کتاب کو حتی الامکان اغلاط سے پاک رکھنے کی کوشش کی، ان طلبہ کے لیے بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں علم نافع وعمل صالح کی دولت سے مالا مال فرمائے اور دین متین کا سچا خادم اور مشائخ برکاتیہ کی فکر ونظر کا ناشر و ترجمان بنائے۔

شاداب احمد امجدی۔ گھوسی، مئو

مقدمہ

عبداللہ ابن سبا یہودی کی اسلام دشمن سازشوں کے نتیجے میں تاریخ اسلامی کا جو سب سے پہلا فرقہ معرض وجود میں آیا وہ ''فرقۂ تفضیلیہ'' ہے۔ ابن سبا وہ بدذات ہے جس نے سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا نظریہ پیش کیا اور مولائے کائنات کی شان اور فضائل میں وارد احادیث سنا کر افضلیت مطلقہ کا عقیدہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔

اور اس فرقے کا علمی رد جس ذات ستودہ صفات نے سب سے پہلے کیا وہ مولائے مسلمین، فاتح خیبر امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات ستودہ صفات ہے، جب آپ کو ابن سبا کی کارستانیوں کا علم ہوا تو اولاً آپ نے اس کے قتل کا ارادہ فرمایا مگر پھر بعض وجوہات کی بنا پر قتل کی بجائے اسے شہر بدر فرمادیا اور یہ اعلان کیا کہ اگر کسی نے مجھے شیخین سے افضل کہا تو میں اسے اسی کوڑے ماروں گا۔

بعد میں یہی فرقہ غلو کرتے ہوئے رافضیت کی شکل اختیار کر گیا۔ رافضیت و تفضیلیت کا ردو ابطال ہر دور میں علما و صوفیا نے کیا ہے اور افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو قرآن وحدیث، اجماع صحابہ وتابعین اور اجماع امت سے ثابت و مستحکم فرمایا۔

مشائخ برکاتیہ مارہرہ شریف نے ہر دور اور ہر قرن میں احقاق حق وابطال باطل کا فریضہ انجام دیا ہے۔ استقامت علی الدین اور تصلب فی الدین اس خانوادۂ مقدسہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور ہے بھی اور ان شاء اللہ صبح قیامت تک رہے گا۔ اس خانوادے کے مشائخ نے جہاں رافضیت ونجدیت اور گاندھویت وصلح کلیت کا پرزور رد فرمایا ہے اور اہل سنت کے ایمان ویقین کی حفاظت کی ہے، وہیں تفضیلیت کا بھی رد بلیغ فرمایا ہے۔ شارح بخاری، برکاتی مفتی حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

’’خانقاہ برکاتیہ سے بد مذہبوں کا رد ہمیشہ ہوتا آیا ہے، وہابیوں سے پہلے اودھ میں نوابان اودھ کی سر پرستی کے سبب سے رافضیت وشیعیت کا بہت زور تھا۔ خانقاہ برکاتیہ کے سجادہ نشین صاحبان نے اس کا پرزور شدومد کے ساتھ رد فرمایا، کتابیں لکھیں اور پھر جب وہابیت نے سر اٹھایا تو اس وقت کے سجادہ نشین صاحبان نے وہابیت کے رد وطرد میں کوئی کمی نہیں کی۔‘‘(۱)

اب ادھر چند سالوں سے تفضیلیت نے پھر سے سر اٹھانا شروع کر دیا ہے، اور بہت سے صاحبان جبہ ودستار اور بزرگوں کے آستانے کے گدی نشین صاحبان اس فتنے کے زیر اثر آ گئے ہیں، جو نہایت تشویش ناک ہے، اللہ انہیں ہدایت دے۔ اسی درمیان بعض لوگوں نے خانقاہ برکاتیہ کے صدیوں قدیم اور واضح موقفِ افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما کو مشکوک بنانے کی بھی ناکام کوشش کی۔ اہل علم تو مشائخ مارہرہ کے موقف سے واقف ہیں مگر عوام اہل سنت کے اپنے مشائخ کی راہ سے بھکنے کا اندیشہ ضرور ہے (اللہ نہ کرے)۔

اس لیے ضروری تھا کہ مشائخ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے صریح بیانات وارشادات کے ذریعے مسئلۂ افضلیت کو عوام اہل سنت اور بالخصوص وابستگان سلسلۂ برکاتیہ کی عدالت میں رکھا جائے تا کہ ان ارشادات واقوال کی روشنی میں وہ خود حق کا فیصلہ کر سکیں اور جادۂ مستقیم اور سبیل اکابرین کی اتباع کریں اور جو لوگ کسی غلط فہمی یا ضد کی وجہ سے اپنے مشائخ کا دامن چھوڑ کر، اور سواد اعظم سے الگ ہو کر چلنے لگے ہیں وہ بھی اسے پڑھ کر اپنے بزرگوں کے راستے پر چل پڑیں اور ید اللہ علی الجماعۃ کے زیر سایہ زندگی گزارنے لگیں۔

اس رسالے کی تالیف کا سب سے اہم مقصد بھی یہی ہے کہ یہ رسالہ بزرگوں کے راستے کو چھوڑنے والوں کو واپس اسی راستے پر لے آئے۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اس مقصد کو پورا فرمائے۔

---

(۱) سیدین نمبر، ص: ۳۱۳

اصل کتاب شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مسئلے کا قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں ایک اجمالی خاکہ قاری کے ذہن میں مستقر کر دیا جائے تا کہ یہ اجمال بزرگوں کے اقوال کو قبول کرنے میں معاون ثابت ہو۔

چند امور ذہن نشیں کر لیں۔

افضلیت شیخین کا مسئلہ فرعی اور اختلافی مسئلہ نہیں کہ اس کو ہلکا سمجھ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔ بلکہ یہ ایک اہم اعتقادی (یعنی جس کا تعلق ہمارے عقیدے سے ہے)، قطعی اور اجماعی مسئلہ ہے جس کا منکر بدعتی، گمراہ اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔

سرکار نور سیدنا ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اسی سے بخوبی ثابت ہوا کہ اکثریت ثواب عند اللہ اور قرب رب الارباب اور ولایت ومعرفت میں بھی صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کا مرتبہ زیادہ ہے، اس واسطے کہ مصداق افضلیت کہ مسئلہ یقینی اجماعی ہے، بغیر اس کے تسلیم کے ممکن نہیں ہے۔''
(یعنی بغیر اس کو مانے کوئی چارۂ کار نہیں ہے)(۱)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں؛

(حضرات شیخین کی افضلیت پر) جب اجماع قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیل شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخ طریقت وشریعت (بشمول مشائخ مارہرہ) کا یہی مذہب ہے۔(۲)

مزید آپ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

---

(۱) العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ، ص: ۲۴/۲۵

(۲) مطلع القمرین بابانۃ سبقۃ العمرین، ص:۸۱، مطبع: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی

بالجملہ مسئلۂ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف حدیثیں) سن سکیں بلکہ مواقف وشرح مواقف (جو عقائد اہل سنت پر مشتمل کتابیں ہیں) میں تو تصریح کی کہ (مسئلہ افضلیت) باب عقائد سے ہے اور اس میں آحاد صحاح (صحیح لیکن خبر واحد روایتیں) بھی نامسموع۔(۱)

جلیل القدر حنفی عالم ومحدث وفقیہ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ العقیدۃ الطحاویہ (جو عقیدے کے بیان میں اہل سنت کی معتبر ترین کتاب ہے) میں فرماتے ہیں:

نثبت الخلافة بعد رسول الله ﷺ، أولاً: لأبي بكر الصديق رضي الله عنه،تفضيلاً له و تقديماً على جميع الأمة، ثم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه،ثم لعثمان رضي الله عنه،ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه۔(۲)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرتے ہیں، اس وجہ سے کہ آپ کو تمام امت پر افضلیت و سبقت حاصل ہے، پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کے لیے خلافت ثابت کرتے ہیں۔

جب یہ مسئلہ ہمارے عقیدے کا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث اور اجماع سے اس کا ثبوت بھی پیش کر دیا جائے تا کہ بات مکمل ہو جائے۔ چناچہ ہم یہاں پر قرآن وحدیث اور اجماع سے ایک ایک دلیل پیش کرنے پہ اکتفا کریں گے۔

قرآن مجید سے افضلیتِ ابو بکر کا ثبوت :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) فتاویٰ رضویہ شریف، ج:۵،ص:۵۸۵، مطبع: رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ لاہور

(۲) متن العقیدۃ الطحاویہ،ص:۲۹

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی۔(۱)

اور بہت جلد اس (جہنم کی آگ) سے دور رکھا جائے گا (اس کو) جو سب سے بڑا پرہیز گار (ہے)۔ (کنز الایمان)

مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ "الأتقیٰ" یعنی سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(دیکھیے تفسیر کبیر اور تفسیر بغوی میں اسی آیت کے تحت اور الصواعق المحرقہ میں فصل ثانی، ص:۹۸ ر پر)

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجرات، آیت: ۱۳ ر میں ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔(۲)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ (ہے) جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (کنز الایمان) یعنی تم میں جو اتقیٰ ہے وہی اللہ کے نزدیک زیادہ فضیلت والا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے "أکرم" اسے قرار دیا جسے "الأتقیٰ" بتایا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور یہی معنیٰ ہے افضلیت مطلقہ کا۔

ان دونوں آیتوں سے یہی استدلال شرح مقاصد، ج:۵، ص:۲۹۰ تا ۲۹۴ میں بھی ہے اور شرح المواقف للجرجانی، ج:۸، ص:۲۹۷ میں بھی ہے اور یہ دونوں کتابیں اہل سنت کے عقائد میں مشہور و معروف اور مقبول ہیں۔

---

(۱) سورۃ واللیل، آیت:۱۷

(۲) سورۃ الحجرات:۱۳

احادیث مبارکہ سے افضلیتِ ابوبکر کا ثبوت:

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أبو بکر، أبو بکر، إن روح القدس جبریل أخبرنی آنفاً: إن خیر أمتک بعدک أبو بکر الصدیق۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کہاں ہے؟ ابوبکر کہاں ہے؟ بے شک روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ابھی خبر دی: انہوں نے کہا: آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ترمذی شریف میں ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا ینبغی لقوم فیھم أبو بکر، أن یؤمھم غیرہ۔(۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کے لیے جائز نہیں کہ جب ان میں ابوبکر موجود ہوں تو کوئی دوسرا شخص انہیں نماز پڑھائے۔

اس حدیث کے تحت امام کبیر شرف الدین حسین بن محمد طیبی لکھتے ہیں:

ھٰذا دلیل علی فضلہ علی جمیع الصحابۃ، فإذا ثبت ھٰذا، فقد ثبت خلافتہ لأن خلافۃ المفضول علی وجود الفاضل لا تصح۔(۲)

ترجمہ: یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر برتری کی دلیل ہے، جب یہ ثابت ہو گیا تو ان کی خلافت بھی ثابت ہو گئی، کیوں کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی خلافت درست نہیں ہے۔

اسی حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات، ج:۱۱، ص:۲۸۷ ر پر اور محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات، ج:۴، ص:۶۳۹ ر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت مطلقہ کا

---

(۱) ترمذی، کتاب المناقب، حدیث: ۳۶۷۳

(۲) شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، مناقب أبی بکر الصدیق، ص:۳۸۵۱، حدیث:۶۰، مطبع: مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرمۃ

استدلال کیا ہے۔

اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضلیتِ ابو بکر کا ثبوت:

عن ابن عمر قال: کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللّٰہ ﷺ فنخیر أبا بکر ثم عمر الخ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کو فضیلت دیتے تھے، تو ہم ابو بکر صدیق کو افضل سمجھتے تھے پھر حضرت عمر کو رضی اللہ عنہما۔

اس سے ثابت ہوا کہ افضلیت صدیق اکبر پر نبی کریم ﷺ کے زمانۂ مبارک اور حیات ظاہری میں ہی اجماع ہو گیا تھا، ایسا نہیں کہ یہ اجماع بعد میں ہوا ہو، ہاں خلافت پر اجماع بعد میں ہوا ہے، کیوں خلافت کا مدار افضلیت ہے نہ کہ اس کا عکس۔

عن عمار بن یاسر، قال: من فضل علی أبی بکر و عمر أحداً من أصحاب رسول اللّٰہ ﷺ، فقد أذریٰ علی المھاجرین و الأنصار و إثنی عشر ألفاً من أصحاب محمد ﷺ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر افضلیت دے تو اس نے تمام مہاجرین و انصار اور بارہ ہزار اصحاب محمد ﷺ و رضی اللہ عنہم اجمعین پر عیب لگایا ہے۔

اور ایسا اس لیے کہ کسی کو بھی شیخین پر افضلیت دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مہاجرین و انصار نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول منتخب کر کے غلط فیصلہ کیا۔ یا معاذ اللہ ان کے ارادے اچھے نہ تھے اور انہوں نے حق دار کا حق مار کر کسی اور کو دے

---

(۱) بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی، حدیث: ۳۶۵۵

(۲) معجم الأوسط للطبرانی، ج:۱، ص: ۲۴۲، حدیث ۸۳۲

دیا۔یعنی حضرت عمار فرمارہے ہیں کہ تمام صحابہ کا حضرت ابوبکر کی بیعت کرنا آپ کی افضلیت ہی کی بنیاد پر تھا۔اس لیے خلافت پر اجماع درحقیقت خلافت سے پہلے افضلیت پر اجماع کو ثابت کرتا ہے۔

ان دو اصحاب کے علاوہ متعدد صحابہ نے افضلیت شیخین کو اسی واضح انداز میں بیان فرمایا ہے، یہ مقام اس کی گنجائش نہیں رکھتا۔ بلکہ خود مولائے کائنات حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی متعدد مرتبہ افضلیت شیخین کا صریح مبین قول ارشاد فرمایا ہے، بلکہ حضرت محمد بن حنفیہ والی روایت (جو اسی کتاب میں آنے والے صفحات پر دلیل الیقین کی تلخیص کے ذیل میں موجود ہے) کو اعلیٰ حضرت و دیگر علمائے ربانیین رحمۃ اللہ علیہم نے متواتر قرار دیا ہے۔اور علما و صوفیا نے صراحت کی ہے کہ مولیٰ علی سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ شیخین کو افضل جانے۔

صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی افضلیت شیخین پر اجماع ہے، حضرت علی، حضرات حسنین کریمین، حضرت امام زین العابدین، امام جعفر صادق، امام باقر و دیگر سادات کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی افضلیت شیخین کے قائل ہیں۔اس پر ایک مضمون بعنوان ''افضلیت شیخین سادات کی نظر میں''، فیس بک پر یا گوگل کے ذریعے

shadabamjadiwordpress.com

پر ملاحظہ فرمائیں۔

ان صحابہ و اہل بیت کے بعد چودہ سو سالوں سے ائمہ حدیث، مفسرین، فقہ، متکلمین، اولیائے کاملین اور علمائے ربانیین کے ہزاروں اقوال افضلیت شیخین کے ثبوت میں موجود ہیں اور ان سب نے افضلیت شیخین کے منکر کو بدعتی، خارج از اہل سنت، گمراہ اور رافضی تک قرار دیا ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ چودہ سو سال پر محیط اس کثیر اور عظیم جماعت کے

اجماع کو چھوڑ کر دو چند لوگوں کی عبارات سے غلط مفہوم حاصل کر کے یا بلا تاویل ان عبارات کو قبول کر کے اپنی الگ راہ چلنا ضرور گمراہی ہے۔

ارادہ تو یہی تھا کہ مقدمہ میں ہی چند اعتراضات کا جواب بھی لکھ دیا جائے مگر خوف طوالت سے اس کو ترک کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ بعض کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں تا کہ مطالعے کے شوقین اور تفضیلیوں کے اعتراضات کا جواب دینے والوں کے لیے آسانی ہو جائے۔

۱۔ دلیل الیقین من کلمات العارفین۔از: حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری مارہروی علیہ الرحمۃ

۲۔ مطلع القمرین اور الزلال الانقی۔ یہ دونوں کتابیں سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی مصنفہ ہیں جو اس موضوع پر لاجواب ہیں۔

۳۔ افضلیت شیخین اور تفضیلی فتنہ۔از: مولانا غلام رسول قاسمی صاحب پاکستان، اس کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ مصنف نے کتاب کے اخیر میں آٹھ ایسے اصول بیان کر دیے ہیں کہ جن کی روشنی میں تفضیلیوں کے ہر اعتراض کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔

۴۔ افضلیت سیدنا صدیق اکبر پر اجماع امت (پہلی صدی سے چودہویں صدی تک۔) از: فیصل خان رضوی۔اس کتاب میں چودہ صدیوں کے علما و صوفیا کے اقوال ہیں۔

۵۔ افضلیت صدیق اکبر۔از: قاری طیب نقشبندی۔اس میں قرآن کریم کی سات آیات مع تفاسیر اور چالیس احادیث مبارکہ اور افضلیت شیخین پر صحابہ، اہل بیت اور ائمہ اربعہ و امت کا اجماع پیش کیا گیا ہے۔

۶۔ افضلیت سیدنا صدیق اکبر۔از: مفتی غلام رسول قادری صاحب۔

تفضیلیوں کی طرف سے ان کی نظر میں دو اہم کتابیں لکھی گئی ہیں، جسے لے کروہ جشن مناتے رہتے ہیں، پہلی کتاب ہے "زبدۃ التحقیق "جس کے رد میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے "افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم"، لکھی اور مفتی مطیع الرحمٰن رضوی صاحب نے ایک تحقیقی کتاب بنام "انبیائے کرام کے بعد افضل کون؟" تصنیف فرمائی۔

اور تفضیلیوں کی دوسری کتاب "غاية التبجيل و ترک القطع فی التفضيل"۔ ہندو پاک کے مفضلے اسی کتاب سے گمراہیت کو عموماً پھیلا رہے ہیں، اس کے جواب میں یہ دو کتابیں کافی ہیں؛ ۱۔ نہایۃ الدلیل، جس کا اردو نام ہے "مسئلۂ افضلیت اور اکابر امت: ایک تحقیق ایک تجزیہ"۔ ۲: "ضرب حیدری"۔ از: مولانا غلام رسول قاسمی صاحب۔

ایک کتاب بنام "الطريقة المحمدية فی حقيقة القطع بالافضلية" بھی نہایت عمدہ ہے، جس کا اردو ترجمہ "افضلیت سیدنا صدیق اکبر" ہے۔ مصنف: علامہ ہاشم ٹھٹھوی ہیں اور مترجم مولانا ابن یوسف حنفی صاحب۔

اس لے علاوہ بھی انٹرنیٹ پر بہت سی کتابیں دستیاب ہیں۔

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه ولا تجعله متلبسا علينا فنضل واجعلنا للمتقين إماماً۔

☆☆☆

تاریخ خاندان برکات

مؤرخ خاندان برکات حضور تاج العلماء سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہمارا نسب حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ کے واسطے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے، ہمارے دادا سید علی عراقی قدس سرہ اپنے وطن سے ہجرت فرما کر عراق کے شہر واسط میں تشریف فرما ہوئے، آپ کے اخلاف سے حضرت سید ابو الفرح واسطی علیہ الرحمہ اپنے چار صاحبزادگان (سید ابو الفراس جو جد سادات بلگرام ہیں۔ سید ابو الفضائل، سید داؤد اور سید معز الدین رحمۃ اللہ علیہم) کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے عہد میں واسط سے غزنی تشریف لائے۔ حضرت سید ابو الفرح واسطی چند روز قیام کے بعد اپنے صاحبزادے سید معز الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ واپس واسط تشریف لائے، باقی صاحبزادگان نے ہندوستان کا قصد کیا۔

سید ابو الفراس کے اخلاف میں سے حضرت سید محمد دعوۃ الصغریٰ علیہ الرحمہ نے سلطان شمس الدین التمش کی ایما پر ۶۱۴ھ میں بلگرام فتح کیا۔ حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کے زمانے تک یہ خاندان بلگرام میں سکونت پذیر رہا۔ حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کے صاحبزادے حضرت سید شاہ میر عبد الجلیل بلگرامی قدس سرہ عہد جہاں گیری میں ۱۰۱۷ھ میں مارہرہ تشریف لائے۔ آپ کے چار فرزند تھے: سید ابو الفتح، سید اویس، سید محمد اور سید ابو الخیر اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

حضرت سید شاہ اویس کے صاحبزادگان میں امام سلسلۂ برکاتیہ، حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ، حضرت سید شاہ عظمت اللہ، سید شاہ رحمت اللہ اور دو صاحبزادیاں تھیں۔ حضور صاحب البرکات کے دو صاحبزادے سید شاہ آل محمد قادری اور سید شاہ نجات اللہ علیہما الرحمہ ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید آل محمد قادری صاحب کی نسبت سے خانوادے کی یہ شاخ ''بڑی سرکار'' کہلاتی ہے۔

خانوادۂ برکات کو بفضلہٖ تعالیٰ یہ امتیاز حاصل ہے کہ ایک گنبد کے نیچے سات اقطاب (۱۔ سید شاہ برکت اللہ، ۲۔ سید شاہ آل محمد، ۳۔ سید شاہ حمزہ عینی، ۴۔ سید شاہ آل برکات ستھرے میاں، ۵۔ سید شاہ آل احمد اچھے میاں، ۶۔ سید شاہ آل رسول

احمدی ، ۷۔ سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں رضی اللہ عنہم اجمعین) آرام فرما رہے ہیں، جن کی قطبیت کی بشارت غوث اعظم سیدنا شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سات تسبیح کے دانے عطا فرما کردی۔ دوسرا امتیاز اس خانقاہ شریف میں موجود نادر تبرکات ہیں، جن میں سرکار دو عالم ﷺ کی نعل شریف و موئے مبارک ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا جبۂ مبارک ، حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے موئے مبارک ، حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے عطا کردہ تسبیح کے دانوں کے علاوہ خانقاہ برکاتیہ کے بزرگوں کے بہت سے تبرکات موجود ہیں ۔ ایک مزید امتیاز یہ کہ یہ قادری خانقاہ تمام بڑے سلاسل طریقت کا سنگم ہے۔ (ماخوذ از: تاریخ خاندان برکات)

مثل مکہ شدہ مارہرہ مقام برکات　　شہرت یافت چوں طیبہ ز قیام برکات
در گہش گشت مطاف عرفا و کملا　　قدسیاں خم پئے تعظیم سلام و برکات

(حضرت سید شاہ ابو القاسم اسمٰعیل حسن شاہ جی میاں علیہ الرحمہ)

☆☆☆

حضرت شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی قدس سرہ

تعارف:

امام سلسلۂ برکاتیہ، سلطان العاشقین ، صاحب البرکات ، حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی پیمی مارہروی کی ولادت: ۲۶ رجمادی الآخرۃ ۱۰۷۰ھ کو بلگرام شریف میں ہوئی۔ آپ عالم باعمل ، صوفی باصفا ، شیخ المشائخ ، مصنف کتب ، صاحب دیوان و قادر الکلام شاعر ، عوام و خواص کے مرجع اور بانی خانقاہ برکاتیہ ہیں۔ ۲۶ رسال تک مسلسل حالت روزہ میں رہے ، بیشتر وقت یاد الٰہی میں غرق رہتے ، اور مدتوں رات بھر بیدار

اور مشغول عبادت رہتے ۔ پوری زندگی دین کی تبلیغ اور مخلوق خدا کی رہنمائی میں گزاری، ہزاروں لوگ آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے ۔۱۰؍محرم الحرام ۱۱۴۲ھ شب عاشورہ کو مارہرہ مطہرہ میں وصال فرمایا، جہاں آپ کا مزار پر انوار مرکز انوار و تجلیات اور مرجع عام وخاص ہے۔(۱)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی اپنی کتاب مستطاب ''دلیل الیقین من کلمات العارفین'' میں تحریر فرماتے ہیں:

سلسلۂ طیبہ برکاتیہ کے سردار، سیدنا مولانا صاحب البرکات شاہ برکت اللہ قدس سرہ الشریف سے سنیوں اور رافضیوں اور خارجیوں کے مذہب کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے سنیوں کے مذہب کی تصدیق کا جواب ارشاد فرمایا۔ اگرچہ اس جواب میں افضلیت کی ترتیب کی طرف تصریح نہیں کی گئی، البتہ اسمائے مبارکہ کو آپ نے اسی ترتیب پر یاد فرمایا اور یہ ترتیب ذکر کرنے سے اسی افضلیت کی ترتیب کی یاددہانی ہوتی ہے۔

لہٰذا رسالہ (دلیل الیقین) کو صاحب البرکات کے فیوض و برکات برکت نظام سے بطور تبرک آراستہ کرنا بجا ٹھہرا۔

سوال: (حضور صاحب البرکات سے): ان عقائد و مذاہب کے بارے میں کہ لوگ جن کے بارے میں آپس میں مکابرہ کرتے ہیں ۔کوئی سنی ہے اور کوئی رافضی ہے اور ایک خارجی ہے تو دوسرا شیعہ ہے اور ہر شخص اپنے دلائل سے کسی نہ کسی طرف چلا جاتا ہے، تو ان تمام میں سچائی اور صفائی کو کس مذہب پر محمول کرنا ممکن ہے؟

جواب: یہ عاجز کتب عقائد و مذہب پر (تفصیلی) آگاہی نہیں رکھتا اور کبھی اکتساب علم نہیں کیا کہ اس سے جواب دیا جائے ۔لیکن وہ توجہ کہ جو دل نے نیازمندی

(۱) تاریخ خاندان برکات

سے حاصل کی ہے اور اسی پر کار بند ہے ، یہ ہے کہ چاروں بڑے یار سرور کونین ﷺ پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کے تمام عادات و اطوار کو اپنے اندر مضبوط رکھا۔

الحاصل یہ کہ صدق محمد ﷺ نے صورت پکڑی، اس کو صدیق اکبر کہتے ہیں اور عدل محمد ﷺ جس صورت میں جلوہ گر ہوا ، اس کو عمر کہتے ہیں ۔ اور حیائے محمد ﷺ نے شخصیت اپنائی، اس کو عثمان کا نام دیتے ہیں ۔ اور محمد ﷺ کے جود و علم نے جلوہ گری کی ، اس کو علی جانا جاتا ہے ۔ پس حقیقت میں وہی ہے کہ چار صفات میں نمودار ہوا، کیوں کہ اس سے پہلے یہ چاروں یار ایسے نہ تھے جیسا کہ ایمان لانے کے بعد ہوئے۔

اب تو خوب جان لے کہ ان چاروں میں سے ایک کے ساتھ نفرت ، نبی پاک ﷺ کے ساتھ نفرت ہے اور نبی پاک ﷺ سے نفرت خود اللہ عزوجل سے نفرت ہے اور یہ کفر ہے۔

اور پھر سن لے! اگر صدق و عدل و حیا و علم، ان چاروں میں سے کسی ایک صفت کو تو چھوڑے گا تو انسان نہیں بن پائے گا ، جو شخص صدق کو چھوڑتا ہے اس کو آدمی نہیں کہا جاتا۔ اور اگر عدل سے عدول کرتا ہے تو وہ کوئی چیز شمار نہیں ہوتا اور اگر حیا کو چھوڑتا ہے تو اس کی زندگی پر افسوس ہے اور اگر علم سے کنارہ کرتا ہے تو وہ حیوان ہے۔

پھر سن لے کہ وہ صاحب دل کہ جنہوں نے مراقبہ اور تصور کی رہبری کی ہے، انہوں نے کان، آنکھ، ناک اور منہ کو چار کتابوں، چار فرشتوں اور خصوصاً چار یار کبار کے ساتھ نسبت کی ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ آدمی اگر شغل کی حالت میں آنکھ کو چھوڑتا ہے تو دل کا اندھا ہے اور کان کو کھلا چھوڑ دینا، دل کو گونگا کرنا ہے اور منہ کو لگام نہ دینا دل کی زبان کو گونگا کرنا ہے اور ناک کو موقوف رکھنا دل کے مشام کو اس دولت ریاحین سے محروم رکھنا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ چاہے گفتگو ظاہر کے راستہ سے ہو کہ جس کو مذہب

کہتے ہیں اور چاہے باطنی جستجو کی راہ سے کہ جس کو مشرب کہتے ہیں، انکار اور مخالفت والا گنجائش نہیں پاتا۔ أصحابي كالنجوم بأيهم أقتديتم إهتديتم۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے بھی دامن کرم سے وابستہ ہو جاؤ گے کامرانی وفلاح کی ڈور آپ کے ہاتھ میں آجائے گی۔ اور یہ ستارے اس ماہ تاباں سے وابستہ ہیں کہ جس نے قوت درخشندگی خورشید حقیقی سے حاصل کی ہے۔(۱)

موجودہ صاحب سجادہ، امین ملت حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی نے امام سلسلۂ برکاتیہ حضور صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ عشقی پیمی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات اور علمی خدمات کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع فرمایا ہے، جس میں حضور صاحب البرکات کے مجموعۂ کلام ''پیم پرکاش'' سے چند منتخب کلام کو بھی مع ضروری تشریحات شامل فرمایا ہے، اسی میں پانچ اشعار خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مناقب پر بھی مشتمل ہیں، جن اشعار کے اندر حضور صاحب البرکات نے خلفائے راشدین کی وہی ترتیب ملحوظ رکھی ہے جو اہلسنت کے نزدیک ترتیب افضلیت وخلافت ہے، جس سے حضور صاحب البرکات کا موقف بھی خوب واضح ہو رہا ہے۔ اشعار مع تشریحاتِ امین ملت نذر قارئین ہیں ۔

ابی بکر اور عمر پن عثمان، علی بکھان

ست بیت اور لاج ات بدیا بوجھ سجان

حضور صاحب البرکات نے اس شعر میں حضرات چار یار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی امتیازی خصوصیات کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی بالترتیب سچ، عدل، حیا اور علم کے اعلیٰ ترین

(۱) مشکوٰۃ المصابیح مع الطیبی، کتاب المناقب، ج:۱۱، ص:۲۱۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت
(ماخوذ از: دلیل الیقین من کلمات العارفین مترجم، ص:۲۴۱ سے ۲۴۳، مطبع: پروگریسو بکس لاہور)

نمونے ہیں۔لہٰذاان چاروں کی عزت کرناضروری ہے۔ے

مورکھ لوگ نہ بوجھی ہیں دھیرم کرم کی چھین
اک تو چاہیں ادھک کے ایک تو دیکھیں ہین

حضور صاحب البرکات فرماتے ہیں کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو باقی تین خلفا سے افضل بتانا دانائی نہیں ہے۔ے

ست جو جائے تو رہے کیا نیت گئیں سب جائے
لجیا بنا نلج ہے بن بدیا نہ اکھائے

حضور صاحب البرکات کہتے ہیں کہ انسان میں سچ،عدل،حیااورعلم چاروں کا ہونا ضروری ہے،سچ کے نہ رہنے سے کچھ نہیں رہتا۔عدل کے ختم ہوجانے سے سب کچھ غارت ہوجاتا ہے۔شرم وحیا کے خاتمے سے آدمی بےشرم ہوجاتا ہےاورعلم حاصل نہ کرنے سے انسان جانور بن جاتا ہے۔ے

سادھن کہیو گرنتھ مدھ دھیاں گیان اپکار
نین بین ناسا سرون چاروں یار بچار

حضور صاحب البرکات فرماتے ہیں: میں نے صوفیائے کرام کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ مذہب کی بنیاد عبادت پر ہے۔اور چار یار (یعنی خلفائے راشدین) کی دین میں وہی اہمیت ہے جو انسان کے بدن میں آنکھ،زبان،ناک اور کان کی ہے،ان چاروں اعضا میں سے ایک بھی ضائع ہوجائے تو انسان کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے،اسی طرح چاروں خلفا کو برحق تسلیم کرنا ضروری ہے۔ے

بوجھو لوگو باورے دھرم کرم سب جائے
نین بین ناسا سرون جوان ایک بلائے

حضور صاحب البرکات فرماتے ہیں: اے نادان لوگو! اگر تم نے ان چاروں خلفا میں سے کسی ایک کی بھی عظمت سے انکار کیا تو راہ حق سے بھٹک جاؤ گے۔(۱)

☆☆☆

اسد العارفین حضرت سیدنا شاہ حمزہ عینی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

قطب مارہرہ، زبدۃ الواصلین، اسد العارفین حضرت سید شاہ حمزہ عینی قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت: ۱۴/ربیع الآخر ۱۱۳۱ھ کو مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ نبیرۂ صاحب البرکات، شہزادۂ شاہ آل محمد، عالم باعمل، ممتاز عامل، صاحب فضل وکمال، عظیم شیخ طریقت، کئی کتب کے مصنف، بہترین ادیب و شاعر، اور مارہرہ مطہرہ کی وسیع لائبریری کے بانی ہیں۔ آپ کو علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علم جفر، تکسیر، فلکیات، ارضیات اور خصوصاً اکسیر سازی کے علم میں بھی مہارت حاصل تھی۔ ۱۴/محرم الحرام ۱۱۹۸ھ بروز بدھ وصال فرمایا۔ مزار شریف درگاہ شاہ برکت اللہ کے دالان میں شرقی گنبد میں ہے۔(۲)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

نور العارفین، سرکار نور حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب ''دلیل الیقین من کلمات العارفین'' میں تحریر فرماتے ہیں:

ہمارے مرشد سیدنا حمزہ قدس سرہ اپنے بیاض مسمیٰ بہ فص الکلمات کی جلد اول

---

(۱) شاہ برکت اللہ حیات اور علمی کارنامے، ص: ۳۵ تا ۳۷۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز، مارہرہ، ج: ۴، بابت: اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص: ۷۲/۷۳

(۲) تاریخ خاندان برکات

میں فرماتے ہیں:

کلمہ اللہ تعالیٰ فی أحوال أولیاء اللہ أبو بکر أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

اللہ تعالیٰ نے اولیا کے بارے میں فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔ سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے، نہ غم۔

حضرت ابو بکر شیخ الاسلام اور نبیوں کے بعد خیر الانام اور خلیفۂ پیغمبر اور اہل تجرید کے سردار وامام اور ارباب تفرید کے شہنشاہ ہیں۔ آپ کی کرامات مشہور ہیں اور مشائخ نے آپ کو ارباب مشاہدہ میں سے مقدم رکھا ہے۔

آپ سرکار جب رات کو نماز پڑھتے تو قرآن کو نرم آواز میں تلاوت فرماتے اور حضرت عمر بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق سے پوچھا کہ کس لیے تم قرآن آہستہ پڑھتے ہو؟ آپ نے کہا:

أنا أسمع من أناجيه.

یعنی میں اسے سنا رہا ہوں جس سے سرگوشی کر رہا ہوں۔

اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ مجھ سے غائب نہیں ہے اور اس کے سامنے آہستہ اور اونچا سب برابر ہے، اس کو صدیق کہتے ہیں۔

اور عوام الناس میں سے صدیق وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں پر تصدیق میں کامل ہو۔ اور مقام صدیقیت سے سوائے نبوت کے اور کوئی مقام بلند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔ (۱)

---

(۱) سورۃ النساء: ۶۹

تو اس کو (جو اللہ و رسول کا حکم مانے) ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔(۱)

پس اللہ کریم نے مرتبۂ نبوت اور مرتبۂ صدیقیت کے درمیان کوئی دوسرا مرتبہ حائل نہیں فرمایا کہ جو اس کے درمیان خلل ڈالے۔

اور آپ فرماتے ہیں:

ما رأیت شیئا إلا و رأیت اللّٰہ قبلہ.

میں نے ہر چیز سے پہلے اپنے رب کو دیکھا۔

شعر ؎

ہر آں کس را کہ وحدۃ در شہو داست
نخستیں نظر در نور وجود است

ہر وہ شخص کہ جس کو شہود میں وحدت حاصل ہو، اس کی نظر سب سے پہلے نورِ وجود پر پڑتی ہے۔

جس صدیق اکبر نے حضرت بلال کو خریدا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو بلال کی بیع میں شریک کرلو، صدیق نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدائے تعالیٰ تو لاشریک ہے۔

یہ گفتگو بہت بلند ہے، بہت کم سمجھ میں آتی ہے۔

جس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیعت کی گئی، آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا، درمیان خطبہ آپ نے فرمایا:

واللّٰہ ما کنت حریصاً علی الإمارۃ یوماً و لا لیلۃ، و لا کنت راغباً، و لا سألتھا اللّٰہ قط فی سر و علانیۃ ،و ما لی فی الإمارۃ من

---

(۱) کنزالایمان

راحة۔(۱)

اللہ کی قسم! میں کسی رات اور دن میں حکومت پر حریص نہیں ہوا اور نہ ہی رغبت کی اور نہ ہی کبھی اللہ پاک سے اس کا سوال کیا ظاہراً اور خفیاً، اور نہ ہی میرے لیے اس حکومت میں کوئی سکون ہے۔

پس اس فرقہ (صوفیا) کی تجرید و تمکین اور فقر پر حرص اور ترک ریاست کی تمنا کی اقتدا بھی آپ ہی کی طرف سے حاصل ہوئی

اسی کتاب (فص الکلمات) میں ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما تمام مخلوق کے امام ہیں۔[۲]

☆☆☆

شمس مارہرہ حضرت سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

سلطان مشائخ جہاں، غوث زماں، نائب و مظہر غوث اعظم، شمس مارہرہ، حضرت سید شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں مارہروی قادری برکاتی رضی اللہ عنہ کی ولادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ کو مارہرہ مطہرہ میں ہوئی۔ آپ شہزادہ و مرید و خلیفہ حضرت شاہ حمزہ عینی مارہروی، اعلی حضرت کے دادا مرشد، جید عالم دین، واعظ، مصنف، ماہر حکیم، مرجع علما، صاحب کشف و کرامات اور سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے ۳۶ ویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق دو لاکھ کے قریب تھی۔ آداب السالکین اور آئین احمدی

---

(۱) الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج:۱، ص:۲۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) دلیل الیقین مترجم، ص:۲۵۶ سے ۲۵۹ تک

(۴۳؍جلدیں) جیسی کتب آپ کی یادگار ہیں۔ ۱۷؍ربیع الاول ۱۲۳۵ھ بروز جمعرات وصال فرمایا اور درگاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ میں اپنے جد اعلیٰ شاہ برکت اللہ عشقی کے بائیں پہلو میں آرام فرما ہوئے۔(۱)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

نور العارفین حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دلیل الیقین'' میں تحریر فرمایا:

کتاب آئین محمدی (جو آئین احمدی کے نام سے زیادہ معروف و مشہور ہے) جو کہ قدماو متاخرین کے اقوال سے بحسب حکم حضور پرنور سیدنا و مولانا، ملجانا و ماؤ نا، امام الکاملین والواصلین، حجۃ اللہ فی الارضین، معجزۃ من معجزات سید المرسلین ﷺ، حضور آقائے نعمت و دریائے رحمت سیدی و سندی وذخیرتی لیومی و غدی حضور سید آل احمد اچھے میاں مارہروی ''أرضاہ اللّٰہ وأفاض علینا من آلائه و نعمائه'' جمع ہوئی ہے، اس کتاب کی عقائد و سلاسل کی جلد میں جو کہ حضور پرنور کی اصلاح اور نظر ثانی شریف سے مشرف ہوئی ہے، میں فرمایا کہ:

صحابہ میں سے افضل ترین حضرت ابو بکر صدیق ہیں، اور شیعہ کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ ہیں، اور اسی کتاب میں ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ہیں اور ان کے بعد ائمہ معصومین ہیں۔

اور اسی کتاب میں شمس العقائد سے منقول ہے کہ:

الخلفاء الأربعة أفضل الأصحاب، و فضلهم على ترتيب الخلافة، والمراد بالأفضلية أكثرية الثواب۔

(چار یار باصفا جو کہ خلفائے راشدین اور جانشین مصطفیٰ ہیں، نبی پاک کے

---

(۱) تاریخ خاندان برکات، تذکرۂ مشائخ مارہرہ

اصحاب میں سے افضل اور قریب ترین ہیں اور ان کی افضلیت خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے اور افضلیت سے مراد کثرت ثواب ہے۔)

ان چار میں سے حضرت ابو بکر صدیق پھر عمر، پھر عثمان، پھر حضرت علی ہیں، یہ مسئلہ اہل سنت کے نزدیک یقینیات میں سے ہے۔

(نوری میاں علیہ الرحمہ مزید لکھتے ہیں کہ) اسی کتاب میں ہے؛

جاننا چاہیے کہ اہل سنت و جماعت کی تین علامتیں ہیں؛ ۱۔ تفضیل الشیخین، ۲۔ و حب الختنین، ۳۔ و المسح علی الخفین۔ یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو افضل جاننا اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو محبوب رکھنا اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھنا۔

اور اسی کتاب میں محبوب السالکین سے منقول ہے:

تو جان لے کہ ان تمام سلسلوں کی ابتدا بھی اسی ترتیب پر ہے، رسول الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، جد السبطین، شفیع من فی الدارین، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت حضرت ابو بکر صدیق خیر البشر بعد الانبیاء کو پہنچی۔ اور پھر رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عمر بن خطاب فاروق بین الحق والباطل کو پہنچی۔ اور پھر حضرت عثمان ذو النورین جامع القرآن کو پہنچی۔ اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہم کو پہنچی۔ اور امیر المؤمنین حضرت علی سے امام حسن اور امام حسین کو پہنچی اور پھر ان سے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعی کو پہنچی۔

نیز اسی کتاب میں رسالہ رموز الوالہین (جو حضرت خواجہ برہان الدین غریب خلیفۂ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا [متوفی: ۷۳۸ھ/ خلدآباد] کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جسے خواجہ رکن الدین شادانی نے جمع فرمایا ہے۔) کے حوالے سے ہے:

الولایۃ أفضل من النبوۃ۔

یعنی ولایت نبوت کے بعد فضیلت رکھتی ہے اور اس جگہ مِن، بَعدُ کے معنی میں

ہے اور اس پر دلیل ارشاد ربانی ہے:

أطعمهم من جوع-أی: بعد جوع

اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

واللّٰه ما طلعت الشمس و لا غربت علیٰ أحد بعد النبيين و المرسلين أفضل من أبی بكر-(۱)

اللہ تعالیٰ کی قسم! سورج انبیا و مرسلین کے بعد کسی ایسے شخص پر طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا جو حضرت ابوبکر سے افضل ہو۔

اسی (آئین احمدی) کتاب میں ہے کہ کتاب تیسیر الکلام میں لکھا ہے:

و من الروافض من قال: إن حب علی و أهل البيت أولیٰ من غيرهم- و منهم من قال: وجب اللعن علیٰ من خرج علیٰ علی رضی اللّٰه عنه من الصحابة مثل: معاوية و طلحة و زبير و عائشة رضی اللّٰه عنهم، و هٰذا بدعة سيئة، و الأصح أنها كفر- إنتهى -

یعنی وہ شخص رافضیوں میں سے ہے جس نے کہا کہ حضرت علی اور اہل بیت کی محبت دوسروں سے اولیٰ ہے۔ اور وہ بھی انہیں (رافضیوں) میں سے ہے جس نے کہا کہ وہ صحابہ جنہوں نے حضرت علی کے ساتھ جنگ کی مثلاً حضرت معاویہ اور زبیر، طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم۔ ان تمام پر لعنت واجب ہے (معاذ اللہ) اور یہ قبیح بدعت ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ بات کفر ہے۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ رسالہ رد روافض میں محبت میں فضیلت دینے کے بارے میں لکھا ہے:

حافظ موسیٰ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حافظ عبد الرحمٰن بن مہدی الفزاری سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص حضرت صدیق اور فاروق کو حضرت ذوالنورین اور حضرت علی پر

(۱) کتاب الشریعۃ للآجری، باب ذکر فضائل أبی بکر و عمر، ص: ۱۸۴۴، حدیث: ۱۳۰۹

فضیلت دیتا ہے اور حضرت علی کو ان پر فضیلت نہیں دیتا، البتہ حضرت علی کو ان سے زیادہ دوست رکھتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب عطا فرمایا کہ اس شخص کے دل میں کوئی چیز ہے اور وہ چیز قبولیت کی رو سے نہیں ہے۔

اور حضرت حمزہ بن مغیرہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کہ میں گمان نہیں رکھتا کہ حضرت علی افضل ہیں البتہ حضرت علی کو زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ حضرت سفیان نے کہا: تو رافضی ہے۔

اور اسی کتاب (آئین احمدی) میں شیخ الاسلام عبید بصری مالکی کہ جن کا تصوف و معرفت اور نسبت مشہور ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ:

مشرق و مغرب کے فقہائے مسلمین اور ائمہ دین اور اسلاف و اخلاف نے سنت اور توحید کی اصل بات پر اجماع کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ چودہ خصلت پر مشتمل ہے اور یہاں تک فرمایا کہ جو ان میں سے کسی چیز کی مخالفت کرے گا گویا اس نے اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی۔

اسی کتاب میں تمہید ابوشکور سالمی کے حوالے سے ہے:

قال أهل السنة و الجماعة: إن أفضل الخلق بعد الأنبياء و الرسل و الملائكة، أبو بكر رضى الله عنه، ثم عمر رضى الله عنه، ثم عثمان رضى الله عنه، ثم على رضى الله عنه۔ (۱)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت نے یہ کہا ہے کہ انبیاء و رسل و ملائکہ کے بعد حضرت ابوبکر افضل ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم۔

(تمہید ابوشکور سالمی، اردو ترجمہ، ص: ۳۶۴، فرید بک اسٹال لاہور)

یہاں تک فرمایا کہ:

لما عن على بن أبى طالب رضى الله عنه أنه كان على المنبر

(۱) ص: ۱۷۹، مکتبہ اسلامیہ، پشاور

بالكوفة، فقال ابنه محمد بن حنفية : من خير هٰذه الأمة بعد نبينا ﷺ فقال: أبو بكر۔ فقال: ثم من ؟فقال: عمر۔ فقال: ثم من ؟فقال: عثمان۔ فقال: ثم من ؟فسكت علی عن ثم علی، فقال لو شئت أنبأتكم بالرابع و سكت ،فقال محمد:أنت۔ فقال: أبوک إمرء من المسلمين الخ۔ إنتهىٰ ملخصا۔(۱)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کوفہ میں منبر پہ موجود تھے کہ آپ کے فرزندار جمند محمد بن حنفیہ نے پوچھا: اس امت میں پیغمبر ﷺ کے بعد کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ابوبکر۔ انہوں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر۔ انہوں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: حضرت عثمان۔ انہوں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ تو حضرت علی خاموش رہ گئے اس بات کے کہنے سے کہ اس کے بعد افضل علی ہے۔ اس کے بعد حضرت علی نے فرمایا: اگر میں چاہوں تو چوتھے کے بارے میں تم کو خبر دوں ۔ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ محمد بن حنفیہ نے پھر عرض کی: چوتھے آپ ہیں۔ آپ نے فرمایا: آپ کا باپ مسلمانوں میں سے ایک مرد ہے۔(۲)

نوری میاں علیہ الرحمہ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

خاتم الاولیاء حضرت سیدنا قبلۂ عارفین، کعبۂ واصلین حضور سیدنا مولانا سید شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب ''آئین محمدی شریف'' میں ترغیب المعرفۃ مصنفہ محمد جان تاشقندی کی فصل دوم کے حوالے سے لکھتے ہیں:

الصفا صفة الصديق، إن أردت صوفيا على التحقيق

جب کہ صفائی کی ایک اصل ہے اور ایک فرع ہے، اس کی اصل دل کو اغیار سے

(۱) تمہید أبوشکور سالمی، ص:۱۷۹

(۲) حضور اچھے میاں کا مکمل بیان ماخوذ از دلیل الیقین مترجم، ص:۲۳۷ تا ص:۲۴۱ مطبع: پروگریسو بکس، لاہور

منقطع کرنا ہے اور اس کی فرع دل کو داغ دار دنیا سے خالی کرنا ہے، اور یہ صدیق اکبر کی صفت ہے، اس وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اہل طریقت کے امام آپ ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ کے دل کے اغیار سے منقطع ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمام صحابہ نبی کریم ﷺ کے جانے کے وقت شکستہ دل ہو گئے اور حضرت عمر نے تلوار کھینچ لی اور کہا: جو نبی پاک ﷺ کو کہے گا کہ آپ وفات پا گئے ہیں تو میں اس کے سر کو کاٹ دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا: خبردار! محمد ﷺ پاک بندے تھے، پس بے شک حضرت محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں اور رب محمد جل وعلا و ﷺ لا یموت ہے۔ اس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. (۱)

ترجمہ: اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ (۲)

یعنی جب فانی میں (دل کو) باندھے گا تو فانی کے فنا ہونے سے اس کو بھی فنا ہونا پڑے گا اور اگر باقی کے اندر دل کو لگائے گا، جب نفس فنا ہو جائے گا تو وہ بقا کے ساتھ باقی رہے گا، جیسے محمد پاک ﷺ ہیں، پس شکستہ دل کے لیے کچھ گنجائش نہیں۔

اور حضرت صدیق کے دنیا سے خالی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جو کچھ گھر میں پڑا تھا سب اٹھا کر نبی پاک ﷺ کے سامنے لائے اور ایک کمبل اوڑھے ہوئے آئے۔ رسول پاک ﷺ نے کہا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ آپ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول۔ یعنی دو متنا ہی خزانے۔ ایک محبت حق تعالیٰ اور دوسرا متابعت مصطفیٰ ﷺ۔ آپ صوفی صادق ہیں اور اس بات کا انکار دراصل حق کا انکار ہے اور واضح مکابرہ ہے، بلکہ مکابرہ سے بھی بدتر ہے، کیوں کہ صدیق اکبر نے اس صدق و صفا کو نبی اکرم ﷺ کی محبت اور خدمت کے طریق سے حاصل کیا اور

---

(۱) سورۃ آل عمران: آیت: ۱۴۴

(۲) کنزالایمان

دوسروں کو اس کی تلقین فرمائی۔ اور یہ طریقہ اس وقت تک لگاتار طریقت کے مقتدیوں اور شریعت کے عاملین میں وراثت کے طور پر پہنچا ہے جیسا کہ علما پر مخفی نہیں۔

اور بھی ارشاد فرمایا: صاحب لولاک ﷺ نے طریقت کی سند کی بنیاد رکھی اور خلفائے راشدین کو خلافت عطا فرمائی، حضرت ابو بکر صدیق نے لوائے سلطنت کو اٹھایا اور احکام شریعت کو دل میں بٹھایا لیکن اپنے باطن سے کسی کو خبر نہ کی اور کچھ اثر ظاہر نہ کیا۔ ظاہری طور پہ تو موجود تھے مگر باطنی طور پہ کشتہ خنجر نگاہ تھے۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا؛ اگر کوئی چاہتا ہے کہ مردہ کو چلتا پھرتا دیکھے تو ابو بکر کو دیکھے۔[۱]

اس حد تک اپنے آپ سے تو فنا ہو گئے مگر حق تعالیٰ کی بقا کے ساتھ باقی ہو گئے کہ آپ کا ایمان سب لوگوں کے ایمان پر غالب آ گیا۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ابو بکر کے ایمان کو پوری امت کے ایمان کے ساتھ وزن کرو تو ابو بکر کا ایمان غالب آجائے گا۔(۲)

ولایت میں کمال درجہ تک پہنچ چکے تھے کہ کوئی اس درجہ تک نہ پہنچا لیکن اپنی معرفت کا اظہار نہ کیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ولایت کا ایک سلسلہ ظاہر ہوا۔ پھر حضرت ابو بکر ظاہر سلسلہ کو چھوڑ کر باطن کے ساتھ پیوست ہو گئے اور مخلوق سے چھپ گئے۔ آپ کی خلافت اور عدالت، حضرت عمر پاک رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی، آپ نے لوائے سلطنت کو قائم کیا اور عدل و انصاف کو روا رکھا، جیسا کہ اس کی شرط تھی۔ اور اپنی نسبت، رسول خدا کے ساتھ استوار کی اور کسی اور کو اس میں حصہ نہ بخشا اور اپنی ہر تکمیل پا کر ظاہری فرماں روائی سے باطن کی طرف مجوب ہو گئے۔

اور بھی ارشاد آئین محمدی (احمدی) میں مرقوم ہے کہ اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ پیر

---

(۱) العہود المحمدیہ للشعرانی، ص: ۸۸۲

(۲) شعب الایمان، ج: ۱، ص: ۶۹، حدیث: ۳۶

کن صفات والا ہونا چاہیے؟ اور مرید کیسے عادات واطوار والا ہونا چاہیے؟ تو (جواب دے کہ) پیر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا ہو کہ جنہوں نے اپنے آپ کو فنا کر کے حق کی بقا حاصل کر لی تھی اور مرید صدیق اکبر کی مانند ہو کہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کی فرماں برداری میں رہے۔

اسی آئین محمدی میں باب الصحبۃ شاہد صادق سے منقول ہے:

قال: ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف دو جان تھے اور دونوں غار میں تھے، جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔(۲)

تو جان کہ صحبت سنت مؤکدہ ہے؛ کیوں کہ صحبت کی برکت کی وجہ سے صحابہ کرام کا مرتبہ تمام اہل اسلام سے بلند و بالا ہو گیا، اور جن صحابہ کا رتبہ بلند تھا وہ کثرت عبادت سے نہ تھا، جس پر خود قول رسول دلیل ہے کہ ابو بکر نے کثرت صوم وصلاۃ سے فوقیت نہیں پائی لیکن (اس) ایک شئی کے ساتھ (فوقیت پائی) جو چیز آپ کے دل میں قرار پکڑے ہوئی تھی اور وہ استقرار جو کہ اعلیٰ صحبت کی وجہ سے ہے، نبی پاک ﷺ ہی کی صحبت کی وجہ سے ہے۔

آپ (حضور اچھے میاں) نے کتاب آئین محمدی شریف میں ایک حکایت نقل فرمائی، اس کا ذکر ہم نے مناسب سمجھا کہ بعض اکابر سے نقل کیا جاتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ طلب خداوندی کی علامت یہ ہے کہ دل ہمیشہ آتش محبت سے جل کر کباب بنا ہوا ہو اور ہمیشہ محبت کی گرمی سے متصف رہے۔ گویا کہ اس کے دل پر انگارہ پڑا ہے

(۱) سورۃ التوبۃ: ۴۰

(۲) کنز الایمان

جس کی وجہ سے وہ ہر وقت کباب ہو رہا ہے اور یہیں سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ عشق کی علامت یہ ہے کہ آنکھ تر ہو اور دل گرم۔

روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی صحبت اقدس سے گھر کی طرف جاتے تو کمبل اوڑھ کر گوشہ نشینی میں اتر جاتے اور جب آپ آہ کھینچتے تو آپ کا گھر آپ کے دل کے دھواں سے بھر جاتا اور دل کے جلنے کی بو لوگوں تک پہنچ جاتی، جیسے کہ کسی نے گوشت یا چربی کو آگ میں ڈالا ہے اور وہ جل رہا ہے اور بو دے رہا ہے۔ (چنانچہ) ایک حاملہ عورت جو آپ کی ہم سایہ تھی، آپ کے کلیجے کے جلنے کی بو سونگھ کر آپ کے گھر آئی اور حضرت ابو بکر کی اہلیہ سے کہنے لگی کہ میں تو آپ کے گھر میں کباب پکنے کی بو پا کر اس امید سے آئی ہوں کہ اس میں سے کچھ حصہ مجھ کو بھی عطا کرو گی۔ تو حضرت ابو بکر کی اہلیہ پاک نے جواب دیا کہ: کباب تو ہمارے گھر میں سرے سے تیار نہیں ہوا۔ ہاں! اگر ابو بکر کے جلے ہوئے جگر کا کباب تو چاہتی ہے تو لے جا۔ وہ عورت اپنے گھر لوٹ گئی۔ (۱)

آئین احمدی کے حوالے سے نوری میاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:

حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق نے اپنے باطن کے بارے میں کسی کو خبر نہ کی اور کچھ اثر ظاہر نہ کیا، ولایت میں اس کمال تک پہنچے ہوئے تھے کہ جس جگہ اور کوئی نہیں پہنچا، لیکن معرفت کا سلسلہ آپ نے قائم نہ فرمایا۔ (۲)

☆☆☆

---

(۱) دلیل الیقین من کلمات العارفین مترجم، ص: ۲۷۲ تا ۲۷۵

(۲) ایضاً، ص: ۲۸۳

تنبیہ

آئین احمدی سے افضلیت مولیٰ علی ثابت کرنے والوں کی قلعی کھل گئی اور جھوٹ طشت از بام ہوگیا:

نورالعارفین حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بدایوں کے بعض تفضیلیوں نے یہ کہا کہ مشائخ مارہرہ کا موقف تفضیل علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہے۔ اس بہتان عظیم اور تہمت فاحش کا اسی وقت حضرت نوری میاں اور خاندان کے دیگر نوری افراد اور خانقاہ برکاتیہ سے وابستہ علمائے کرام ومفتیان عظام نے رد بلیغ فرما کر اس فتنے کا سر کچل دیا تھا۔

یہاں اس امر کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان مفضلہ نے تفضیل مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اثبات میں حضرت اچھے میاں علیہ الرحمہ کی طرف منسوب آئین احمدی کی ایک عبارت پیش کی تھی، اس کی پوری تفصیل اور ابطال بلیغ حضرت نوری میاں کے خلیفہ حضرت غلام شبر قادری نے ''تنبیہ الاشرار المفترین علی الاخیار'' میں بیان کی ہے۔ ذیل میں اس کو نقل کیا جاتا ہے تاکہ یہ رسالہ خانقاہ برکاتیہ ومشائخ مارہرہ پر اس قدیم تہمت کے جواب پر بھی مشتمل رہے تاکہ کسی جدید تفضیلی کو اس پرانی تہمت کے اٹھانے کی راہ نہ مل سکے۔

صاحب تذکرۂ نوری قاضی غلام شبر قادری بدایونی لکھتے ہیں:

آئین احمدی نام کی ایک کتاب جو سرکار مارہرہ شریفہ کے کتب خانے کی آپ (مفضلہ) کے ہاتھ آگئی ہے جس کو آپ خاص مصنفہ حضور پرنور، قبلہ جسم و جاں حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر کرکے بعض عبارات سے۔ جو مثبت فضائل حضرت مولیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ ہیں۔ اکثر لوگوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں اور کم علموں سے افضلیت فی العرفان اس کے معنیٰ بیان کرتے ہیں۔

نہ حضور پرنور جناب مرشدی (اچھے میاں) قدس سرہ کی تصنیف ہے اور نہ کسی خاص خلیفہ ومرید کی۔ نہ اس پر وثوق ہے کہ وہ (جلد وعبارت) جزواً یا کلاً حضور نے ملاحظہ فرمائی، نہ اس کے جامعین نے لحاظ تحقیق وتحریر روایات کتب اہل سنت کیا۔ بلکہ حسب ارشاد حضور والا بہت سے خدام ذوی الاحترام نے خلاصہ واصول ان علوم وفنون کے جن کی کتابیں سرکار میں موجود تھیں ایک مجموعہ ترتیب دیا، بعض فنون میں جو مختصر رسائلِ متقدمین مل گئے بعینہ درج کر دیے، بعض علوم ملخصاً وملتقطاً خود تحریر کر کے شامل کر دیے۔ جس کی جلدیں قریب ساٹھ (بروایتے چوتیس) کے تھیں، اب بھی چند جلدیں موجود ہیں، باقی اکثر تلف ہوگئیں۔

معلوم نہیں کہ وہ عبارت جو آپ اکثر لوگوں کو دکھلاتے ہیں، ان اقسام دوگانہ (یعنی رسائل متقدمین اور حضور اچھے میاں کی خود کی تحریر) سے کون سی قسم کے تحت میں داخل ہے؟ اگر رسائلِ متقدمین سے نہیں تو جامع ومصنف ان کا کون ہے؟ پھر آیا مصنف نے وہ خاص اپنا عقیدہ لکھا ہے یا کسی خاص گروہ کا؟ اگر یہ بھی ہم تسلیم کرلیں کہ وہ کتاب مصنفہ حضور پرنور جناب اچھے میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور وہ عبارت بھی خود حضور ہی نے لکھی ہے۔ تو وجہ عدول مذہبِ آبائی سے بیان کیجیے اور نشان دیجیے کہ اس کتاب یا دوسری تصنیف میں حضور نے جناب قبلۃ العرفاء، سندالوقت میر عبدالواحد صاحب بلگرامی اور حضور محبوب العاشقین سیدی وسندی حضور سید شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضور حجۃ الکاملین میر سید محمد صاحب کالپوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات کی تضعیف یا تضلیل فرمائی اور ہم پر اس کے حجت ہونے کے کیا وجوہ ہیں؟

اس سے بڑھ کر تعجب انگیز یہ امر ہے کہ اسی کتاب، اسی فصل میں جو مضامین انہیں شرائط سے جو آپ کی عبارات استدلالی میں ہوں، اگر خلاف آپ کے مدعا کے درج ہوں تو وہ قابل لحاظ نہ ٹھہریں، اس کتاب میں جس جگہ کوئی عبارت بقول آپ کے مفید مطلب تحریر تھی۔ حالانکہ یہ گمان غلط ہے۔ اسی جگہ آپ کے بالکل خلاف بھی مندرج ہے، آپ کا

اس کتاب کو چھپانا، بے وجہ نہ تھا۔ مگر آپ کی قسمت کا لکھا کہ وہ کتاب ایک شب کو کسی آپ کے نیاز مند خاص کے ہاتھ لگ گئی، مقامات متعددہ سے چند عبارتیں جو نقل کی گئی ہیں، کچھ اس وقت حاضر کرتے ہیں، کچھ پھر پیش کی جائیں گی۔ کتاب نکالیے اور مطابقت کیجیے، اگر واقعی وہ عبارتیں کتاب مذکور میں پائی گئیں تو آپ پر حجت تمام ہوگئی۔

آئین احمدی در فصل ثانی بیان تصوف وصوفی، متعلق قسم ثالث عشر فی شغل الاعظم فرمودہ:

لأن الصفا صفة الصديق، إن أردت صوفيا على التحقيق۔

از آنچہ کہ صفا را اصلی است وفرعی۔ اصلش: انقطاع دل از اغیار۔ فرع: خلو از دنیائے داغدار۔ و ایں صفت صدیق اکبر ست رضی اللہ عنہ ز آنچہ امام اہل طریقت بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم او بود۔

اے برادر! سہ قوانین وملوک فاش کردن ممنوع است، ایں خود سرحق است و اظہار آں کفر است، نعوذ باللہ منہا۔ چنانچہ در خبر است:

چرا کہ اگر بردست ناشائستہ بہ افتد ہلاک گردد طالب صادق کہ لائق ایں اسرار باشد پوشیدہ نباید داشت، چناں چہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماید:

من وضع الحكمة بغير أهله، فقد ظلم۔ ومن منع عن أهله، فقد ظلم۔

کس را دہند ایں اسرار کہ او باشد چو بوبکر یار غار۔ انتہیٰ بلفظہ الشریف۔

یہ وہ کتاب ہے جس پر آپ کو مدت سے ناز تھا۔ فرمائیے! امام اہل طریقت بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کیا معنیٰ ہیں؟ کیا کہو گے کہ صرف نماز کے امام تھے؟ جو کتاب آپ نے استناداً دکھائی تھی اس سے بحول اللہ ہم اپنا مدعا ثابت کر چکے۔(۱)

☆☆☆

(۱) تذکرۂ نوری، ص: ۳۳۱ تا ۳۳۳

تفضیلیت کی وجہ سے حضور اچھے میاں نے خلافت نہ دی:

حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے سید آل امام جما میاں ہیں، جن کے عقائد میں کچھ تفضیلیت آ گئی تھی، اس لیے حضور شمس مارہرہ سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت وخلافت عطا نہ فرمائی، بلکہ آپ کا حصہ شاہ عین الحق عبد المجید بدایونی قدس سرہ کو یہ کہہ کر عطا فرمایا کہ میرا ایک پوتا تمہارے پاس آئے گا، یہ امانت اس کو واپس کر دینا۔

چنانچہ جما میاں کے صاحبزادے سید ابن امام صاحب بھی اسی (تفضیلی) عقیدے پر قائم رہے، لیکن ان کے صاحبزادے حضرت سید ابراہیم میاں قادری مارہروی قدس سرہ تائب ہو کر مذہب اہل سنت پر واپس آئے۔ انہیں معلوم ہوا کہ دادا کا حصہ حضور شمس مارہرہ نے بدایوں میں رکھوا دیا ہے، لہٰذا بدایوں گئے، تاج الفحول (مولانا شاہ عبد القادر بدایونی) نے انہیں داخل سلسلہ فرمایا، بیعت کے ساتھ خلافت بھی دی۔(۱)

☆☆☆

خاتم الاکابر حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

مرشد اعلیٰ حضرت، امام الواصلین، خاتم الاکابر، حضرت سید شاہ آل رسول احمدی قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت رجب ۱۲۰۹ھ مطابق ۱۷۹۵ء میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ حضرت آل برکات ستھرے میاں صاحب کے منجھلے صاحبزادے۔ شمس مارہرہ حضرت اچھے میاں صاحب کے چہیتے، لاڈلے اور محبوب

(۱) اہل سنت کی آواز، ۲۰۱۰ء، ص: ۳۳۵/۳۳۶، بحوالہ احوال ومقامات، ص: ۱۰۸

مرید، خلیفۂ اعظم اور جانشین۔ تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مرشد اعلی حضرت، عالم باعمل، صاحب ورع وتقوی تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے پیر ومرشد بھی ہیں، اور سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے سینتیسویں (۳۷ رویں) امام و شیخ طریقت ہیں۔ ۱۸ رذی الحجہ ۱۲۹۶ھ بروز بدھ وصال فرمایا اور درگاہ برکاتیہ میں اپنے جد بزرگوار حضرت شاہ حمزہ عینی صاحب کے سرہانے آرام فرما ہوئے۔ (تاریخ خاندان برکات)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

نور العارفین، سرکار نور حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب "دلیل الیقین من کلمات العارفین" میں لکھتے ہیں:

حضرت والا، جدی وشیخی ومرشدی سیدنا آل رسول احمدی قدس سرہ العزیز کے متعلق میں نے سنا کہ وہ اپنے استاذ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے:

تفضیل شیخین قطعی ہے، یا فرمایا کہ قطعی کے قریب ہے، شک فقیر کی جانب سے ہے۔

اور فقیر کے دوسرے اقربا میں سے ثقاہت کے ساتھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت والا سے سو سے زائد بار سنا ہے کہ آپ بغیر کسی تردد کے فرماتے تھے: تفضیل شیخین قطعی ہے۔

فقیر (نوری میاں) عفی اللہ تعالیٰ عنہ کہتا ہے: اگر تفضیل شیخین ظنی بھی ہو تب بھی مفضلہ (تفضیلیہ) کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کیا جو چیز قطعی نہیں ہوتی اس کا انکار جائز ہوتا ہے؟ (ہرگز نہیں)

اے عزیز! اگر تفضیل قطعی ہو تو فرض کے مرتبہ میں ہے اور اگر تو ظنی فرض کرلے (تو بھی) وجوب کے مرتبہ میں ہے۔ فرض و واجب، ہردو کا ترک استحقاق

عذاب (اور) بندہ کے گناہ گار ہونے کے اندر دونوں برابر ہیں۔

اس طرح مسئلے کا اصول دین سے نہ ہونے کا کیا نقصان ہے؟ کیوں کہ واجبات بھی تو اصول دین سے نہیں۔ تو کیا اسی بنا پر تو ان کے ترک کو جائز سمجھے گا؟۔(۱)

☆☆☆

سرکار نور حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی

رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

سراج السالکین، نور العارفین حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۹/شوال ۱۲۵۵ھ مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ مرشد اعلی حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی کے پوتے اور جانشین، عالم باعمل، عارف باللہ، عابد، زاہد، شاعر، صاحب کرامت ولی، شیخ طریقت اور صاحب تصانیف ہیں۔ آپ کے مرتبے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ اعلی حضرت کے استاذ و مرشد اجازت اور حجۃ الاسلام و مفتی اعظم (علیہم الرحمۃ) کے پیر و مرشد ہیں۔ ۱۱/رجب ۱۳۲۴ھ مطابق: ۳۱/اگست ۱۹۰٦ء کو وصال فرمایا۔ مزار پر انوار مارہرہ مطہرہ میں ہے۔(۲)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کی زندگی میں فتنۂ تفضیلیت نے دو بار الگ الگ لباس میں ملبوس ہو کر سر اٹھایا، پہلی بار یہ فتنہ یہ کہتے ہوئے ظاہر ہوا کہ تفضیل شیخین

(۱) ص ۲۱٦: /۲۱۷

(۲) تذکرۂ نوری

علمائے ظاہر یعنی صرف فقہائے کرام کا عقیدہ ہے اور رہے مشائخ طریقت اور صوفیا صافیہ تو وہ حضرت مولا علی کی تفضیل کے قائل ہیں۔

اس فتنے کی سرکوبی کے لیے حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے ''دلیل الیقین من کلمات العارفین'' تصنیف فرمائی، اور چودہ سو سال کے صوفیائے طریقت اور مشائخ سلاسل کے اقوال و ارشادات و تحقیقات کے ذریعہ افضلیت شیخین کو ثابت و محقق فرمادیا۔

وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے خود آپ رقم طراز ہیں:

اس نظم لطیف و سخن منیف کی تالیف وتصنیف کا سبب دو مختلف فرقوں کی بے جا سورش بنی ہے جو عصبیت کے نشے میں صحیح راستے (اہل سنت و جماعت) کو ہاتھ سے کھو بیٹھے اور مقصود (فاسد) کی طلب میں کہاں سے کہاں بڑھ گئے۔

ایک فرقہ حضرات شیخین کی تمام وجوہ سے تفضیل ثابت کرتا ہے اور نجاۃ الہالکین امام السالکین، اسد اللہ الغالب سیدنا و مولانا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل جمیلہ کو اور خصائص جلیلہ کو یک لخت بھلا دیتا ہے۔

اے پروردگار! شاید ان کی غلطی کا منشا لفظ ''فضل کلی'' ہو جو کہ انہوں نے علما کے کلمات میں دیکھا اور اس سے فضل من جمیع الوجوہ سمجھ بیٹھے۔

اور دوسرا فرقہ (تفضیلی) تفریط جیسے ہلاکت والے مقام میں جا پڑا، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفضیل کو بے جا محل پر منطبق کرتا ہے اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے ظاہر و باہر فضل و بزرگی اور شرف کو ہوائے نفس کی بنا پر ایک دوسری قسم پر محمول کرتا ہے۔

شاید وہ نہیں جانتا کہ حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی تفضیل موثوق کتاب کی آیات اور جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث، صحابہ کے اجماع اور جناب ابو تراب حضرت علی رضی اللہ عنہم کی تصریحات جلیلہ اور بارگاہِ خداوندی میں مقبول بندوں کے کلمات طیبات سے بناء محکم اور اساسِ مستحکم (مضبوط بنیاد) کی طرح

مضبوط ہے پس سوائے مخالف کے اختلاف کا نقصان کس پر لگائے، ان حوادث کا چارہ (علاج وتدبیر) اور مباحث کی تنقیح، علماء کے کلمات سے ظاہر کرتا ہے۔ فقیر کو اس عجالہ (رسالہ) میں انہیں فرقوں کے ساتھ کام پڑا ہے، جو جہالت کی بنا پر یا تجاہلاً حضرات صوفیا صافیہ کو اس مسئلے میں اپنا ہم زبان اور تفضیل شیخین (کے عقیدہ) سے دور کہہ دیتے ہیں۔ حاشا وکلا! ہرگز ایسا نہیں (یعنی صوفیا صافیہ بھی اس باطل عقیدے سے پاک ہیں)

تصوف تو صرف قرآن وسنت کی اتباع کا نام ہے اور جو کوئی اس کے خلاف راستہ نکالتا ہے تو وہ شیطانی وسوسہ ہے، جو ابلیس خبیث کی تلبیس کی وجہ سے (پیدا) ہوا ہے۔ أعاذنا الله منه. (اللہ ہمیں اس سے بچائے)

آخر (کیا) تو نے نہیں سنا کہ حضرت مولی المسلمین، امام الواصلین کرم اللہ وجہہ نے تفضیل شیخین کو کس قدر واضح رنگ میں رنگا؟ اور اس کے منکرین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

پس حضرات صوفیہ تو ان کی غلامی کے سوا سانس بھی نہیں لیتے اور ان کی غلامی سے گردن بھی نہیں پھیرتے، لہٰذا ان اکابر کی براءت اور اظہار حق کی تجدید کو ظاہر کرنے کے لیے یہ چند ورقے صرف ان عظما (صوفیا) کے کلام سے میں جمع کر رہا ہوں۔(۱)

دوسری بار یہی فتنے ایسے لوگوں نے اٹھایا جن کو خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف سے شرف بیعت وارادت حاصل تھا۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)

ان دو حادثات سے پہلے ہی حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ''سراج العوارف فی الوصایا والمعارف'' (۱۳۰۹ھ) اور ''العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ'' میں عقیدۂ تفضیل شیخین کو خوب واضح طریقے سے رقم فرمایا ہے۔ سراج العوارف وہ کتاب ہے کہ جس پر مولانا عبد المقتدر بدایونی علیہ الرحمہ نے تقریظ لکھتے

(۱) دلیل الیقین، ص: ۲۰۶ / ۲۰۷

ہوئے یہ کہا کہ:

یہ کتاب ایسی دھار دار تلوار ہے جس نے خوارج و روافض کو ہلاک کر دیا اور اس کا عذاب تفضیلیوں کے لیے موت کے مترادف ہے۔ (۱) ان تمام رسائل سے حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کے نوری اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں جو ہر منصف قاری کے ایمان کو جلا بخش دیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

''العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ'' (جو عقائد نوری کے نام سے بھی دستیاب ہے) میں حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

صحابہ تمام امت سے افضل ہیں، اور صحابہ میں سب سے افضل اور اللہ کے نزدیک رتبہ اور عزت میں سب سے زیادہ اور خدا سے بہت نزدیک حضرت ابو بکر صدیق ہیں، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی۔ رضی اللہ عنہم

اور افضل کے یہی معنی ہیں کہ اوروں سے رتبہ میں بڑا اور خدا کے یہاں عزت و وجاہت و ثواب و کرامت میں زیادہ ہو۔ ہم سنی ان باتوں میں حضرت صدیق اکبر کو انبیا و مرسلین کے بعد تمام جہان سے بڑھ کر مانتے ہیں، اور شیعہ حضرت علی کو۔ رضی اللہ عنہما

اور پھر ہمارا گواہ قرآن و حدیث، ان کے لیے کوئی گواہ نہیں۔ مگر سب خوبیوں اور سب کمالات میں ایک کو دوسرے پر زیادتی نہیں۔

اور منصب ولایت مولیٰ علی بعد شیخین، اس قدر ارفع و اعلیٰ کہ بے توسط ان کے، کوئی شخص درجۂ ولایت اور غوثیت اور قطبیت و ابدالیت وغیرہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔

بعض نعمتیں حضرت مولیٰ علی کو ایسی ملیں کہ صدیق و فاروق میں نہ تھیں۔ مگر قرآن و حدیث سے ثابت کہ مرتبہ بڑا صدیق و فاروق کا ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں:

جو صدیق و فاروق پر مجھے بڑھائے گا، مفتری ہے، میں اسے اسّی کوڑے مروں گا۔

---

(۱) اہل سنت کی آواز، ۲۰۱۰ء، ص: ۳۴۷

اور اسی سے بہ خوبی ثابت ہوا کہ اکثریت عند اللہ اور قرب رب الارباب اور ولایت اور معرفت میں بھی صدیق اور فاروق کا مرتبہ زیادہ ہے، اس واسطے کہ مصداق افضلیت کہ مسئلہ یقینی واجماعی ہے، بغیر اس کے تسلیم کے ممکن نہیں ہے۔

ہاں ! لوگوں کو دولتِ ولایت اور عرفان بانٹنے اور خدا تک پہنچانے کا منصب حضرت مولیٰ علی کے لیے کل صحابہ کرام سے زائد ہے ، اس میں اور (دیگر) جزئی خوبیوں میں مولیٰ علی زیادہ ہیں۔ یہی مضمون شرع سے ثابت ، اور ایسا ہی صوفیائے کرام کا عقیدہ۔(١)

حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مستطاب ''سراج العوارف فی الوصایا والمعارف'' (جو شریعت وطریقت کے نام سے بھی دستیاب ہے) بہت ہی اہمیت کی حامل ہے، اس کتاب کے مقدمے میں گل گلزار برکاتیت حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ وہ پرنور تصنیف ہے، جس کا اردو ترجمہ ناظرین کے ہاتھوں میں ہے، جو فوائد اس میں مندرج ہیں ان کا مجموعہ کسی ایک جگہ نہیں ملے گا۔ خانوادۂ برکاتیہ کے جملہ مریدین ومتوسلین کو اس کا دیکھنا، پڑھنا، پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔''(٢)

اسی کتاب کو مختلف اوقات میں مختلف ناموں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے، جو یہ ہیں: ١۔: نور علی نور۔ ٢: عقائد نوری۔ ٣: سراج العوارف فی الوصایا والمعارف۔ ٤: عقائد اہل سنت۔

اس میں نوری میاں عقیدہ تفضیل شیخین کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام ابوحنیفہ کوفی (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا گیا کہ اہل سنت و جماعت کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: تم ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو افضل جانو اور حضرت

(١) العسل المصفی، ص: ٢٤

(٢) سراج العوارف، ص: ١٤/ ١٥

عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے محبت رکھو اور موزوں پہ مسح کو جائز جانو۔
یعنی ختنین (حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما) کا فضل، شیخین کے فضل سے کم ہے۔ مگر محبت چاروں سے رکھنا ضروری ہے، فقیر کے جد اعلیٰ سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ نے ''سبع سنابل'' میں یہی تحقیق فرمائی ہے۔(١)

انبیائے کرام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں، اور اسی ترتیب پر خلافت واقع ہوئی۔(٢)

ستائیسویں نور کے تحت حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ کے مجوعہ ''معدن المعانی'' کے حوالے سے ہے جس میں حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کا مندرجہ ذیل ارشاد نقل فرماتے ہوئے حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد تمام بنی آدم میں افضل، امت محمدیہ ہے۔ اور امت محمدیہ میں سب سے افضل، سیدنا صدیق اکبر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق، ان کے بعد عثمان غنی، ان کے بعد مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہم ہیں۔(٣)

تیرہویں نور کے تحت لکھتے ہیں:

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ افضلیت خلافت کی ترتیب پر ہے، غلط ہیں، بلکہ خلافت افضلیت کی ترتیب پر ہے، اسی طرح واقع ہے یعنی ہر افضل دوسرے سے خلافت میں مقدم رہا۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ان کی افضلیت اسی طرح سے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ پاک میں موجود تھی، حالانکہ اس وقت ان میں سے کوئی خلیفہ نہیں تھا اور جب

(١) سراج العوارف، ساتواں نور، ص: ٥١/٥٠

(٢) ایضاً، گیارہواں نور، ص: ٥٣

(٣) ایضاً، ص: ٦٢

حضور کی حیات ظاہری کے بعد اسی ترتیب معلوم پر وہ حضرات خلیفہ ہوئے تو یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خلافت افضلیت کی ترتیب پر واقع ہوئی، نہ کہ افضلیت خلافت کی ترتیب پر، چنانچہ یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے، اللہ ہمیں برے کاموں سے بچائے۔(۱)

پیتالیسویں نور میں ایک سوال ہے کہ ولایت میں وہ کون سا مقام ہے جس سے اعلیٰ کوئی مقام نہیں؟

آپ نے جواب ارشاد فرمایا: وہ مقام قرب ہے کہ نبوت اور صدیقیت کے درمیان واقع ہے، یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام تھا۔(۲)

خانوادۂ برکات میں سیدی نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کی وہ ذات مبارکہ ہے جنہوں نے اپنی تحریر کے ذریعہ تفضیلیت کا جنازہ نکال دیا ہے، آپ کی کتاب مستطاب المسمی بہ ''دلیل الیقین من کلمات العارفین'' آج بھی بالعموم امتِ مسلمہ کے لیے اور بالخصوص وابستگان سلسلۂ برکاتیہ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ جو خاص تفضیلیوں کے رد پر مشتمل ہے۔

کتاب سو صفحات پر مشتمل ہے، اہل ذوق ضرور مطالعہ کریں، ہم نے اختصار کے پیش نظر حضرت نوری میاں کا عقیدۂ تفضیل بیان کرتے ہوئے ان کی اس کتاب کی تلخیص پیش کررہے ہیں تا کہ اس عقیدے کے متعلق آپ کی جملہ خدمات کا اجمالاً تذکرہ ہوجائے۔

تلخیص دلیل الیقین

دلیل الیقین شریف چار فصول پر مشتمل ہے۔(۱) شیخین کی تفضیل یعنی فضل کلی اجمال کے طور پر۔ (۲) شیخین کی بالتعیین تفضیل، ذاتی ولایت و مرتبہ کاملیت میں۔(۳) حضرت مولا علی کی تفضیل، تعدیہ ولایت اور مرتبہ مکملیت میں۔ (۴) خلاصۂ کلام اور کتاب کے لب لباب میں۔

---

(۱) ایضاً، ص: ۵۴

(۲) ایضاً، ص: ۱۰۰

فصل اول

اس فصل کا آغاز تفضیل شیخین پر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی آٹھ (۸) مرویات کے ذکر سے ہوتا ہے، جو تمام مرویات صراحت کے ساتھ تفضیل شیخین پر دلالت کرتی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

(۱) حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد مولیٰ علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر۔ میں نے عرض کی: پھر کون؟ تو فرمایا: حضرت عمر۔(۱)

(۲) وہی اپنے والد سے بطریقۂ تواتر ایک اور روایت بیان کرتے ہیں:

اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر ہیں، اور حضرت ابو بکر کے بعد سب سے افضل حضرت عمر ہیں۔

(۳) امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو جحیفہ سے روایت کیا:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بجالائے اور نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنے اور درود شریف بھیجنے کے بعد، فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے بہتر حضرت ابو بکر ہیں، ان کے بعد دوسرا مرتبہ حضرت عمر کا ہے۔(۲)

(۴) امام دارقطنی کی حضرت ابو جحیفہ سے دو روایتیں ہیں:

۱۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ گھر میں تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہترین! تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابو جحیفہ! باز آجاؤ (ایسا کہنے سے۔) سنو!

---

(۱) بخاری، مناقب اصحاب النبی۔ ج:۱، ص:۵۱۸

(۲) مسند امام احمد بن حنبل، ج:۱، ص:۱۰۶، حدیث:۸۳۶

میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابو بکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہما۔(۱)

۲۔ان (حضرت ابو جحیفہ) کا خیال تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تمام لوگوں سے افضل ہیں، تو انہوں نے لوگوں کو اس کی مخالفت کرتے ہوئے سنا تو سخت رنجیدہ ہوئے۔ حضرت علی ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: کس چیز نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ تو انہوں نے اپنی رائے کے ساتھ لوگوں کی مخالفت کا ذکر کیا تو حضرت مولائے کائنات نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے؟ (پھر فرمایا) سب سے بہتر ابو بکر ہیں پھر عمر۔ رضی اللہ عنہما۔

تو حضرت ابو جحیفہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرلیا ہے (قسم کھالی ہے) کہ حضرت (علی) نے بالمشافہ مجھے ایسا فرمایا ہے اب اس کے بعد جب تک زندہ رہوں گا، اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔(۲)

(۵) دار قطنی نے اپنی سنن میں اور ابن عبد البر مالکی نے استیعاب میں روایت کیا کہ حضرت علی کرم اللہ جہہ الکریم نے فرمایا:

میں جسے پاؤں کہ وہ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہتا ہو تو میں اس کو الزام تراشی کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا۔(۳)

(۶) امام ابو القاسم طلحی ''کتاب السنۃ'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی یہ روایت نقل کرتے ہیں:

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے حکم سنا دیا ہوتا تو یقیناً میں سزا دیتا۔ (لیکن) آج کے بعد جسے ایسا

---

(۱) الصواعق المحرقہ، باب ثالث، فصل اول، ص:۸۵

(۲) الصواعق المحرقہ، باب ثانی، فصل، ص:۱۷۸

(۳) فضائل الصحابہ، ص:۲۴، حدیث:۴۹

کہتے ہوئے سنوں گا، وہ افترا پرداز (تہمت لگانے والا) ہوگا، اس پر اسی کوڑوں کی سزا ہوگی۔(۱)

(۷) حیاۃ السالکین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ خطبہ مروی ہے: جان لو! اور آگاہ ہو جاؤ! اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان سے زیادہ اسلام کے نزدیک کوئی نہیں، اور نہ ہی ان سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو کوئی محبوب ہے۔ اور اس امت میں ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عزت و بزرگی والا نہیں اور اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی ان سے بہتر بھی نہیں۔ اور نہ دنیا و آخرت میں ان سے کوئی افضل ہے۔ پھر اس امت میں نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل و بہتر حضرت عمر ہیں، پھر حضرت عثمان ہیں اور پھر میں ہوں۔

اور اس بات کا تیر تمہاری اور تمہارے بعد آنے والوں کی گردنوں میں پھینک دیا (یعنی اچھی طرح سے ذہن نشین کر دیا اب اسے اتار نا مت)۔

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ اس کی وضاحت فرماتے ہیں:

یعنی اس مسئلہ کو میں نے بہت وضاحت کے ساتھ آشکارا کر دیا ہے اور تمہارے ہر حاضر و غائب کے لیے ہر اعتبار سے مسئلہ کو ظاہر اور روشن کر دیا ہے تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ میں یہ (مسئلۂ افضلیت شیخین) نہیں جانتا، یا مجھے اس کا علم نہیں، یا مجھے مبہم معلوم تھا کہ سمجھنے میں غلطی لگ گئی۔

اس وضاحت کے بعد مذکورہ روایت کا بقیہ حصہ تحریر فرماتے ہیں:

پس اللہ تعالیٰ کے یہاں افضلیت کی اس ترتیب کے انکار میں تمہارے پاس کوئی حجت (بہانہ) نہ رہے۔ پھر فرمایا: میں اپنے لیے بھی اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور تم

(۱) کنز العمال، فضائل الصحابہ، ج:۱۳، ص:۱۱، حدیث:۳۶۱۳۸

سب اپنے بھائیوں کے لیے بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن سبا آپ کو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر افضلیت دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں اس کو قتل کردوں۔ کسی شخص نے عرض کی: وہ تو آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ اس کو قتل کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ۔قسم بخدا! وہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا جس میں میں ہوں۔ (راوی کا بیان ہے کہ) آپ نے اس کو شہر بدر کردیا۔(١)

امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے مولائے کائنات کے ارشادات نقل کرنے کے بعد ہم احناف کے امام ومقتدیٰ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بیان فرمایا، آپ فقہ اکبر شریف میں لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں، پھر حضرت عمر بن خطاب، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔(٢)

سرکار غوث اعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

غنیۃ الطالبین جو کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے، اس میں مذکور ہے:

تمام لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

---

(١) الفتح المبین، ص:٦٩، دار الفکر بیروت

(٢) فقہ اکبر، ص:٦

اسی میں روافض کے عقائد کے ذکر میں ہے:

ان کے عقائد میں یہ بھی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر افضلیت دیتے ہیں۔

ان کو شیعہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو (تشیع کہہ کر) بہ تکلف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گروہ میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت علی کو تمام صحابہ پر افضلیت دیتے ہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

قواعد العقائد میں فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان اور حضرت علی ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

پس جس شخص نے بھی اس پر یقین کے ساتھ اعتقاد رکھا تو وہ اہل حق اور اہل سنت وجماعت سے ہو گیا، اور گمراہ و بدمذہبوں کی جماعت سے الگ ہو گیا۔(١)

اس کے بعد حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ بطور فائدہ لکھتے ہیں:

امام غزالی کا یہ کلام تفضیل شیخین کی قطعیت کی طرف راہ دکھاتا ہے اور یہی امام ابو الحسن اشعری (اہل سنت جن کی طرف منسوب ہو کر ''اشاعرہ'' کہلاتے ہیں) کا مذہب مختار ہے اور حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ اسی عقیدے پر ہمارے مشائخ بھی تھے اور ہمارے نزدیک بھی یہی مقبول و پسندیدہ ہے۔

اس کے بعد اپنے اور اپنے مشائخ کے مسلک کی تائید میں حضرت آل رسول احمدی رحمہ اللہ کا وہ موقف تحریر فرمایا جو حضور کے عقیدۂ افضلیت کے تحت گزرا۔

---

(١) احیاء العلوم، کتاب قواعد العقائد، ج:١، ص:١٢٦

حضرت شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

آپ تذکرۃ الخواص وعقیدۃ اہل الاختصاص میں لکھتے ہیں:

حضرت ابوبکر بزرگ (افضل) ہیں اور انبیا و پیغمبروں کے بعد، صحابہ کرام میں سے مطلقاً افضل و بزرگ تر ہیں، اور سب سابقہ لوگوں سے افضل ہیں اور تمام آنے والے لوگوں سے بھی۔(١)

شیخ ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کے برادرزاد ہیں، فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر افضل البشر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ

مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے موقف جلیل کو حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ نے قدرے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، ہم یہاں اس کو دو جزء میں مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انبیاء ومرسلین کے بعد حضرت ابوبکر سے بہتر کسی ذات پر آفتاب نہ ہی طلوع ہوا اور نہ ہی غروب۔(٢)

حضرت شیخ نے اس کی شرح کرتے ہوئے جو تحریر فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت ابوبکر نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور ایمان لائے، لہٰذا اب

---

(١) تذکرۃ الخواص وعقیدۃ اہل الاختصاص، ص:٦١

(٢) کنز العمال، کتاب الفضائل، ج:١١، ص:٢٥٤

قیامت تک جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرے گا اور ایمان لائے گا وہ سنت صدیقی پر عامل ہوگا اور سب کا ثواب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ملے گا۔

(حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ نے اسی سے ملتی جلتی بات کتاب کے صفحہ ۲۳۵ ر پر حضرت امام بخاری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جس کو امام بخاری نے اپنی کتاب شرح التعرف میں لکھا ہے۔)

۲۔ حضرت شیخ کے ملفوظات ''معدن معانی'' (باب دہم در ذکر فضل صحابہ بر جملہ امم، فصل ذکر در مناقب ام المؤمنین عائشہ وعمارت روضۂ متبرکہ) میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا:

انبیاء و رسولوں کے بعد سب بنی آدم میں افضل امت محمدیہ ہے اور امت محمدیہ میں سب سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ

اپنے ملفوظات ''افضل الفوائد'' میں فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ سے افضل تھے۔

حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا مقتدائے شریعت و طریقت، راس الاکابر والاماجد حضرت سید عبد الواحد بن سید ابراہیم بلگرامی قدس سرہ السامی کہ فقیر کے بزرگوں اور مشائخ سے ہیں، اپنی کتاب سبع سنابل شریف میں اس مسئلہ (افضلیت) کو تنقیح بلیغ و توضیح بدیع کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ہمارے لیے خدائے تعالیٰ کی طرف سے روشنی اور خطیرۃ القدس سے خزانہ ہے، اور اس کے اعلیٰ حروف میں (ہر) حرف نبی پاک

ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہو چکا ہے، حضرت مصنف کی اس دربار میں بڑی قدر و منزلت اور بلند مقام ہے۔ (جس کتاب کے بارگاہ رسالت میں مقبول ہونے کا واقعہ مشہور و معروف ہے۔ جسے حضرت حمزہ عینی نے 'کاشف الاستار شریف' میں لکھا ہے اور اعلیٰ حضرت نے بھی بیان کیا ہے۔)

مصنف نے اپنی بزرگی والی کتاب میں تفضیل شیخین کے مسئلے کو ایسی تفصیل کا رنگ دیا کہ مخالف منصف کے لیے توبہ ورجوع کا رجز پڑھنے کے ماسوا کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔

اس کے بعد حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے دس عبارتیں سبع سنابل شریف سے نقل فرمائی ہیں، ہم ان میں سے پانچ کو مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

۱۔اس پر اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں افضل ابوبکر صدیق، ان کے بعد عمر فاروق، ان کے بعد عثمان ذوالنورین اور ان کے بعد حضرت علی المرتضی ہیں۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔(۱)

۲۔امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مذہب اہل سنت و جماعت کی نشانی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ختنین (حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما) کی فضیلت شیخین کی فضیلت سے کم تر ہے۔(۲)

۳۔بہر حال مذہب اہل سنت و جماعت کو بیان کرتا ہوں کہ شیخین کو ختنین اور تمام صحابہ پر فضیلت حاصل ہے۔

۴۔پس جب انبیا جیسی صفات کے حامل صحابہ کرام کا اجماع واقع ہو گیا کہ شیخین کریمین افضل ہیں اور حضرت علی مرتضی بھی اسی اجماع میں شامل اور متفق تھے۔

تو فرقۂ تفضیلیہ نے خود اپنے اعتقاد میں غلطی کھائی ہے۔میرا گھر بار حضرت علی مرتضیٰ کے نام پر فدا اور میرے جان و دل آپ کے قدموں پر قربان ہوں، کون ازلی

(۱) سنبلہ اول درعقائد ومذاہب، ص:۷

(۲) ایضاً ص:۱۰

بد بخت ہے جس کے دل میں محبتِ مرتضیٰ نہیں ہے؟ اور کون ہے بارگاہِ خداوندی کا دھتکارا ہوا جو تو ہینِ مرتضیٰ کو روا رکھتا ہو؟

مفضلہ نے گمان کیا کہ محبتِ مرتضیٰ کا تقاضا آپ کو شیخین پر فضیلت دینا ہے۔ اور وہ نہیں جانتے کہ آپ کی محبت کا ثمرہ آپ کے ساتھ موافقت ہے، نہ کہ مخالفت۔ مفضلہ کیا گمان کرتے ہیں کہ حضرت مولیٰ مرتضی اور تمام صحابہ حق کو چھپاتے رہے اور اظہارِ حق سے خاموش رہے؟(۱)

۵۔ جب مفضلہ دیکھتے ہیں کہ شیخین کی فضیلت (افضلیت) کتاب (قرآن مجید)، احادیث، اجماعِ صحابہ اور علمائے امت کے اتفاق سے مستحکم ہے تو اپنے فاسد عقائد کو چھپا دیتے ہیں۔ اور جس جگہ اختیار و طاقت پاتے ہیں تو ایمانی عقائد کو بگاڑنے کی کوشش کے ساتھ مسلمانی قواعد کی تخریب کی بنیاد رکھ دیتے ہیں۔(۲)

ان عبارات کے بعد ''نزہۃ الارواح'' کی بعض عبارتیں اور پھر ان عبارتوں پر حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ کی تشریحات ہیں۔ حضرت نوری میاں نے ''شرح نزہۃ الارواح'' میں مذکور علامہ بلگرامی کی اس عبارت پر بات کو مکمل کیا ہے:

میر عبدالواحد بلگرامی شرح نزہۃ الارواح میں لکھتے ہیں: اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جاننا چاہیے کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت کے بغیر دین کی محبت (کا دعویٰ) درست نہیں۔ لیکن آپ کے ساتھ ایسی محبت نہ ہو کہ باقی خلفائے راشدین کی محبت کے اندر کمی واقع ہو۔

حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ

آپ فرماتے ہیں:

---

(۱) سبع سنابل شریف، ص:۱۷

(۲) ایضاً، ص:۱۹

ہمارا سچا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سے افضل ابوبکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

حضرت مخدوم پاک سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ

آپ بشارۃ المریدین میں فرماتے ہیں:

تمام صحابہ سے افضل اور سب سے بڑھ کر خلافت کے حق دار ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم۔

(میرے) فرزندوں، بھائیوں، ہم عقیدہ مریدوں اور محبت کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں اسی عقیدے پر تھا، اسی پر ہوں اور ہمیشہ اسی پر رہوں گا۔

اور جو شخص (یہ) عقیدہ نہیں رکھتا، وہ گمراہ اور زندیق ہے، اور میں اس سے بے نیاز ہوں اور خدا عزوجل بھی اس سے راضی نہیں۔

حضرت سید میر محمد حسینی کالپوی قدس سرہ

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ہمارے خاندان کے مشائخ میں سے ہیں، آپ نے عقائد امام عمر نسفی کی شرح میں افضلیت شیخین کا عقیدہ رقم فرمایا ہے:

(امام نسفی نے فرمایا) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور انبیاء علیہم السلام) کے بعد افضل البشر حضرت ابوبکر صدیق ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم۔

شرح میں آپ لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں: افضلیت سے یہاں مراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر وثواب کی زیادتی ہے۔ اور روافض حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تمام صحابہ کرام پر فضیلت کے قائل ہیں، یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔

اس کے بعد حضرت نوری میاں نے مزید توضیح وتشریح فرمانے کے بعد ان سے نتیجۃً چند فوائد بیان کیے ہیں، جن میں سے چار درج ذیل ہیں:

۱۔ تفضیلِ شیخین من جمیع الوجوہ اہل سنت کا مذہب نہیں۔

۲۔ تفضیلِ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مذہب رافضیوں کا ہے،بخلاف اہل سنت کے۔پس جو شخص اس عقیدہ کا قائل ہو،اس کو سُنی نہیں کہا جاسکتا۔

۳۔ حضراتِ شیخین کریمین کی حضرت مولیٰ علی پر افضلیت،دینی معاملہ ہے،نہ کہ امور دنیا سے۔

۴۔ مسئلۂ افضلیت،مسئلۂ خلافت سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ

آپ شواہدالنبوۃ میں رقم طراز ہیں:

جنگ حنین میں حضرت جندب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے صحابہ میں سب سے بڑا کون ہے؟ تو فرمایا: یہ ابوبکر صدیق،میرا وزیر اور قائم مقام ہوگا۔پھر علی الترتیب حضرت عمر،حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا نام لیا۔

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ

مکتوبات قدوسیہ میں ہے:

علی کو تمام صحابہ پر فضیلت دینا رافضیت ہے۔(۱)

شیخین کو افضل جاننا اور ختنین سے محبت کرنا،یہ اہل سنت کی نشانیوں میں سے ہے۔پس جس نے کسی کو شیخین پر فضیلت دی،چاہے وہ عرشی ہو یا فرشی،چاہے ولی ہو یا عالم وہ فضیلت دینے والا گمراہوں میں سے ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے خارج ہے،اور گناہ پر اصرار کرنا ایمان کے سلب ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔اللہ کی پناہ اس سے۔

پس اس کا کیا حال اور مقام ہوگا جو تفضیل شیخین کا انکار کرتا ہے،اگر اس کا انکار گناہ کی حد تک ہے تو وہ گناہ گار ہے اور اس پر توبہ فرض ہے اور (اگر) اس کا انکار کفر

(۱) مکتوب: ۱۶۳،ص: ۴۷

تک ہے تو اس کے لیے آخرت میں کوئی عذر نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی کلام اور بحث نہیں ہے کیوں کہ وہ مردود ہے۔

علامہ عبد العلی فرنگی محلی قدس سرہ

حضرت نوری میاں فرماتے ہیں:

حضرت بحر العلوم ملک العلماء عبد العلی قدس سرہ الشریف جو کہ حضرت والا شاہ عبد الرزاق بانسوی کے بڑے خلفاء میں سے ہیں (نفعنا اللہ ببرکاتہ) اور آپ جیسا کوئی فاضل ہندوستان کی سرزمین سے کم ہی نکلا ہوگا۔

حضرت امام اعظم کی الفقہ الاکبر کی شرح میں فرماتے ہیں: تفضیلِ شیخین پر تمام اہل سنت اتفاق رکھتے ہیں، اور جو قول امام مالک سے نقل کیا جاتا ہے کہ:

لا أفضل أحدا على بضعة رسول الله ﷺ۔ (۱)

یعنی میں نبی پاک ﷺ کے لخت جگر پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

یہ عالم ثواب کے ساتھ مخصوص ہے، اس سوال کے قرینے کے ساتھ کہ فاطمۃ الزہراء افضل ہیں یا عائشۂ صدیقہ؟ ورنہ امام مالک نے اس بات پر نص کی ہے کہ ابو بکر افضل از صحابہ ہیں، پھر عمر ہیں۔ رضی اللہ عنہما

کسی بھی اہل سنت و جماعت سے یہ نہیں سنا گیا کہ تفضیل شیخین کا وہ منکر ہو اور اس مسئلہ میں سوائے شیعہ کے اور کوئی مخالف نہیں ہے۔ (۲)

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ

حضرت نوری میاں فرماتے ہیں:

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دور اخیر میں بہت اچھے فاضل اور

(۱) مرقات المفاتیح، ج:۵، ص:۵۹۲

(۲) شرح فقہ اکبر، ص:۳۹

بزرگ متعارف ہوئے ہیں۔آپ تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں:

شیعہ کا دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہے، جو جناب مرتضیٰ کو تمام صحابہ پر فضیلت دیتا ہے، یہ فرقہ بھی اس لعین (عبداللہ بن سبا یہودی) کے ادنیٰ شاگردوں میں سے ہے، اور کچھ اس (لعین ابن سبا) کے وسوسے سے انہوں نے قبول کیا ہے اور جناب مرتضی نے ان کے حق میں (اسی کوڑے مارنے کی) تہدید فرمائی ہے۔(۱)

نیز آپ تفسیر فتح العزیز (تفسیر عزیزی) میں لکھتے ہیں:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى۔(۲)

میں مفسرین کے اجماع کے مطابق ''اتقیٰ'' سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔اور اہل سنت نے اس لفظ کے ساتھ پیغمبروں کے بعد، تمام امت پر حضرت ابوبکر کی تفضیل کے لیے دلیل پکڑی ہے۔

اس طور پر کہ دوسری جگہ فرمایا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۔(۳)

یعنی تم میں سے میرے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔پس دونوں آیتوں کے اجتماعی تقاضے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''اکرم الناس'' ہیں۔اور یہی افضلیت کا معنی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم انصار اور مہاجرین کی جماعت کے ہم راہ، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب حاضر تھے اور آپس میں فضیلت (افضلیت) و بزرگی کے متعلق بحث کر رہے تھے، اسی

(۱) تحفۂ اثنا عشریہ، ص: ۱۴

(۲) سورۃ اللیل، ۲۱

(۳) سورۃ الحجرات، ۱۳

اثنا میں ہماری آواز بلند ہوگئی کہ آنحضرت ﷺ اپنے دولت خانہ شریف سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم کس کام میں مصروف ہو ہم نے عرض کی کہ لوگوں کے فضائل اور بزرگی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسی بارے میں گفتگو کر رہے ہو تو خبردار! کسی کو ابوبکر پر مقدم مت کرنا، کیوں کہ وہ تم سب پر دنیا میں افضل ہے۔

حضرت جابر سے ایک اور روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب ایک ایسا شخص آ رہا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر کسی کو پیدا نہیں فرمایا۔ اور اس کی شفاعت قیامت کے دن پیغمبروں کی شفاعت جیسی ہوگی۔

حضرت جابر کہتے ہیں: کچھ وقت ہی نہ گزرا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوگئے۔ پس نبی پاک ﷺ اٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ان کو اپنی بغل مبارک میں لیا اور انس و محبت عطا کیا۔(۱)

☆☆☆

دوسری فصل

اس فصل میں مرتبۂ کاملیت اور مرتبۂ مکملیت کی توضیح و تفہیم پیش کی گئی ہے اور اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ شیخین کی تمام امت پر جو فضیلت ہے وہ مرتبۂ کاملیت، وصول اور قربت یعنی ذاتی ولایت میں ہے، نہ کہ مرتبہ مکملیت و ولایت متعدیہ میں کیوں کہ اس میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اختصاص و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن اس سے حضرات شیخین کی افضلیت مطلقہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ مزید و تفصیل دلیل الیقین میں (ص:۲۱۸) پر ملاحظہ ہو۔

---

(۱) تفسیر عزیزی، تحت آیت: وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، ج:۳، ص:۲۱۱

دراصل بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ خلافت وسیاست میں شیخین کی تفضیل ہے اور ولایت میں مولیٰ علی کی تفضیل ہے۔ اس فصل میں بیس سے زائد اولیائے امت کی سو(۱۰۰) تصریحات وارشادات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرات شیخین ولایت میں بھی افضل ہیں۔

ہم یہاں ان میں سے چند مشائخ کی عبارتیں نقل کریں گے مگر اس سے پہلے اس مقام پر حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کی تمہید مجید ملاحظہ فرمالیں جونہایت مفید ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

اگرچہ شیخین کی افضلیت کے اثبات کے بعد اس مواد (ولایت میں افضلیت کے ثبوت) کی حاجت نہ تھی، کیوں کہ مذکورہ افضلیت، معرفت اور تقرب میں پیش قدمی کے بغیر حاصل ہونا ممکن نہیں۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ جو شخص عرفان اور وصل کی منزل میں پیچھے رہ گیا ہو اور قربت الی اللہ کی منزل میں سبقت لے جائے؟ اور اللہ کے نزدیک جو کہ عرفان ووصل اور تقرب اور معارج کے میدان میں بازی لے جائے، اس سے یہ افضل اور اکرم اور اقدم وبہتر ہو؟

عجیب تر بلکہ ہر عجیب سے عجیب یہ بات ہے کہ بارگاہ ایزدی میں مقرب اور اولیائے کرام سے اکمل ایک شخص ہو اور انبیاء ومرسلین کے بعد آسمان وزمین کا مکرم ومعظم کوئی دوسرا شخص ہو۔ ایسا معنیٰ تجویز کرنا اس ولایت کی شان رفیع پر اور مذہب بدیع پر کیا ہی بے باکی اور قیامت ہے۔

پس یقیناً حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو حضرت نبوت ورسالت کے بعد پوری مخلوق سے بہتر اور افضل کہنا، بعینہٖ کمال نفسانی اور ولایت ذاتی میں اور مقام معرفت میں فضیلت دینا ہے، كما لا يخفى على ذى البصيرة ۔ (جیسا کہ اہل نظر پہ پوشیدہ نہیں۔)

البتہ تسکین عوام الناس اور اپنے مقصد کو واضح کرنے کے لیے ائمہ باطن کے

کلمات مقدسہ کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ عوام باخبر ہوجائیں کہ ان بزرگان قدس اسرارھم نے تفضیل شیخین میں کس معنیٰ کا اعتقاد کیا ہے۔

ا۔سب سے پہلے مولائے کائنات حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد گرامی ہے، جو آپ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ:

اے ابوبکر صدیق! اللہ آپ پر مہربانی فرمائے ،آپ از روئے اسلام قوم میں سب سے اول تھے،اور ایمان کے اعتبار سے سب سے مخلص تھے،اور یقین میں سب سے قوی ترین ،اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ مناقب والے،اور مرتبے کے اعتبار سے سب سے بلند تر، وسیلہ کی رو سے سب سے زیادہ مقرب، اور راہ روشن ،مہربانی اور بزرگی میں آپ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے ،اور رتبہ کے اعتبار سے سب سے عالی تھے ، اور جس وقت نبی پاک ﷺ کی دوسروں نے تکذیب کی تو اس وقت آپ نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی ۔اور آپ اللہ کے نور سے راہ حق پر گامزن ہوگئے ،جس وقت کہ دوسروں کے پاؤں سست پڑ گئے پس انہوں نے آپ کی پیروی کی تو ان کو ہدایت ملی ۔تو قسم باخدا! نبی پاک ﷺ کی وفات اقدس کے بعد آپ کی وفات کی مثل مسلمان کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہوں گے۔(۱)

حضرت نوری میاں اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

اب تو یہاں غور کر! کہ تفضیل صدیق امور ظاہر اور حسن سیاست اور انتظام مملکت میں ہے یا امور باطن اور مغز ولایت اور روح معرفت میں ہے جو کہ خلوص ایمان، قوت یقین اور رب العالمین سے شدت خوف سے عبارت ہے۔

کوئی برتری دینے والا کیا کہتا ہے کہ جو معرفت الٰہی اور وصول خدا کی دولت میں

(۱) کشف الاستار،مناقب ابی بکر الصدیق،ص:۱۶۵

کمتر ہے، قوت ایمان اور کمال یقین میں بلند و بالا ہو جائے گا؟ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایسے وصف کے ساتھ متصف کرتے ہیں (جن کے ساتھ وہ متصف نہیں تھے) حالاں کہ یہ خود ایک عظیم گناہ ہے، پس دونوں احتمال کے باوجود ممنوع اور محال ہے اور عرفان اور کمال میں صدیق اکبر کی فوقیت کا انکار خام خیالی ہے۔

۲۔ امام، علامہ، قطب الوجود سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی جو کہ اکابر اولیا اور اعاظم علمائے کرام میں سے ہیں، اپنی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں فرماتے ہیں:

در حقیقت امتِ محمدیہ کے سب سے بڑے ولی ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (۱)

۳۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی تیسیر الاحکام میں لکھتے ہیں:

کوئی ولی کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا، کیوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حدیث پاک کی رو سے انبیا کے بعد تمام اولیاء سے برتر ہیں اور آپ کسی پیغمبر تک نہیں پہنچے، آپ کے بعد حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

۴۔ حضرت سیدنا شیخ شبلی قدس سرہ مکتوب نمبر ۳۴ میں لکھتے ہیں:

ہم نے صدیق اکبر کی افضلیت کا مذہب، رب العالمین کے خزائن میں سے حاصل کیا ہے۔

۵۔ مولوی معنوی (مولانا روم) مثنوی شریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند فرماتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق کہ اگر کسی بشر کو اس خاص مقام میں میرے ساتھ شرکت ہوتی تو وہ ابوبکر ہوتے۔ تو یہ دلیل اس بات پر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ علم باطن اور ولایت کے مطابق کہ جس کو علم باللہ کہتے ہیں، آپ

(۱) الیواقیت والجواہر، ۲، ص: ۳۲۸

اولیا میں سب سے اکمل و افضل اور اعلم و اعظم ہیں، بلکہ پیغمبروں کے بعد تمام صدیقوں سے افضل ہیں اور اہل بصیرت کے پیشوا ہیں اور اس معنی پر اجماع ہے۔

۶۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ اپنی کتاب لاجواب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

صدیق اکبر انبیا کے بعد تمام مخلوقات سے مقدم ہیں، اور یہ جائز نہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی اور مقدم ہو سکے اور تمام صوفیا کے مشائخ اسی مذہب مہذب پر ہیں۔

تمام مسلمانوں کے دین کے امام بھی صدیق اکبر ہیں، اور اہل طریقت کے بھی خصوصاً آپ امام ہیں۔

۷۔ حضرت شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ مکتوب ۸۳/ میں تحریر فرماتے ہیں:

صدیق اکبر یار غار تھے۔ آپ کا جمال وکمال اس قدر تھا کہ متقدمین اور متاخرین اولیا میں سے کوئی آپ کے مرتبے کو نہیں پہنچا۔

اگلے مکتوب میں فرمایا:

صدیق اکبر ایسے بلند مقام پر فائز ہیں کہ کسی ولی کا ہاتھ ابتدائے عالم سے موجودہ زمانے تک آپ کے دامن اقدس تک بھی نہ پہنچا۔

ارشادات اولیا پیش کرنے کے بعد حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے قارئین کو پند وموعظت کے طور پر بڑی نفیس تنبیہ تحریر فرمائی ہے جس کو من وعن نقل کیا جاتا ہے۔

تنبیہ نوری

اے حقیقت بین! اب ذرا تو دیکھ کہ یہ ۱۰۰/ اقوال، طریقت کے ائمہ اکابر اور معرفت کے عظیم شناوروں کے ہیں، جو بہ یک زبان ہو کر تفضیل شیخین پر شہادت دے رہے ہیں اور منکر ومخالف پر لعنت اور زجر فرما رہے ہیں۔

اے حق کے سننے والے کان! تجھ کو خدا کی قسم! کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ ان رشدو

ہدایت کے قطبوں نے اور صدق کے اماموں نے حضرات شیخین کی امامتِ معرفت اور ولایتِ اکملیت کی توضیح وتصریح اس طریقے پر کی ہے اور تحقیق و تنقیح کے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ مکابرہ باز اور نکتہ چینوں کو تحریف وتاویل کی جگہ نہ ملتی دیکھ کر تو اور تیرے آقا غصے کے ساتھ ہاتھ کو سر پر اور سر کو دیوار پر مارتے ہیں۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ تفضیلیہ بدعتی اور گمراہ ہیں اور رافضیوں کے فرقہ میں داخل ہیں۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ حضرت مولا علی کی محبت و دوستی تفضیل شیخین میں ہے، اس عقیدے کے خلاف تو مولیٰ علی مرتضیٰ کی محبت کے دعویٰ کے معارض ہے۔(یعنی تیری محبت جھوٹی ہے۔)

شاید تو نے نہیں سنا کہ تفضیلی کی اقتداء میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ شاید تو نے نہیں سنا کہ تفضیل شیخین سنیوں کے نزدیک قربت اور وصول میں ہے، نہ کہ ظاہری وجوہ پر محمول۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ اللہ رب العزت کی تجلی دوسری تمام مخلوق سے حضرت ابوبکر پر اکمل اور اتم آئی ہے، آپ کی شان ولایت ومعرفت کے سبب۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ مقام قربت کے شہنشاہ، صدیق کے نام سے موسوم ہوئے اور تمام کاملین امت ان کے تابع ہیں۔

اور شاید تو نے نہیں سنا کہ حقیقت وطریقت اور معرفت کے واقف اور پیشوا آپ کی ولایت اور معرفت کے مقدم ہونے پر اجماع رکھتے ہیں۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ ان تمام کا ایک خاص مرتبہ ہے مگر صدیق کے لیے سب بلند مرتبہ شمار کرتے ہیں۔ شاید تو نے نہیں سنا کہ صدیق کو نبوت کے بعد سب سرداروں کا سردار جانتے ہیں۔

شاید تو نہیں جانتا کہ حضرت صدیق کے بعد حضرت عمر فاروق کو امام الائمہ اور

مقتدائے اولیا جانتے ہیں۔

شاید تو نے نہیں سنا کہ یہ سب بزرگ اس اجماع کو توڑنے والے کے رد و ابطال میں اس کے پیچھے ہیں اور اس کے کلام کو اہل سنت کے راستے سے بھٹکا ہوا اور عقائد رافضیہ کا مالک محمول کرتے ہیں۔

اے برادر! ایک تو اور ایک تیرا ایمان ہے۔ اور یہ سب کس کے لیے ہے اور اس سب کی بنا پر تیرا اصرار کس لیے ہے؟ تو بھی کہہ مگر ان بزرگوں کے اقوال اعتبار کے درجہ سے گر گئے ہیں؟ (معاذ اللہ) یا خدائے تعالیٰ نے ان تمام امتیوں کو غلط راستے پر ڈال دیا ہے؟ یا جس طرح کہ چاہیے تھا ان بزرگوں نے خاتم خلافت مولیٰ علی کی ولایت کے بیج کو اپنے دل کی سرزمین میں نہیں بویا؟ یا (بے ادب کے منہ میں خاک پڑے) یہ بزرگ مولیٰ علی کی تنقیص شان کا خیال رکھتے تھے؟

ہرگز ایسا نہیں! اس خدا کی قسم! کہ جس کے قبضۂ قدرت سے زمین و آسمان قائم ہیں، یہ بزرگ ان میں سے کسی عقیدہ کے حامل نہ تھے۔ حضرت مولیٰ علی مولائے انس و جان کی شان اور جلالت مکان ان کے دل میں ہے۔ اور حضرت منبع ولایت کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت اور دوستی، ارادت اور غلامی نجات کا ذریعہ اور جنت کی ضمانت ہے۔

کیا تو نے سیدنا میر عبد الواحد کا فرمان نہیں سنا کہ میرا گھر بار حضرت علی مرتضیٰ کے نام پر فدا ہو، میرا دل اور جان حضرت مرتضیٰ کے قدموں پر نثار ہو۔ کون سا ازلی بد بخت ہے جس کے دل میں مرتضیٰ کی محبت نہ ہو اور کون مولیٰ کی بارگاہ کا دھتکارا ہوا ہے کہ حضرت کی توہین کو جائز رکھے۔

البتہ بات یہ ہے کہ یہ بزرگانِ دین، مقبولانِ رب العالمین سب سے آزاد تھے، اور خدائے پاک کے ساتھ گرفتار۔ جو کچھ قرآن و حدیث نے ان کو رہنمائی دی، اس سے کم و بیش کرنے کی انہوں نے جرات نہ کی، اور آمَنّا کہتے ہوئے صفا کے راستے پر چل پڑے۔ اب اس کٹھن تاریک راستے میں ایک حضرت ابو بکر اور عمر کے دامن میں

گرفتار ہے کہ ان کی جمیع وجوہ سے فضیلت جانتا ہے اور دوسرا حضرت علی کے ساتھ پابند ہے کہ تفضیل شیخین سے آگ پانی ہوجاتا ہے۔

خوشا! وہ سنی ہیں کہ جنہوں نے تعصب اور عناد کی کش مکش سے چھوٹتے ہوئے سوچ کے شیشہ کو پاش پاش کردیا، اور دل کو خدا اور اس کے رسول میں پیوست کردیا۔ (وہ سنی) ابوبکر اور عمر کو افضل امت جانتے ہیں، ابوبکر وعمر کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اور حضرت علی کو مولائے مسلمین کہتے ہیں، نہ ان کی ذات کی وجہ سے بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔

تجھ کو اگر سنیوں کی رسم وروش اچھی لگتی ہے تو بسم اللہ! آجا! اور اہل سنت کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔ ورنہ اے بھائی! ہٹ دھرم کی آنکھوں میں خاک پڑے اور جس شخص نے نیازمندی کے ساتھ اپنی جان اہل سنت کے فرمان پر قربان کردی ہے، تو ایسے لوگوں کے گریبان سے ہاتھ کو دور رکھ۔

خدارا! تھوڑا سوچ! اگر اولیائے کرام میں سے اس قدر کثیر تعداد میں جماعت تیرے سامنے آئے اور تجھ کو اس کام کی راہنمائی فرمائے۔ تو اب بتا! کہ تو اس کے قبول کرنے سے کوئی چارہ جانتا ہے؟

پس حالانکہ چاروں سلاسلِ طیبہ کے اکابرین نے اس قدر بزم سجائی اور ایک عظیم محفل آراستہ فرمائی ہے تو کس لیے ان سے دامن بچاتے ہوئے گزرتا ہے؟ اگر بالفرض کسی کے کلام میں تو اس راہ کے خلاف کوئی بو پاتا ہے تو طریقہ تو یہ ہے کہ حتی الامکان تو اس بات کی تصحیح اور تاویل کی طرف مائل ہو، ورنہ خصوصاً اس صورت میں کہ اجماعِ صوفیا ہمارے مذہب کے مطابق منقول ہوا، ورنہ مخالف کو تو کہہ دے ان روشن تصریحات اور ارشادات کو ایک طرف رکھ۔

اور ایک جماعت جو ان چاروں سلسلہ کی مقدار کے برابر اعتبار واعتماد اور شہرت و استناد میں اور رفعت شان اور عظمت مقام میں ان کے ہمسر ہو تو پیش کر اور اس اجماع

شدہ مسئلے کی تکذیب کر اور اس کو مختلف فیہ شمار کر۔

☆☆☆

تیسری فصل

اس فصل میں ان لوگوں کا رد ہے جو من جمیع الوجوہ تفضیل شیخین کے قائل ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے کہ تعدیۂ ولایت اور مرتبۂ مکمّلیّت میں مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اختصاص وافضلیت حاصل ہے۔ اور پھر اس کی تائید میں دس سے زائد علما واولیا کے ارشادات وتشریحات ذکر کی گئی ہیں۔

ہم اہل سنت شیخین کے لیے افضلیت مطلقہ کے قائل ہیں، نہ کہ افضلیت من کل الوجوہ کے۔ اس کی تفصیلی بحث دلیل الیقین کی اسی تیسری فصل یا مطلع القمرین میں تبصرۂ سابعہ ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ دور میں اس نظریے کے افراد نظر نہیں آتے، اس لیے ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں۔

☆☆☆

چوتھی فصل

فقیر کی تحقیق کے مطابق دلیل الیقین کی یہ فصل دراصل حضور نوری میاں علیہ الرحمہ کی ایک مشہور تصنیف ''رسالہ سوال وجواب'' ہے، جس کو آپ نے تفضیلیت کے رد میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا تھا، وہی پورا رسالہ چوں کہ دلیل الیقین کی تفصیل کا اجمال اور لب لباب بھی ہے، اس لیے سوال کو حذف کر کے اور کہیں کہیں معمولی تبدیلی کے ساتھ اس رسالہ کو چوتھی فصل کے طور پر شامل کرلیا ہے۔

چوں کہ یہ فصل پوری کتاب کا لب لباب اور خلاصہ بھی ہے اور ساتھ ہی سرکار نور کی ایک مستقل تصنیف بھی۔ اس لیے اس کو بھی کچھ اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں

تا کہ تلخیص کے دوران جو باتیں ذکر سے رہ گئی ہوں وہ بھی ضمناً ہی سہی شامل کتاب ہو جائیں۔

حضرت نوری میاں فرماتے ہیں:

تجھ کو معلوم ہو کہ علمائے عظام اور صوفیا کے اقوال اور مقالات کے استقراء اور چھان بین سے اس مسئلے میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ شیخین کریمین کو حضراتِ ختنین اور تمام صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت ہے۔

یہاں پر افضلیت سے مراد "اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر وثواب کی زیادتی ہے"۔ جو انہوں نے اعمال خیر سے کمائی اور اللہ تعالیٰ کے یہاں قدر ومنزلت کے اعتبار سے بڑا ہونا ہے۔ (یعنی یہی افضلیت کا دارو مدار ہے، نہ کہ جزوی فضائل) اس لیے کہ ان کا اعلم، اشرف یا اقرایا اشجع وغیرہ ہونا جزوی فضائل ہیں اور حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ خاص ہیں، یا آپ کے علاوہ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ خاص ہیں۔ (اور یہ افضلیت کا مدار نہیں) اس لیے کہ اسم تفضیل (أفضل) کا صیغہ معنی مصدری میں زیادتی کے لیے وضع کیا گیا ہے، اور وہ (معنی مصدری میں زیادتی) عام ہے اس سے کہ بوجہ ما ہو۔ اور یہ (جزوی فضائل) مراد نہیں کیوں کہ یہ مورد نزاع بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے کہ یہ معلوم ہے کہ بہت سے صحابۂ کرام ایسی انفرادی خصوصیات رکھتے ہیں، جو ان کے غیر میں نہیں پائی جاتیں۔

(یا معنی مصدری میں زیادتی) جمیع وجوہ سے ہو، تو وہ بھی مراد نہیں لی جا سکتی۔ کیوں کہ اس کے بطلان کی تو نصوص گواہی دے رہی ہیں۔

یا صفات فضائل من حیث المجموع ہو یعنی اس معنی کے مقابلے کے وقت ایک کو دوسرے پر تمام فضائل کی بنا پر ترجیح ہو۔ (تو یہ بھی درست نہیں، کیوں کہ افضلیت کثرت فضائل کی بنا پر نہیں حاصل ہوتی بلکہ کثرت ثواب کی وجہ سے ہوتی ہے۔) بلکہ اختلاف اس معنیٰ میں ہوا ہے کہ اس سے مراد فضل کلی ہے، اور یہ ایک کو

دوسرے پر (جزوی فضائل) میں ترجیح دینے کے منافی نہیں۔ (کیوں کہ کسی کو جزوی فضیلت حاصل ہوجانا اور ہے، اور افضلیت مطلقہ، فضل کلی اور ہے۔ لہٰذا جزوی فضیلت کسی کو حاصل ہے تو وہ فضل کلی کے معارض ومنافی نہیں ہوسکتی ہے۔)

حضرات شیخین ولی کامل تھے، اور حق تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے مرتبہ کامل رکھتے تھے، کیوں کہ دوسرے امتیوں میں سے کوئی اس مرتبۂ کمال تک نہ پہنچا، اور کاملیت ذاتی کا رتبہ جو کہ ولایت لازمی سے مراد ہے، وہ اتم اور اکمل طریقہ کے ساتھ انہی کا حصہ تھا۔

البتہ وہ فیضان اور ہدایت جو کہ مرتبۂ ولایت سے مخلوق کو پہنچا اور پہنچ رہا ہے اور پہنچے گا، اس ہدایت اور فیضان عالی شان کے پیشوا اور راہنما ہمارے جمہور مشائخ کے نزدیک حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ کیوں کہ زیادہ فیضان انہی کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچا اور پہنچ رہا ہے اور پہنچے گا۔ اور اس مرتبہ کو مرتبۂ مکملیت اور ولایت متعدیہ کہتے ہیں، کیوں کہ خود بھی کمال تک پہنچے اور دوسروں کو کمال تک پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں اور پہنچاتے رہیں گے، اور اس کار جلیل کا ثواب جزیل اپنے رب جلیل سے قیامت تک انہی کا حصہ ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس مقام میں ایک خاص شان اور اختصاص کے ساتھ انوکھی خصوصیت اور بلند و بالا مرتبہ رکھتے ہیں اور کوئی دوسرا آپ کے ساتھ اس مرتبہ میں مشارکت نہیں رکھتا۔ اور ہاں! اگر رکھتا ہے تو آپ کی نیابت کے ساتھ۔ جیسے: ائمہ اطہار اور غوث الثقلین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اور آپ کرم اللہ وجہہ الکریم اس مقام میں بلا واسطہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائب مناب ہیں اور تمام اولیاء چاہے وہ ابدال ہوں یا اوتاد، قطب ہوں یا غوث انہی کی جناب سے فیض پاتے ہیں، اور ابدالیت واوتادیت، اور قطبیت وغوثیت کے مرتبہ تک پہنچتے ہیں۔ یہ سب آپ ہی کے سایۂ ولایت کے پروردہ ہیں۔ اسی وجہ سے مشائخ کی کتب میں حضرت مرتضیٰ کی ذات کو اکثر سر حلقہ اولیا و آدم اولیا و خاتم ولایت محمدیہ، واصل ولایت احمدیہ و مظہر اتم و

اکملِ ولایتِ مصطفویہ وخلیفۂ معنوی کے القاباتِ مہذبات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اگر چہ یہ مرتبۂ مکملیت آپ کے علاوہ دوسروں مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں بھی مشترک ہے، لیکن قلت اور ندرت کے ساتھ، کیوں کہ سلسلۂ نقشبندیہ کے فیضان کے علاوہ دوسرے سلسلوں قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ وغیرہ میں ہمارے ملک میں آپ کا فیضان نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا اکثر مشائخ کرام کا سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ختم ہوتا ہے۔

اور یہ مرتبہ تفضیل شیخین کے حضرات ختنین پر مانع نہیں کیوں کہ اُس (مرتبۂ کاملیت) سے مراد مقام قربت میں حق سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ ایسی ترقی ہے کہ دوسروں کو اس ترقی اور قربت سے کچھ حاصل نہیں ہوا، اور اِس (مرتبۂ مکملیت) سے مراد مقام قربت سے ترقی کے بعد تنزل ہے، ناقصین کی تکمیل کے لیے۔

پس دونوں مقام جدا ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ منافات نہیں رکھتے۔ اور یہ ایک دوسرے پر (جزوی فضائل میں) راجح ہونے کے منافی نہیں۔ پس ان دو منصب اور مقام سے جس کسی کو چاہا اقامت عطا فرمائی۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشآء والله ذو الفضل العظيم۔

☆☆☆

فائدہ

پس تو جان لے! مسئلۂ تفضیل قطعی ہے یا ظنی، ائمہ دین کے اختلاف کے مطابق پس تمام صورتوں میں واجب القبول ہے۔ کیوں کہ قطعی شرع شریف میں فرض کا حکم رکھتا ہے اور ظنی واجب کا حکم اور دونوں کا ترک عتاب وعقاب کا سبب ہے۔

فائدہ

ولایت کا حاصل نہیں مگر حق سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ کا قرب ونزدیکی۔

اور وہ دو قسم پر ہے: (۱) ولایت عامہ۔ (۲) ولایت خاصہ۔

۱۔ ولایت عامہ عام مؤمنین کے درمیان مشترک ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا۔ (۱)

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔

۲۔ ولایت خاصہ واصلین اور ارباب سلوک کے ساتھ مخصوص ہے ۔ اور وہ بندے کے حق تعالیٰ میں فنا ہونے سے عبارت ہے، اس کے باقی رہنے کے ساتھ۔ اور ولی وہ ہے جو اس میں فنا ہو اور اس کی وجہ سے اس کو بقا ہو۔

اور تو جان لے کہ افضلیت دو قسم پر ہے:

اول: اختصاصی کہ جو حق تعالیٰ کی جانب سے بغیر کسی سابقہ عمل اور بغیر کسی خدمتی تقدم کے فضیلت اور ترجیح حاصل ہوتی ہے اور وہ فضیلت محض شارع کی نص سے ثابت ہو جاتی ہے۔ اختلاف ومنازعت کو اس قسم میں کچھ گنجائش نہیں۔

دوم: جزئی جو کہ عمل کے مقابلہ میں عطا ہوتی ہے اور جس میں ہم بحث کر رہے ہیں، وہ یہی دوسری قسم ہے۔ اور منازعت واختلاف کا زیادہ تر محل یہی ہے۔ اور یہ قسم دو وجہ سے صادق آتی ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ فاضل مفضول سے فضل میں من جمیع الوجوہ راجح ہو، یعنی ہر صفت یا کمال جو تصور کیا جائے اور موازنہ کیا جائے تو ترجیح پائے۔

۲۔ دوم یہ کہ جو اس طرح نہ ہو بلکہ تمام صفات اور فضائل میں من حیث المجموع رجحان رکھتی ہو نہ کہ فُرادیٰ فُرادیٰ (تنہا تنہا)۔

اس معنی کے اعتبار سے مفضول کا دوسرے آحاد (انفرادی وجزوی فضائل) میں فاضل سے راجح ہونا منافی نہیں ہے (یعنی بعض جزوی فضائل میں مفضول فاضل سے راجح ہوسکتا ہے)۔ اور (اس سے) افضل (اسم تفضیل) کے معنی پر نقض بھی وارد نہ ہوگا کیوں کہ افضل کا صیغہ معنی مصدری بالمعنی الاعم میں زیادتی کے لیے وضع کیا گیا ہے،

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۷

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور تفضیل اس معنیٔ مذکور میں ہے جسے فضل کلی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (اور وہ) ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت اور ان کی علامات سے ہے۔ وگرنہ اس پر لفظ اہل سنت و جماعت کا اطلاق نہ کیا جاتا بلکہ اس پر لفظ شیعہ مفضلہ کا اطلاق کیا جاتا۔

اور جو بعض کم عقل افضلیت سے صرف خلافت اور ظاہری بادشاہی اور امارت اور دنیوی انتظامی سلطنت میں سبقت اور اوّلیت مراد لیتے ہیں تو یہ محض بے عقلی ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم دونوں حضرات غزوۂ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن عاص کی اطاعت میں مامور تھے، حالاں کہ حضرات شیخین بالاتفاق حضرت عمرو بن عاص سے افضل تھے۔ تو یہاں سے معلوم ہوا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص پر اطاعت واجب کرنے سے فضل مطاع ہرگز مطیع پر ثابت نہیں ہوتا۔

اور نیز یہیں سے یہ معلوم ہوا کہ افضلیت کی نصوص اور صحابۂ کرام کا ان کو اپنے محاورات میں ذکر کرنا اور ان حضرات کا شیخین کی تفضیل پر اتفاق کرنا خلافت سے قبل واقع ہوا تھا۔ بلکہ حضرت صدیق کی بیعت کی احادیث صریح دلالت کرتی ہیں کہ خلافت افضلیت کی بنا پر وقوع پذیر ہوئی نہ کہ افضلیت خلافت پر مبنی تھی۔

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ افضلیت کی نصوص متعارض ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ تعارض اس وقت ہوتا کہ جب ایک لفظ دو شخصوں کے حق میں وارد ہوتا اور دونوں کی افضلیت پر دلالت کرتا۔ جب کہ غور و تامل کے بعد بات اس طرح نہیں ہے بلکہ لفظ افضل اور خیر جو ہمارے مدعیٰ میں نص ہیں، حضرات شیخین کے حق میں وارد ہوئے۔ اور لفظ سیادت اور احبیت اور اشرف حضرت علی اور فاطمہ اور عائشہ کے حق میں وارد ہوئے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)۔ اور یہ الفاظ فضیلت پر دلالت رکھتے ہیں نہ کہ افضلیت پر۔ پس درحقیقت تعارض نہیں ہے۔ البتہ نصوص حضرت عثمان اور مولیٰ علی کے حق میں متعارض ہیں اور اس جگہ بھی تفضیلِ عثمان جمہور کا مذہب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اورتو جان لے کہ اگر ولایت خاصہ شیخین کریمین کی ذات میں تو مسلم نہیں رکھتا تو اگر چہ ان کی افضلیت کا مسئلہ ضروریات دین اسلام سے علماء نے شمار نہیں کیا کہ جس کا منکر کافر ہو جائے۔ مگر انہوں نے اس کو مذہب اہل سنت کی ضروریات میں جانا ہے، کیوں کہ اس کے منکر اہل سنت و جماعت کے دائرے سے خارج ہیں۔

اور یہ درست بھی نہیں معلوم ہوتا کیوں کہ عند النقل والعقل غیر ولی، ولی سے معنیٔ مذکور کے ساتھ افضل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر ولایتِ ذاتی اور کمالِ نفسانی ان کے حق میں باقی اولیا سے برتر نہ جانے گا تو یہی نقصان باقی رہ جاتا ہے کیوں کہ ادنیٰ اعلیٰ سے افضل (بالمعنی المذکور) نہیں ہوسکتا، تو یقیناً ان (شیخین) کی ولایتِ ذاتی اور کمالِ نفسانی کو تمام اولیائے کرام سے برتر اعتقاد کرنا چاہیے۔ و هٰذا هو عين نتيجة الأفضلية في الحقيقة۔

افضلیت کا سبب قربِ منزلت عند اللہ ہے اور عزت و بزرگی اور مرتبہ کی زیادتی ہے اور اس کا نتیجہ دنیا میں فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اور یہ ملخص (خلاصے کے طور پر) سنیوں کا عقیدہ ذکر کیا گیا ہے اور جس کسی کو تحقیق درکار ہے تو بلطف و خوشی آئے اور فقیر کے رسائل اور اہل سنت و جماعت کے اعاظم محققین کی تحقیقات اور تالیفات کی طرف رجوع فرمائے۔ اسے ان تالیفات و تحقیقات میں وہ کچھ ملے گا کہ جس سے آنکھوں کو چین و قرار مل جائے گا اور سینوں کو انشراح مل جائے گا۔

(دلیل الیقین من کلمات العارفین کی تلخیص مکمل ہوئی۔)

☆☆☆

حضرت نوری میاں کی حیات میں تفضیلیوں نے دو بار اپنا فتنہ اٹھایا، ایک کا ذکر (حضرت نوری میاں کے تعارف کے بعد ''افضلیت کے متعلق عقیدہ'' کی سرخی کے

تحت) گزر چکا۔اور دوسری بار یہ فتنہ بعض اہل بدایوں نے اٹھایا، جن کو خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف سے شرف بیعت وارادت حاصل تھا، ان نام نہاد مریدین نے حد ہی پار کردی اور مشائخ برکاتیہ مارہرہ شریف کو بھی تفضیلی عقائد میں اپنا ہمنوا اور ہم خیال قرار دیا۔(معاذ اللہ) اور عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کی کہ مشائخ مارہرہ حتیٰ کہ حضرت نوری میاں بھی تفضیلِ شیخین کی بجائے تفضیلِ مولیٰ علی کے قائل ہیں اور حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے اپنے رسالوں (رسالہ سوال و جواب، دلیل الیقین اور العسل المصفیٰ وغیرہ) میں تقیۂ تفضیل شیخین کا عقیدہ بیان کیا ہے۔(معاذ اللہ رب العلمین)

اس خطرناک پروپگنڈے کے خلاف حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ نے خود تردیدی تحریر شائع کی اور اپنے عقیدۂ تفضیلِ شیخین کا برملا اظہار کیا اور تقیہ اختیار کرنے کی تہمت کا رد بھی فرمایا، جو ''تنبیہ الاشرار المفترین الاخیار'' کے شروع میں مرقوم ہے۔(جو آگے مذکور ہے) نیز حضرت نوری میاں نے ایک اعلان بھی ''اعلان نوری'' کے نام سے شائع فرمایا تھا، جس کے مندرجات یہ ہیں:

اعلان نوری

الحمد للہ رب العلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و أصحابہ اجمعین۔

اما بعد!

فقیر حقیر ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قادری برکاتی، بخدمت کافۂ انام اہل اسلام وخصوص مریدانِ خاندان ومریدانِ ذاتِ خاص، یہ خطاب کرتا ہے کہ عقیدہ اس فقیر کا اور اسلافِ فقیر کا اور اساتذۂ فقیر کا وہی ہے جس کو فقیر بے سرو پا ''عسل مصفیٰ'' اور ''دلیل الیقین'' میں ظاہر کر چکا۔اب جو صاحب کہ خلاف اس کے ہوں ان سے فقیر بری ہے۔ و ما علینا إلا البلاغ

نیز آپ کے خلیفہ حضرت قاضی شبر قادری صاحب نے ایک سوال نامہ بھی مرتب کیا:

حضرت نوری میاں صاحب نے اپنے متعدد رسالوں میں جو تفضیل شیخین کا عقیدہ لکھا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟

رسالوں میں مذکور عقائد ائمۂ مذہب کی تصریحات اور مشائخ مارہرہ شریف کے عقیدہ وموقف کے موافق ومطابق ہیں یا نہیں؟

چنانچہ خاندانِ برکات کے اس وقت موجود تمام افراد نے اور خانقاہ برکاتیہ سے وابستہ علمائے کرام نے بھی حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کے بیان کردہ عقیدہ شیخین کی تصدیق وتائید فرمائی۔

ان تمام تصدیقات وتائیدات کو دو رسالوں میں جمع کیا گیا ہے، پہلا رسالہ ''تنبیہ الاشرار المفترین علی الاخیار'' ہے، جس میں خانوادۂ برکاتیہ کے چار افراد امجاد کے تصدیقاتی جوابات ہیں اور ان کے علاوہ علمائے بدایوں شریف کی تصدیقات ہیں۔ جو تمام حضرت خاتم الاکابر حضرت آل رسول احمدی کے خلیفہ ومرید ہیں یا پھر حضرت سرکار نور کے خلیفہ ہیں۔ اور دوسرے رسالے میں صرف خاندانِ برکات کے صاحبزاگان عالی جاہ کی تصدیقات ہیں، اس رسالہ کا دو تاریخی نام ہے: ۱۔ ''خزائن برکاتیہ'' جس سے قمری سنِ تالیف ۱۳۰۶ھ/ماخوذ ہے اور دوسرا نام ''سیفی علویاں بر مذاق بہتانیاں'' ہے جس سے عیسوی سن تالیف ۱۸۸۹ء/نکلتا ہے۔

☆☆☆

تنبیہ الأشرار المفترین علی الأخیار

اس رسالے میں ۴۴/علمائے بدایوں کے جوابات وتصدیقات ہیں مگر ہم یہاں پر اس رسالے سے صرف ان تحریرات کو نقل کریں گے جو افرادِ خاندانِ برکات کی ہیں۔ مکمل رسالہ ''تذکرۂ نوری'' میں صفحہ نمبر ۳۰۲/سے ۳۴۱/تک ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

رسالے کا آغاز حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کی نوری تحریر سے ہوتا ہے، جو درج ذیل ہے۔

الحمد لله رب العٰلمين و العاقبة للمتقين و الصلوٰة و السلام علىٰ سيد المرسلين سيدنا و مولانا محمد و آله و أصحابه أجمعين۔ أما بعد!

متوسلان خاندان برکاتی مارہروی دامت برکاتہم کو واضح ہو، فقیر نے رسالہ العسل المصفیٰ، عقائد حقہ اہل سنت میں عموماً اور رسالہ دلیل الیقین اور رسالہ سوال و جواب، عقیدۂ تفضیلِ حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما میں خصوصاً مطابق اس ارشاد کے جو اپنے مرشدِ برحق سے خود عقیدہ حضور کا اور حضور کے مرشد برحق حضرت اچھے میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور جملہ اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم کا سنا اور تعلیم پایا تھا اور کتب اسلافِ کرام خصوصاً صوفیائے عظام میں عقیدہ جمہور کا دیکھا تھا تالیف کر کے اکثر مریدین خاندان کو تقسیم کیے۔

چوں کہ بعض نا واقف اہلِ بدایوں میں سے میرے عقائد کو مخالف میرے اسلاف کرام اور دیگر ائمہ تصوف وکلام کے بتلاتے ہیں، بلکہ بعض دشمن میرے، تہمت تقیہ و نفاق کی مجھ پر لگاتے ہیں کہ میں کسی سے کچھ اور کسی کے سامنے کچھ کہتا اور تصانیف میں کچھ لکھتا ہوں۔ لہٰذا بہ مصلحتِ دینی مناسب معلوم ہوا کہ جولوگ اہل علم و تقوی، میرے خاندان کے واسطے دار یا میرے خاص مریدین اُن سے حال مطابقت اپنے عقیدے کا، ساتھ عقائدا کابر خاندان برکاتیہ اور جمہور اہل سنت کے ظاہر کر دوں۔

پس جو صاحبِ انصاف بوجہِ من الوجوہ انتساب خاندان عالیشان برکاتیہ سے رکھتے ہیں اور عقائد ضروریہ سے واقف ہیں اُن سے امید ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ صاف تحریر کر دیں کہ رسالہ العسل المصفی اور رسالۂ سوال و جواب کے مسائل مندرجہ عموماً اور مسئلۂ تفضیل خصوصاً، موافق تحقیقِ محققینِ اہل سنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ اور مطابق طریقۂ اکابرِ خاندانِ برکاتیہ کے ہیں یا نہیں۔

جن صاحبوں نے رسائلِ مسطورہ کا معائنہ نہ کیا ہو پرچۂ ہٰذا کے ساتھ معائنہ کر لیں اور سبع سنابل شریف، مؤلفہ حضور اقدس جدی ومرشدی سید عبدالواحد صاحب قدس سرہ جس کی مقبولیت در بارِ رسالت علیہ الصلوۃ والتحیہ میں ہے، مآثر الکرام مصنفہ میر غلام علی آزاد بلگرامی اور کاشف الاستار شریف، بیاض مرتبہ حضور پرنور جدی سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ الشریف سے آشکار ہے۔ دیکھیں اور اس پر کاربند ہوں۔

فقیر سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب قادری برکاتی مارہروی بخطہ۔

حضرت سید امیر حیدر قادری برکاتی قدس سرہ

تعارف:

آپ حضرت سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ ہیں اور حضرت خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اور ہمشیرہ زادہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں: عقائد میاں صاحب (حضرت نوری میاں) کے، سب مطابق عقائد حضور پرنور جدی ومولائی پیرومرشد برحق سید شاہ آل برکات عرف ستھرے میاں قدس سرہ الشریف اور موافق عقائد حضور ماموں صاحب قبلہ وکعبہ سید شاہ آل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

جو شخص میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے عقائد کو مخالف ہم لوگوں کے یا ان کے اسلاف کرام کے جانتا یا کہتا ہے مفتری ہے۔

العبد الفقیر سید امیر حیدر عرف گورے میاں خادم برکاتی

حضرت سید ابن حسن قادری برکاتی قدس سرہ

تعارف:

آپ حضرت سید امیر حیدر عرف گورے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے

ہیں، خاتم الاکابر کے مرید اور حضرت سرکار نوری میاں رضی اللہ عنہما کے خلیفہ ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں: رسائل حضور جناب میاں صاحب قبلہ وکعبہ مدظلہم العالی کے میں نے دیکھے، جو عقائد ان میں درج ہیں یہی میرے بزرگان خاندان کے ہیں۔ خصوصاً حضور پرنور قبلتی و کعبتی حضور سیدنا ومولانا ومرشدنا سید شاہ آل رسول صاحب احمدی قدس سرہ الشریف کے یہی عقیدے تھے۔

جوکوئی حضور میاں صاحب قبلہ وکعبہ پر تہمت تقیہ ونفاق کی لگاتا ہے وہ بدمذہب و کاذب ومفتری ہے۔

حررہ: فقیر سید ابن حسن قادری برکاتی آل رسولی ابن سید شاہ امیر حیدر عرف گورے میاں صاحب قبلہ دام ظلہم العالی۔

حضرت سید ابن حسین قادری برکات مارہروی قدس سرہ

تعارف:

آپ بھی حضرت سید امیر حیدر عرف گورے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں، اور خاتم الاکابر کے مرید ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں: جناب بھائی صاحب قبلہ وکعبہ سید شاہ ابوالحسین صاحب کے عقائد سب مطابق عقائد مرشد برحق حضور پرنور سیدی ومولائی حضرت سید شاہ آل رسول صاحب احمدی قدس اللہ سرہ الشریف کے ہیں۔

جوکوئی جناب میاں صاحب قبلہ وکعبہ کی نسبت تہمت تقیہ ونفاق کی لگاتا ہے وہ شخص بدمذہب ومفتری ہے اور حضور میاں صاحب قبلہ کا عقیدہ موافق ان کے اسلاف کرام کے ہے۔

الراقم فقیر سید ابن حسین معروف بہ سید فضل حسین قادری برکاتی آل رسولی مارہروی۔

حضرت سید شاہ ظہور حیدر قادری برکاتی قدس سرہ

تعارف:

آپ حضور خاتم الاکابر حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے نواسہ و مرید ہیں اور حضرت سرکار نوری میاں علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت حاصل ہے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں: جو عقیدہ کہ جناب برادر صاحب قبلہ سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری عرف میاں صاحب سجادہ نشین و متولی کا ہے، یہی عقیدہ میرے بزرگان خاندان اور نیز حضرت نانا صاحب قبلہ سید شاہ آل رسول صاحب پیر و مرشد برحق قدس سرہ کا تھا، وہی عقیدہ فقیر کا مسئلۂ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما میں اور دیگر عقائد میں ہے۔

راقم: فقیر ظہور حیدر۔ مرید و نواسہ حضور پرنور سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ۔

تذکرۂ نوری کے مصنف قاضی غلام شبر حنفی قادری کے مطابق یہ رسالہ (تنبیہ الاشرار) سوم ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ/(۱۸۸۹ء) بڑودہ سے شائع کیا گیا، جس میں سرکار نور رضی اللہ عنہ کے یہ تاریخی جملے بھی تھے:

فقیر حقیر سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قادری برکاتی بخدمتِ کافۂ انام اہل اسلام، خصوص مریدان خاندان و مریدان خاص، یہ خطاب کرتا ہے کہ عقیدہ اس فقیر کا اور اسلاف کا اور اساتذۂ فقیر کا وہی ہے کہ جس کو فقیر بے سرو پا ''العسل المصفیٰ'' اور ''دلیل الیقین'' میں ظاہر کر چکا۔ (تذکرۂ نوری، ص:۳۴۱)

اب جو صاحب کہ خلاف اس (عقیدہ) کے ہوں، ان سے فقیر بری ہے اور وہ فقیر سے بری ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

خزائن برکاتیہ

(۱۳۰۶ھ)

سیفی علویاں

بر

مذاق بُھتانیاں

(۱۸۸۹ء)

(اضافہ: تعارفِ مشائخ برکاتیہ)

اس رسالہ میں صرف خاندان برکات کے صاحبزادگان عالی شان کی تصدیقات ہیں، اس رسالہ کا دو تاریخی نام ہے، ایک نام ''خزائن برکاتیہ'' ہے جس سے قمری سن تالیف ۱۳۰۶ ماخوذ ہے اور دوسرا نام ''سیفی علویاں بر مذاق بہتانیاں'' ہے جس سے عیسوی سن ۱۸۸۹ء نکلتا ہے۔

حضرت سید شاہ محمد صادق قادری مارھروی و برادران گرامی رحمۃ اللہ علیہم

تعارف سید شاہ صادق:

خاتم الاسلاف، افتخار الاخلاف، حضرت سید شاہ محمد صادق قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت: ۷/رمضان المبارک ۱۲۴۸ھ کو ہوئی۔ آپ حضرت سید شاہ اولاد رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے فرزند اکبر، مرید وخلیفۂ حضرت شاہ امیر عالم۔ صورت و سیرت میں اپنے اجداد کرام کے مظہر، بہت سادہ، نرم مزاج، اور نہایت سخی تھے۔ تقریباً ۴۵/برس تک سیتاپور میں قیام فرمایا اور متعدد دینی و دنیوی کار نامے انجام دیے۔ خصوصاً دینی کتب کی اشاعت کے لیے ''مطبع صبح صادق'' قائم کیا جس نے مذہبی اور مسلکی کتب کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ ۲۴/شوال المکرم ۱۳۲۶ھ جمعرات کی شب وصال فرمایا۔ مزار مبارک سیتاپور، یوپی میں مرکز انوار وتجلیات ہے۔(۱)

آپ حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ آپ کو عمین مکرمین حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم اور حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی اور حضرت والد ماجد سے شرف اجازت وخلافت حاصل ہے۔ آپ صاحب عرس قاسمی حضرت سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں کے والد گرامی ہیں۔

---

(۱) تذکرہ مشائخ مارہرہ

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ فرماتے ہیں : رسائل العسل المصفی ، دلیل الیقین وسوال و جواب میں بحسب تحقیق حضرات جمہور اہل سنت و الجماعت رحمہم اللہ تعالیٰ جو مسئلۂ افضلیت حضرت افضل الاولیاء، اکرم الاصحاب، خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ومولانا امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مندرج ہے مطابق ہے ارشادات عالیہ حضرات امام الصوفیۃ الکرام سید الاولیاء العظام حضرت سیدنا ومولانا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی ودیگر ائمۂ شریعت و مالکانِ ازمۂ طریقت کے اور یہی عقیدہ فقیر اور تمامی اکابر اسلاف کرامِ فقیر کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

پس جو شخص کہ ہمارے اسلاف کے عقائد کو مخالف عقائد مندرجہ کتب مذکورہ بتاتا ہے بلاشبہ وہ مفتری ہے اور مخالف جماہیر ائمہ ظاہر و باطن ہے۔

ا۔ سید محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سجادہ نشین درگاہ عالم پناہ، برادر زادۂ حقیقی حضور پرنور سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ۔

۲۔ العبد سید محمد جعفر حسین چشتی قادری برکاتی ، خلیفہ و برادر زادہ حضور پرنور ممدوح (سیدنا آل رسول احمدی) روح اللہ روحہ۔

۳۔ العبد فقیر محمد عسکری، خادم درگاہ معلیٰ، برادر زادۂ حقیقی حضور پرنور موصوف نور اللہ مرقدہ۔ بقلم خود

حضرت سید شاہ ظہور حسین قادری مارہروی قدس سرہ

تعارف:

آپ حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ گرامی وقار اور آپ کے جانشین ہیں۔ حضرت سرکار نور کے عم مکرم اور خسر محترم بھی ہیں اور سید شاہ مہدی میاں علیہ الرحمہ کے والد بزرگوار ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ فرماتے ہیں: بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اعتقاد مناقب کاملہ اور فضائل خاصہ جناب خاتم الخلفاء، امام الاولیاء حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عین ایمان ہے۔ اور عقیدۂ افضلیتِ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی اتباع جناب امیر علیہ السلام اور اجماع جمہور صحابہ کرام کے واجب الایقان ہے۔ ائمہ شریعت و اکابر طریقت نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ چنانچہ سبع سنابل وتحفۂ اثناعشریہ وغیرہ سے بخوبی ثابت ہے۔

میرا اور میرے اسلاف کا یہی عقیدہ ہے، جو کوئی میری طرف نسبت مخالفت جمہور اہل سنت کی کرے وہ کاذب ہے۔ فقط

فقیر ظہور حسین قادری عرف چھٹو میاں۔ بقلم خود

زیب سجادہ معلائے برکاتی احمدی، صاحبزادۂ حضور پرنور ممدوح رضی اللہ عنہ۔

حضرت سید شاہ ابوالحسن علی خرقانی عرف میر صاحب قدس سرہ

تعارف:

آپ حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ اولاد رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے نواسہ ہیں۔ اور خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آل رسول احمدی کے پوتے ہیں، اور حضرت سید شاہ ظہور حسین کے بیٹے اور حضرت سرکار نور کے چچازاد بھائی ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ کا تصدیق نامہ فارسی زبان میں ہے، جس کا ترجمہ پیش ہے:

کوئی ولی کسی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا، کیوں کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حدیث شریف کے مطابق بعدِ انبیا علیہم السلام تمام اولیا سے برتر و افضل ہیں اور آپ کسی نبی کے مرتبے تک نہ پہنچے اور آپ کے بعد امیر المؤمنین حضرت عمر

بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں، اور ان کے بعد امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں، اور ان کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں،

جو شخص امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہیں مانتا وہ خوارج سے ہے۔ اور جو شخص ان (حضرت علی) کو امیر المؤمنین ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پر افضل قرار دیتا ہے وہ روافض سے ہے۔

اسی مقام پر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ دنیا میں نہ ہی مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی پیر ہوسکتا ہے اور نہ ہی ابوبکر جیسا مرید۔

شیعہ کا دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہے، جو جناب مرتضیٰ کو تمام صحابہ پر فضیلت دیتا ہے، یہ فرقہ بھی اس لعین (عبداللہ بن سبا یہودی) کے ادنیٰ شاگردوں میں سے ہے۔ انہوں نے اسی کے وسوسے کا اثر قبول کرلیا ہے۔ اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے حق میں یہ وارننگ دی تھی کہ اگر کسی کو بھی میں نے سنا کہ مجھے شیخین پر افضل قرار دیتا ہے تو اس کو حد مفتری (اسی کوڑے) ماروں گا۔ (تحفۂ اثنا عشریہ، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی)

عقیدۂ عاجز حسب اعتقاد جمہور اہل سنت اور موافق اپنے اجداد و جناب والد ماجد صاحب مدظلہ العالی کے ہے، جس کی عبارت بالاتحریر ہے۔

سید ابوالحسن علی عرف میر صاحب۔ بقلم خود

نبیرہ و خلیفہ حضور پرنور ممدوح اطاب اللہ ثراہ۔

صاحبِ عرس قاسمی حضرت سید شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی قدس سرہ

تعارف:

زبدۃ الکاملین، عمدۃ العارفین، مجدد برکاتیت، حضرت سید شاہ ابو القاسم محمد

اسماعیل حسن مارہروی رضی اللہ عنہ کی ولادت: ۳؍محرم الحرام ۱۲۷۲ھ کو مارہرہ مطہرہ میں ہوئی۔ آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام محی الدین امیر عالم، شہزادہ و خلیفہ شاہ محمد صادق مارہروی، تلمیذ خاتم الاکابر و سراج السالکین و تاج الفحول، حافظ قرآن، عالم باعمل، صوفی باصفا، عارف باللہ اور فنافی الرسول ﷺ تھے۔ تصلب فی الدین میں بزرگانِ مارہرہ کے قدم بہ قدم تھے اور یہی آپ کا سب سے نمایاں وصف رہا۔ یکم صفر ۱۳۴۷ھ کو وصال فرمایا۔ مرقد انور مارہرہ مطہرہ میں ہے۔ (خاندان برکات، تذکرہ علمائے اہلسنت)

آپ حضور احسن العلماء و سید العلماء رحمۃ اللہ علیہما کے نانا جان ہیں۔ مارہرہ شریف میں منعقد ہونے والا سالانہ عظیم الشان عرس آپ ہی کی طرف منسوب ہو کر عرس قاسمی کہلاتا ہے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں: حضرت امام المشائخ والاولیاء، سید العارفین الاصفیاء مولانا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ پر تفضیل جناب افضل الاصحاب، امام المشاہدین صدیق اکبر و جناب ناطق بالصواب، امام المجاہدین فاروق اعظم رضی اللہ عنہما میں میرا اور میرے سب اسلاف کرام کا عقیدہ موافق تشریح و تصریح حضرات مشائخ عظام و علمائے اعلام جمہور اہل سنت و جماعت کے وہی ہے جو مطابق عقائد خاندان ہدایت نشان برکاتیہ کے جناب برادر صاحب میاں صاحب قبلہ نے دلیل الیقین، و رسالہ العسل المصفی وغیرہ میں تحقیق فرمایا ہے۔ جو کوئی شخص ہم کو عقائد حقہ جمہور اہل سنت میں خصوصاً عقیدۂ افضلیت جناب خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق میں مخالف جمہور اہل سنت بتاتا ہے، وہ مخالف جمہور ہے اور مفتری ہے۔ جیسا کہ سبع سنابل اور شرح نزہۃ الارواح وغیرہ سے ظاہر ہے۔

حضور پرنور سیدنا و مولانا شمس الملۃ و الدین ابو الفضل آل احمد اچھے میاں

صاحب مارہروی قدس سرہ الشریف کی ملاحظہ و اصلاح فرمودہ جلد عقائد ''آئین احمدی'' جو ہمارے پاس موجود ہے، اور جا بجا اس پر حضور اقدس نے اپنے قلم مبارک سے بطور تحشیہ واصلاح رقم فرمایا ہے۔

اِس مقام پر اُس کی عبارت واسطے تنبیہ و دفع اوہام مخالفین مفترین کے نقل کی جاتی ہے۔

(فارسی عبارت کا ترجمہ پیش قارئین ہے)

عقائد کی معتبر کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مساوی درجہ میں ہونے کا قائل ہو اور خلافت میں ان کی ترتیب کی طرح ان کی تفضیل کا قائل نہیں ہے۔ (یعنی کسی کو کسی سے افضل قرار نہیں دیتا)۔ تو وہ مبتدع (بدعتی) ہے۔

(اس کی بدعت) تفضیلی کی بدعت سے ہلکی اور اخف ہے۔ اور ان مبتدعین کا حکم اگرچہ کافر کے حکم سے ہلکا ہے لیکن ان کے (تفضیل کے) انکار کا حکم دنیا میں کافر کے انکار سے سخت تر ہے، کیوں کہ کافر کا شر دوسروں کی طرف متعدی نہیں ہے، اس لیے کہ جب مسلمان اس (کافر) کے کفر پر اعتقاد نہیں رکھتا تو اس (کافر) کے قول کی طرف بھی توجہ نہیں دے گا، برخلاف بدعتی کے کہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کا اعتقاد حق و درست ہے اور یہی مخلوق کی گمراہیت کا سبب ہے اور (اسی وجہ سے) اس کا شر مسلمانوں کی طرف متعدی ہے۔

خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ بزرگان اولیا نے فرمایا ہے کہ خلت (خلیل ہونا) نام ہے دو مقامات کا۔ ایک مرتبۂ محبی کی انتہا ہے اور دوسرا محبوبی کے درجات و مراتب کی انتہا ہے۔ اور کسی کو بھی اس مرتبہ میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت نہیں ہے۔ اور مقام محمود بتاتا ہے کہ یہی انتہا ہے اور یہی درجہ کمال ہے۔

اور وہ جو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی اس مقام خاص میں میرے ساتھ شریک ہوتا تو وہ ابوبکر ہوتے۔ یہ (فرمان) دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسب ولایت اور علم باطن یعنی علم باللہ میں اکمل و اعظم و افضل اور اعلم اولیائے امت ہیں بلکہ انبیا کے بعد تمام صدیقوں میں اکمل اور صدیق اکبر ہیں اور اکابر اہل بصیرت قدس اللہ ارواحہم کا اس معنی پر اجماع ہے اور یہ معنی کلی طور پر اس شخص کے خیال کو دفع کرتا ہے جو اس اعتقاد کے برخلاف اعتقاد رکھتا ہے اور افضلیت کو دوسرے معنی و وجہ پر محمول کرنے کی تاویل کرتا ہے۔

السید محمد اسماعیل حسن ابو القاسم ملقب بہ شاہ جی میاں۔ خلیفہ و نبیرہ حضور پر نور ممدوح اعلی اللہ ذکرہ۔

حضرت سید حسین حیدر برکاتی مارہروی قدس سرہ

تعارف:

آپ حضرت خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ کے نواسہ ہیں۔ اور حضور والا ہی سے آپ کو اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہے۔ اور حضور سید العلماء و احسن العلماء علیہما الرحمۃ کے دادا جان ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ لکھتے ہیں:

لهم العبد أن يزرع في مزرع الخلد حبة الحمد ،واصبها بوابل، فنبتت: سبع سنابل، فى كل سنبلة مائة حبة ،و صل وسلم على حبيبك المصطفى، و آله الشرفاء وصحبه اللطفاء سادات العرفاء وسائر الأحبة .آمين

سبع سنابل مزرع شریعت اعنی نصوص صریحۂ قرآن و حدیث و دلائل مستنبطۂ قدیم

وحدیث واجماع صحابہ وتابعین واقوال ائمہ مجتہدین واولیائے کاملین وعلمائے دین رضی اللہ عنہم اجمعین کا دانہ دانہ سچی شہادت کے روشن موتیوں سے چمک رہا ہے کہ حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بعد الانبیاء والمرسلین افضل البشر و سردار وسرور جملہ محبوبان حضرت جلیل اکبر ہیں۔ جل وعلا وسبحانہ وتعالیٰ، اور ان میں اجل وافضل، اکرم واکمل حضرات شیخین وزیرین رضی اللہ عنہما رب المشرقین۔

حضرات عالیہ مشائخ کرام خاندان برکاتیہ قدست اسرارہم وتمام اسلاف فقیر اس عقیدے اور جمیع عقائد میں موافق اہل سنت وجماعت ہیں اور خود کیوں کر ممکن کہ معاذ اللہ اولیائے امت وصلحائے ملت پر مخالفت عقیدۂ رشیدہ کی تہمت رکھیں۔

وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ (۱)

سبع سنابل حضرت جدنا ومرشدنا سیدنا وسندنا حضرت میر عبدالواحد بلگرامی عطر اللہ ذکرہ السامی سے ”فص الکلمات“ (از) حضرت اسد الواصلین، سید الکاملین، محبوب العاشقین سیدنا شاہ حمزہ عینی صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ القوی تک اس معنی کی وہ قاہر تصریحیں، باہر تشریحیں ملیں گی جس کے بعد حق کو نہیں مگر وثوق، اور باطل کے لیے نہیں مگر زہوق۔ والحمد رب العالمین

فقیر نے حضور پرنور آقائے نعمت، دریائے رحمت حضرت جدی ومرشدی حضرت سید شاہ آل رسول احمدی علیہ الرضوان السرمدی سے یہ مسئلہ پوچھا، ارشاد فرمایا: تفضیل شیخین قطعی ہے۔

اور حضور کو بارہا فرماتے سنا کہ ”ہمارے مشائخ عظام واساتذہ کرام کا مسلک یہی ہے۔“

اسی طرح حضرت اخی المعظم، عالم سلالۃ الواصلین الکرام، نقاوۃ الکاملین العظام حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ دام ظلہم نے حضور پرنور سے

(۱) سورۃ النور: ۴۰

تحقیق کیا اور اپنی تصانیف جلیلہ دلیل الیقین من کلمات العارفین و العسل المصفیٰ و سوال وجواب میں اسے بروجہ اتم رنگ تفصیل دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر جزاء

ہمارے اکابر کے کلمات علیا، نہ صرف اجمالاً تفضیل شیخین ظاہر فرماتے ہیں، بلکہ بکمال تفصیل مناط تفضیل، قرب بارگاہ و اکرمیت عند اللہ و مدارج کرامت و معارج ولایت بتاتے ہیں۔ ان غلامان حضرت ساقی کوثر کی انجمن ہدایت میں معاذ اللہ مذاق چشانِ صہبائے عیاری کی بزم طراری نہیں، جس میں بادۂ گل رنگ عیارانِ شوخ وشنگ کی ہوش رباترنگ، اپنی امنگ میں دلیلِ یقین وکلماتِ عارفین سے برسرِ جنگ ہو یا تلخ مذاقیِ ساغرِ ساقی، جدال وناچاقیِ عسل مصفائے آیاتِ باصفاواحادیث مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل الثناء وارشادات عالیۂ حضرت امام الاولیاء سید العرفاء علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی سے شکستہ رنگ اگر خدارا انصاف دے، قرآن وحدیث میں اکرم عند اللہ وخیر الاولین والآخرین وخیر اہل السمٰوات والارضین وغیرہا کلمات جلیلہ کا مبنیٰ صرف ظاہری خلافت و ملک گیری و سیاست کوٹھہرانا حقیقتاً منصب رفیع وعظیم وجلیل وکریم ولایت ومعرفت حضور شاہِ ولایت کرم اللہ وجہہ کو گھٹانا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے دوسری ایسی ظاہری باتوں پر یوں اکرم وافضل اور بہتر واجل قرار پاتے ہیں۔

حق تعالیٰ ہدایت بخشے اور حضرت اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غضب و عتاب ودرۂ عقاب سے دنیاوآخرت میں محفوظ رکھے آمین۔

فقیر سید حسین حیدر برکاتی

خلیفہ ونبیسہ حضور پرنور ممدوح برد اللہ مضجعہ

حضرت سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم قدس سرہ

تعارف:

آپ صاحب عرس قاسمی حضرت سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادہ گرامی ہیں اور حضور تاج العلماء علامہ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں

مارہروی۔

یہ الرحمہ کے بڑے بھائی ہیں، حافظ قرآن اور عالم دین تھے، قصیدہ بردہ شریف کے بھی حافظ تھے، والد گرامی اور والدہ کے حقیقی ماموں حضرت سرکار نور سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ اپنے رسالہ مبارکہ ''رسالہ مباحث امامت'' میں امامت کے مسائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مفضلہ جو مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل جانتے ہیں، ان کے پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ یوں ہی مفسقہ جو امیر معاویہ یا عمرو بن عاص، ابو سفیان یا ہندہ یا مغیرہ بن شعبہ، یا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم یا ان کے مانند کسی صحابی کی تفسیق کرتے ہیں تو وہ بھی مبتدع ہیں اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

آپ نے اہل سنت وجماعت کے عقائد حقہ پر مشتمل ایک منظوم کتاب تصنیف فرمائی جو ''عقائد نامہ منظومہ'' کے نام سے موسوم ہے۔

جس میں آپ لکھتے ہیں:(۲)

صحابہ میں تفضیل بھی یاد رکھ ۔۔۔ مفصل بتاتا ہوں دل شاد رکھ
نہ نور بشر میں پس از انبیا ۔۔۔ ابو بکر کا مرتبہ ہے بڑا
ہیں رتبے میں بعد ان کے حضرت عمر ۔۔۔ ہمیشہ تو رکھ اس کو پیش نظر
ہے بعد ان کے عثمان کا مرتبہ ۔۔۔ جنھوں نے یہ قرآں مرتب کیا
ہیں رتبے میں بعد ان کے مولا علی ۔۔۔ ولایت کی ہے راہ جن سے چلی

---

(۱) اہل سنت کی اواز، اکتوبر ۱۹۹۷ء/ ج:۴، ص:۱۸۴

(۲) عقائد نامہ منظومہ، ص:۱۳، اشعار:۱۹۴ تا ۲۰۱

مبشر بہ جنت ہیں یہ چار یار نبی پر ہیں یہ جان و دل سے نثار
ہیں تفضیل کے معنی کثرت ثواب اسی معنی سے کر لے دل میں حساب
یہاں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی بس فضیلت کی ترتیب ہے

حضرت سید ابن حسن قادری قدس سرہ

تعارف:

آپ حضرت سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ سید امیر حیدر صاحب کے بیٹے ہیں، آپ اپنے خاندان اور اہل وعیال کے ساتھ (موضع) باڑی میں رہتے تھے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

صاحب تذکرۂ نوری قاضی غلام شبر صاحب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں:

باڑی میں (حضرت ستھرے میاں کی) جن صاحبزادیوں کی شادی ہوئی وہ آتی جاتی رہتی تھیں، اس وقت میں حضرات باڑی غالباً تفضیلی ہوں گے۔

اس عاجز کا دیکھا ہوا واقعہ ہے کہ سنہ ... (کتاب میں بھی تاریخ وسن مذکور نہیں ہے۔) میں صاحبزادہ مخدومی سید ابن حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے یہ خادم باڑی پہنچا، وقت حاضرِی عاجز، زنانہ محفل، مرثیہ خوانی کی ہو رہی تھی، ختم محفل پر جب تبرک تقسیم ہوا صاحبزادہ صاحب مرحوم نے اپنا حصہ لے کر اس خادم کا حصہ طلب فرمایا، حضرات باڑی نے یہ کہہ کر کہ آپ کا مہمان (اہل) سنت و جماعت (سے) ہے وہ تبرک میں سے حصہ نہیں پا سکتا، حصہ دینے سے انکار فرمایا۔ ہمارے صاحبزادے صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اپنے حصے واپس کر دیے کہ اگر بوجہ سنیت حصہ نہیں مل سکتا تو ہم دونوں بھی سنی ہیں۔ (متلتقطاً از تذکرۂ نوری، ص: ۱۰۴)

حضرت شاہ جی میاں اور تاج العلماء کا نظریہ

تعارف تاج العلماء:

تاج العلماء، سراج العرفاء، حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت: ۲۳؍رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ کو محلہ تامسن گنج ضلع سیتاپور میں ہوئی۔ آپ حافظ قرآن، عالم باعمل، مؤرخِ خاندان برکاتیہ، شیخ طریقت اور صاحبِ تصنیف تھے۔ ۳۳؍کتب و رسائل میں ''تاریخ خاندان برکات'' زیادہ مشہور ہے۔ ۲۴؍جمادی الآخرۃ ۱۳۷۵ھ مطابق ۷؍فروری ۱۹۵۶ء بعد نماز عشاء ۸؍بجکر ۴۸؍منٹ پر وصال فرمایا۔ مرقد مبارک خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف میں ہے۔(۱)

آپ حضور سید العلماء و حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ علیہما کے ماموں جان ہیں، آپ ہی کی گدی کے سجادہ نشین حضور احسن العلماء اور ان کے بعد حضور امین ملت ہیں۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ نے اپنے والد ماجد صاحب عرس قاسمی، مجدد برکاتیت حضرت علامہ مفتی اسماعیل حسن عرف شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کو جمع فرمایا اور مفید حواشی کا اضافہ کر کے ''مفاوضات طیبہ'' کے نام سے شائع کیا، اس میں حضرت شاہ جی میاں نے ایک خط میں لکھا:

محمد میاں نے شجرہ اور خلافت نامہ میری طرف سے لکھ کر اور میرے دست خط کرا کر اور مجھے سنا کر، میری اجازت سے سید نصیر الدین صاحب کو علی پور ضلع سورت (گجرات) بھیجا۔ اور خط میں لکھا کہ مذہب مہذب اہل سنت و جماعت پر مضبوطی

(۱) تاریخ خاندان برکات

سے قائم رہ کر اور بدمذہبوں سے قطعاً دوری ونفرت اور بقدر علم بوقت ضرورت ان کے رد وطرد کو فرض واہم خدمت دین جان کر اجرائے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کیجیے۔ ان شروط ضروریہ ودیگر شروط معلومہ عند اہل ہٰذہ الطریقہ کے ساتھ آپ کو اجازت ہے۔

حضرت تاج العلماء نے بدمذہبوں کی وضاحت وتشریح کرتے ہوئے بریکٹ میں لکھا کہ: تفضیلیہ وندویہ ووہابیہ ومتصوفہ ملاحدہ وغیرہ۔(۱)

حضور سید العلماء سید آل مصطفیٰ سید میاں مارہروی قدس سرہٗ

تعارف:

حضور سید العلماء حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ اولادِ حیدر مارہروی عرف سید میاں رضی اللہ عنہ کی ولادت: ۲۵ ؍رجب المرجب ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ ؍جون ۱۹۱۵ء بروز بدھ، مارہرہ مطہرہ میں ہوئی۔ آپ کے نانا جان حضور سید شاہ ابو القاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں قدس سرہ نے آپ کو اپنی بیعت کے ساتھ ساتھ خلافت واجازت سے بھی نوازا۔ ان کے علاوہ آپ کے ماموں جان حضور تاج العلماء نے بھی خلافت عطا فرمائی۔ آپ شاگرد صدر الشریعہ، حاذق طبیب، مفتی اسلام، صاحب طرز خطیب، نعت گو شاعر، قومی وملی رہنما، بانی سنی جمعیۃ العلماء اور سلسلۂ قادریہ برکاتیہ کے چشم و چراغ تھے۔ ۱۱ ؍جمادی الآخرۃ ۱۳۹۴ھ مطابق یکم ؍جولائی ۱۹۷۴ء کو شب دوشنبہ ۱۱ ؍بجکر ۴۰ ؍منٹ پر بمبئی میں وصال فرمایا۔ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف میں پیرومرشد کے پہلو میں آپ کی آخری آرام گاہ زیارت گاہِ خلائق ہے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ کے خطبات کا مجموعہ بنام خطبات سید العلماء میں متعدد مقامات پر آپ نے افضلیت بمطابق ترتیب اہل سنت پر ہی چاروں خلفا کا ذکر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔(۲)

---

(۱) مفاوضات طیبہ، ص: ۹۷/ ۹۸

(۲) خطبات سید العلماء ص: ۶۴/ ۷۱/ ۸۱/ ۲۳۷

اس کے علاوہ سیدین نمبر میں آپ کا یہ شعر بھی مرقوم ہے ۔

ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر

ہم ان کی ثنا کے نہ کیوں گیت گائیں (۱)

حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قدس سرہٗ

تعارف:

حضور احسن العلماء، سراج الاصفیاء، حضرت علامہ سید شاہ مصطفی حیدر حسن قادری برکاتی رضی اللہ عنہ کی ولادت: ۱۰؍شعبان ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۳؍فروری ۱۹۲۷ء کو ہوئی۔ آپ حافظ و قاری قرآن، عالم باعمل، صوفی باصفا، عابد و زاہد، مبلغ اسلام، مصنف، شاعر، سخی، فیاض، مہمان نواز، خاندن برکات کی برکتوں کے امین کامل اور جامع صفات شخصیت کے مالک اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ساری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ میں کوشاں رہے۔ ۱۵؍ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۱؍ستمبر ۱۹۹۵ء منگل کی شب ۸؍بجکر ۵۰؍منٹ پر دہلی میں یا اللہ یا رحمن یا رحیم کہتے ہوئے وصال فرمایا۔ مرقد انور درگاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ میں اپنے نانا، ماموں، اور بھائی کے قرب میں ہے۔(۲)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ کی ایک تقریر اہل سنت کی آواز، اکتوبر ۲۰۱۰ء میں ''حقیقی کامیابی کا راز'' کے عنوان سے شائع ہوئی ہے، جس میں آپ نے صحابہ کرام کے کارنامے اوران کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بہت ہی معلومات افزا باتیں ارشاد فرمائی ہیں، اور یہ ثابت کیا ہے کہ صحابہ کیسے بلا چوں و چرا اللہ و رسول ﷺ وعزوجل کی اطاعت

(۱) سیدین نمبر

(۲) اہلسنت کی آواز

کرتے تھے۔اسی میں منکرین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنگ لڑنے کا بیان کچھ اس طرح ارشاد فرمایا:

انہیں (اللہ ورسول کی بلا چوں چرا اطاعت کرنے) میں سے ہے حضور ثانی اثنین، یار غار، خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کا منکرین زکوٰۃ سے جہاد وقتال۔اسی اصل عظیم پر عمل کرنے کا نمونہ ہے۔(۱)

ملاحظہ فرمائیں! حضور احسن العلماء نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے ''خلیفہ بلافصل'' کا لقب استعمال کرکے اپنے اعتقاد کا اعلان فرمایا ہے۔کیوں کہ خلافت کا مدار افضلیت ہے، حضرت ابوبکر سب سے افضل تھے اس لیے خلیفہ بلافصل منتخب ہوئے۔

اسی میں چند سطر کے بعد مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا خوارج خبثا سے جنگ کرنا بھی بیان فرمایا ہے اور اس مقام پر آپ نے مولائے کائنات کو ان الفاظ میں یاد کیا: حضور خلیفۂ چہارم مولا علی مرتضی، شیر خدا کرم اللہ وجہہ الاسنی۔(۲)

حضرت نظمی میاں مارہروی علیہ الرحمہ

تعارف:

سید ملت، نقیب برکاتیت، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت سید شاہ فضل اللہ قادری المعروف بہ سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی علیہ الرحمہ کی ولادت ۶/ رمضان ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۴/ اگست ۱۹۴۶ء کو مارہرہ شریف میں ہوئی، صاحب تصانیف متعددہ، صاحب طرز ادیب اور قادر الکلام شاعر کے ساتھ ایک متصلب برکاتی مرشد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔آپ کو بیعت وخلافت اپنے والد حضور سید العلماء سے حاصل تھی، ہزاروں لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ ۶/

(۱) اہلسنت کی آواز، ج،۱۷،ص:۵۴۲

(۲) ایضاً

نومبر ۲۰۱۳ء کو ممبئی میں انتقال ہوا اور مارہرہ شریف میں والد گرامی اور عم محترم کی پائینتی جانب مدفون ہوئے۔(۱)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی نے حضرت سرکار نور کی کتاب ''سراج العوارف فی الوصایا والمعارف'' (مطبع برکاتی پبلشرز کراچی) میں مقدمہ لکھا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس کتاب کے مشمولات سے متفق ہیں، اور سراج العوارف سے عقیدہ تفضیل شیخین گزشتہ صفحات میں مرقوم ہے۔

حضرت نظمی میاں اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں: ''یہ وہ پرنور تصنیف ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے ہاتھوں میں ہے، جو فوائد اس میں مندرج ہیں، ان کا مجموعہ کسی ایک جگہ نہیں ملے گا۔ خانقاہ برکاتیہ کے جملہ مریدین و متوسلین کو اس کا دیکھنا، پڑھنا، پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔(۲)

حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کا مبارک رسالہ العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ کہ جس میں سرکار نور نے واضح اور صریح الفاظ میں افضلیت شیخین کو بیان فرمایا ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں سرکار نور کے نظریات کے بیان میں تمام باتیں آ چکیں، اس رسالہ کے متعلق حضرت نظمی میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ آسان اردو زبان میں نہایت مختصر اور مفید، بچوں کی تعلیم کے لیے مناسب بلکہ ضروری رسالہ ہے۔(۳)

حضرت سرکار نور کے رسالہ سوال و جواب کے متعلق لکھتے ہیں: یہ بھی اردو زبان میں مختصر مسئلہ تفضیل کا فیصلہ ہے۔ آج تک حضرات تفضیلیہ سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔(۴)

---

(۱) بعد از خدا مجموعہ نعت

(۲) مقدمہ سراج العوارف، ص: ۱۴/۵۱

(۳) ایضاً، ص: ۱۳

(۴) ایضاً، ص: ۱۴

''دلیل الیقین'' کے بارے میں آپ لکھتے ہیں: تفضیل کلی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا اثبات، حضرات تفضیلیہ کے شبہات کا ازالہ نہایت ضروری وضاحت سے فرمایا۔ لاجواب تھا، لہٰذا لاجواب ہے۔

ان حوالوں سے یہ بات آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہوجاتی ہے کہ حضرت نظمی میاں علیہ الرحمہ بھی اپنے مشائخ اور آبا واجداد کی طرح تفضیل شیخین کا ہی عقیدہ رکھتے تھے۔

حضور امین ملت سید محمد امین میاں قادری مارھروی حفظہ اللہ تعالیٰ

تعارف:

گل گلزار برکاتیت، تاج المشائخ، امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مارہروی کی ولادت: ۲۵/ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۵/ اگست ۱۹۵۲ء بروز جمعہ، کاس گنج کے مشن ہاسپٹل میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد ماجد اور بڑے والد سید العلماء اور پھوپھیوں سے حاصل کی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، ایک عظیم استاذ، ماہر ادیب، متعدد کتابوں کے مصنف اور لاکھوں افراد اہل سنت کے مرشد طریقت ہیں۔ حضور تاج العلماء سے بیعت و خلافت حاصل ہے، ساتھ ہی والد گرامی کے بھی خلیفہ و جانشین ہیں، مزید حضور مفتی اعظم نے بھی غایت کرم فرماتے ہوئے آپ کو تین بار خلافت عطا فرمائی۔(۱)

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ نے حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ ''سراج العوارف فی الوصایا والمعارف'' کا ترجمہ لکھا ہے، اور اس میں متعدد مقامات پر افضلیت شیخین کا قول مذکور ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں سرکار نور کے نظریات کے بیان میں تمام

(۱) تذکرہ مشائخ برکاتیہ

باتیں آچکیں۔

اس کے علاوہ عرس کی محفلوں میں بھی متعدد بار عوام اہل سنت کو مخاطب اور متوجہ کر کے فرمایا کہ: ہمارا اور ہمارے اسلاف کا یعنی مشائخ مارہرہ مطہرہ کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیا و مرسلین کے بعد سب سے افضل ہیں۔

حضور رفیق ملت سید نجیب حیدر نوری برکاتی مارہروی حفظہ اللہ تعالیٰ

تعارف:

شہزادۂ حضور احسن العلماء، رفیق ملت، شفیق الطلبہ حضرت سید شاہ نجیب حیدر نوری برکاتی گدی نشین مسند برکاتیہ آل احمدیہ نوریہ مارہرہ شریف کی ولادت یکم جولائی ۱۹۶۸ء میں مارہرہ شریف میں ہوئی، ناظرہ قرآن وابتدائی دینی تعلیم والد ماجد، پھوپھی صاحبہ سے حاصل کی، آگرہ یونیورسٹی سے گریجویشن مکمل کرنے کے بعد والد گرامی کی آخری سانس تک خدمت کرتے رہے، والد گرامی نے آپ کی خوب تربیت فرمائی اور بھر بھر کر آپ کو تصلب دینی کا جام پلایا اور خانقاہ و مسجد وانتظامات عرس وغیرہ کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی، حضور مفتی اعظم کے دست حق پر بیعت ہوئے اور آپ کو اپنے مرشد پہ بہت ناز بھی ہے، اجازت و خلافت والد ماجد اور حضرت یحییٰ میاں مارہروی اور برادر معظم حضور امین ملت سے حاصل ہے۔ ملک و بیرون ملک میں ہزاروں مریدین موجود ہیں۔ جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف کے ناظم و مہتمم ہیں، آپ کی نظامت ونگرانی میں ادارہ قلیل عرصے میں ہندوستان کے صف اول کے مدارس میں شمار ہونے لگا، طلبہ پر آپ کی شفقت عدیم المثال ہے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ سے اس فقیر نے اور جامعہ احسن البرکات کے دیگر اساتذہ وطلبہ نے پچاس سے زیادہ بار سنا ہوگا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل البشر بعد

الانبیاء ہیں، آپ نے اس عقیدے کے تعلق سے طلبہ کو اتنی بار نصیحت کی ہے کہ اب آپ صرف اتنا فرماتے ہیں کہ: ابوبکر کا؟ تو طلبہ بیک زبان جواب دیتے ہیں: پہلا نمبر۔

۲۸؍فروری ۲۰۲۳ء کو کانپور میں ایک اجلاس عام میں آپ نے فرمایا: ہم مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ماننے والے ہیں، ہم ان سے محبت کرتے ہیں، اور ہم ایسے مولائی ہیں کہ انبیا و مرسلین کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی جانتے ہیں۔ ہم ایسے مولائی نہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل نہ مانیں، ہم ایسے مولائی نہیں کہ صحابی رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کریں۔ یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے، یہی خانقاہ برکاتیہ کے بزرگوں کا موقف و مسلک ہے، یہی موقف حضور صاحب البرکات کا ہے، حضور اچھے میاں، حضور ستھرے میاں، حضور حمزہ عینی، حضور آل رسول احمدی، حضور نوری میاں، حضور سید العلماء اور حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔(۱)

۲۲؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۵؍فروری ۲۰۲۳ء کو مسجد برکاتی مارہرہ شریف میں محفل منعقد تھی، حضور رفیق ملت نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا: آج ۲۲؍رجب المرجب ہے، آج کس کا دن ہے؟ طلبہ نے بلند آواز سے بیک زبان جواب عرض کیا: حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر آپ نے پوچھا: حضرت امیر معاویہ کون ہیں؟ طلبہ نے عرض کیا کاتب وحی اور صحابی رسول ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: انبیا کے بعد سب سے افضل بشر حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور افضلیت کی ترتیب وہی ہے جو ترتیبِ خلافت ہے، یہی عقیدہ تمہیں جامعہ احسن البرکات میں پلایا گیا ہے، اس عقیدے کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رہنا، اور اس عقیدے کو اپنے ساتھ (جامعہ سے بھی اور اس دنیا سے بھی) لے کر جانا کہ انبیا کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور

---

(۱) مفہوماً ماخوذ از بیان

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔

عرس قاسمی برکاتی کے موقع پر ۱۸ر نومبر ۲۰۲۳ء کو بہت واضح الفاظ میں آپ نے فرمایا:

جو غریب نواز کا مسلک تھا، وہی ہمارے آبا و اجداد کا مسلک ہے، وہی میرا مسلک ہے، وہی امین ملت کا مسلک ہے اور وہی شرف ملت (سید محمد اشرف مارہروی) اور امان اہل سنت اور میرے تمام بھتیجوں کا مسلک ہے، جس مسلک کو اعلیٰ حضرت کے مسلک سے جانا جاتا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کا مسلک ہے کہ ابا بکر صدیق انبیا کے بعد سب سے افضل ہیں، امامت کبریٰ میں بھی سب سے افضل ہیں۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ کا شکر ہے، ہم نے ایسے باپ کی اولاد میں پرورش پائی ہے کہ رافضیت تو رافضیت، ہم تفضیلیت کی طرف بھی نہیں جاسکتے۔ ہم حضرت صدیق اکبر پر مولیٰ علی کو افضلیت نہیں دیتے، صدیق اکبر افضل ہیں تو افضل ہیں۔ خدام صاحب البرکات نے کبھی مولیٰ علی کو افضل نہیں مانا۔ اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رکھے، ہمارا خاتمہ مسلک اعلیٰ حضرت پہ ہو۔ آمین

اس کے بعد ۲۵ر صفر المظفر ۱۴۴۶ھ مطابق: ۳۱ر اگست ۲۰۲۴ء کو عرس رضوی کے موقع پر اسلامیہ انٹر کالج بریلی شریف میں ہزاروں کے مجمع میں فرمایا:

ہماری رگوں میں مولیٰ علی، امام حسین، امام زین العابدین، حضرت زید شہید اور حضرت میر محمد دعوۃ الصغریٰ بلگرامی کا خون ہے، (آج) ہم حق بیان کرنے آئے ہیں کہ (حضرت) علی کا چوتھا نمبر ہے، علی کا چوتھا نمبر ہے، علی کا چوتھا نمبر ہے۔ پہلا نمبر صدیق اکبر کا، دوسرا فاروق اعظم کا، تیسرا عثمان غنی کا اور چوتھا حضرت علی کا ہے۔ رضی اللہ عنہم

تنبیہ: حضرت رفیق ملت اپنے خطابات میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آپ کی کنیت ''ابو بکر'' کے ساتھ بھی یاد کرتے ہیں، کبھی ''ابا بکر'' سے یاد کرتے

ہیں۔اور ابا بکر ہی حضور سید العلماء علیہ الرحمہ بھی بولتے تھے۔(خطبات سید العلماء میں جگہ جگہ موجود ہے) اور یہ شرعاً اور قانوناً جائز بھی ہے۔بعض لوگوں کا اس پر اعتراض کرنا بے جا ہے۔

تینوں برادران کا متفقہ اعلان

شاہزادگان حضور احسن العلماء حضور امین ملت سید شاہ امین میاں قادری برکاتی، حضور رفیق ملت سید شاہ نجیب حیدر نوری برکاتی اور شرف ملت سید شاہ محمد اشرف میاں مارہروی مد ظلہم نے عرس نوری کے موقع پر ۱۱ر رجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق ۴ر فروری ۲۰۲۳ء کو ہزاروں کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا دوٹوک اور واضح موقف بیان فرمایا کہ:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں، ترتیب خلافت ہی ترتیب فضیلت ہے، یہی سرکار نور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ یعنی صاحب عرس کا موقف ہے۔

☆☆☆☆

امانِ اہل سنت حضرت سید محمد امان میاں قادری برکاتی حفظہ اللہ

تعارف:

نبیرۂ حضور احسن العلماء، خلف اکبر حضور امین ملت، حضرت امان اہل سنت مولانا سید محمد امان میاں قادری برکاتی مصباحی کی ولادت: ۲۲ر اپریل ۱۹۸۵ء میں ہوئی، حضور احسن العلماء سے شرف بیعت حاصل ہے اور والد گرامی و عم مکرم حضور رفیق ملت نے اپنی اجازت وخلافت عطا کی ہے۔آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے علوم عصریہ کے حصول کے بعد دینی علوم حاصل کرنے کے لیے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں

درس نظامیہ کے شعبہ خصوصی میں داخلہ لیا اور ۲۰۱۳ء میں عرس حافظ ملت کے موقع پر دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ دینی وعصری علوم کی ترویج واشاعت میں ہمہ وقت مصروف اور نئی نسلوں میں دینی تصلب واستقامت پروان چڑھانے کی فکر میں مشغول رہتے ہیں، البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ کے ڈائریکٹر ہیں، جو آپ کے ڈائریکشن میں روز افزوں ترقی پذیر ہے۔

افضلیت کے متعلق عقیدہ:

آپ نے بھی مذکورہ تاریخ (۴رفروری ۲۰۲۳ء) میں یہی عقیدہ اپنے خطاب میں بیان کیا تھا۔ مزید برآں ۱۰رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۹رجولائی ۲۰۲۳ء کو مسجد برکاتی مارہرہ شریف میں منعقدہ محفل سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

اُس عالم کو کبھی اپنے جلسوں اور محفلوں میں نہ بلانا جو شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا گستاخ ہو، ان کی شان میں بکواس کرتا ہو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہو، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور ہم آپ کو بھی حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ان سے دوری اختیار کریں۔ اور ہمارا اور ہمارے اسلاف کا واضح عقیدہ ہے کہ انبیا ومرسلین کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس کے علاوہ بھی متعدد محافل میں آپ نے اس عقیدے کو بیان کیا ہے، اپنے سہ ماہی رسالہ ''پیام برکات'' میں افضلیت شیخین کے اثبات پہ مشتمل فقیر کا اور دیگر علما کا مضمون بارہا شائع کیا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں مشائخ برکاتیہ کے نقش قدم پہ چلائے اور انہی کے ساتھ ہمیں حشر میں اٹھائے اور انہی کے طفیل ہماری بخشش فرمائے۔ آمین

☆☆☆

حضرت امیر معاویہ اور مشائخ مارہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہم

نور العارفین، خاتم الا کابر حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رحمہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

اور صحابیوں میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے باپ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی تھے، اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور معاویہ کی بہن جن کا نام پاک حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تھا، رسول اللہ ﷺ ان کے نکاح میں تھیں۔ یہ سب صاحب اور باقی تمام صحابہ سب بڑے رتبے والے تھے، ان میں سے کسی پر طعن کرنا اپنے دین کی شامت لگانا ہے۔(۱)

بشارت یافتہ صحابہ کے ذکر بعد اجلہ صحابہ کی بجائے بالخصوص مذکورہ اصحاب رسول کا ذکر اس بات پر تنبیہ کے لیے ہے کہ ان کے متعلق کسی طرح کی بدگمانی کو جگہ نہ دی جائے بلکہ ان کی تعظیم وتکریم واجبی طور پر بجالائی جائے۔

آج کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ نے ہرگز دین کی خیر خواہی کے لیے جنگ نہیں کی بلکہ اپنا اقتدار بچانے کے لیے کی۔ (معاذ اللہ)

سرکار نور لکھتے ہیں: صحابہ کی آپس میں جو شکر رنجیاں ہوگئیں جیسے حضرت مولی علی سے جناب امیر معاویہ لڑے یا حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم نے ان سے مقابلہ کیا، یہ سب رنجشیں دونوں طرف سے فقط دین کی خیر خواہی میں تھیں۔ ایک نظر میں ایک بات دین کے لیے زیادہ بہتر معلوم ہوئی، دوسرے کی رائے میں وہ بات نامناسب ٹھہری، اس پر جھگڑا ہوا۔

ان واقعات میں بے جا غور کرنا حرام ہے۔ ہمارا کیا منہ کہ ان معاملات میں دخل دیں یا (خدا کی پناہ) ایک کے پیچھے دوسرے کو برا کہنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو میرے اصحاب کو برا کہے گا اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں، سب

(۱) العسل المصفی، ص: ۲۳

کی لعنت، خدا اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔(۱)

اور فرماتے ہیں: خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں۔ انہیں نشانہ نہ بنالینا میرے بعد، جو ان سے محبت رکھتا ہے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بیر رکھتا ہے میرے باعث ان سے بیر رکھتا ہے اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا، اس نے خدا کو ستایا اور جس نے خدا کو ستایا تو قریب ہے کہ خدا اسے گرفتار کرے۔(۲)

پھر مسلمان سے کیسے ہو سکے کہ ان میں سے کسی کو برا کہے یا اس کی محبت دل میں نہ رکھے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان سب لڑائیوں میں حق حضرت مولی علی کی طرف تھا اور دوسری طرف والے خطا و غلطی پر مگر نہ ایسی خطا جس پر انہیں برا ٹھہرانا روا ہو۔ قرآن فرما چکا ہے اللہ ان سے خوش، واللہ سے خوش، (سورہ توبہ، آیت:۱۰۰) بس اسی پر ایمان رکھنا چاہیے۔(۳)

دلیل الیقین میں حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک خلافت حضرت امیر معاویہ میں حق حضرت مولی علی شیر خدا حق پرست کی طرف تھا، رضی اللہ عنہما۔ بہر حال! حق واضح ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا اجتہادی تھی اس لیے آپ مغفور ہیں۔ اور خطائے عنادی نہ تھی کہ آپ کو فسق تک پہنچاتی اور آپ پر طعن و تشنیع کو جائز قرار دیتی۔ اسی وجہ سے (علمائے کرام نے) آپ کے نام نامی پر رضی اللہ عنہ کا دعائیہ کلمہ ذکر فرمایا، جس طرح بقیہ تمام صحابہ کرام کے مبارک ناموں پر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے فیصلہ کن بات ارشاد فرمائی: ایسا

---

(۱) کتاب الدعا للطبرانی، ص:۵۸۱، حدیث:۲۱۰۸

(۲) ترمذی، ج:۲، ص:۲۲۵، ابواب المناقب، باب فیمن سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) ایضاً، ص:۲۳ / ۲۴

نہیں ہوسکتا کہ صحابی بھی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتہ کا امتیاز بھی کھتا ہو۔ (اور پھر) کوئی شخص سنی بھی کہلائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ بغض وعدوان رکھے، صحابہ کو برا بھلا اور فاسق کہا جائے؟ (کیوں کہ سنی میں یہ بات نہیں ہوسکتی)

پیشوایان اہل سنت نے تو صاف کہا ہے کہ الصحابة کلهم خيار عدول لا تتكلم فيهم إلا بخير (تمام صحابہ بہترین لوگ اور عادل ہیں، ہم ان کا ذکر صرف خیر ہی سے کرتے ہیں)۔

تو کون ہے اور تجھے کیا ہو گیا کہ صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی فضیلت پر انگلی اٹھاتا ہے، یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے سے تو زبان بند کرتا ہے اور ہزاروں تیرے جیسے نہ کہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خدائے تعالیٰ نے خود فرما دیا:

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (۱)

اے عزیز! آخر یہ تمام بے شمار آیات کریمہ اور ہزاروں احادیث مبارکہ جو کہ صحابہ کرام کی فضیلت اور ان کے طعنہ زنوں کی مذمت پر عموم کے طریقہ سے وارد ہوئی ہیں، کسی جگہ تو نے دیکھا یا سنا کہ اس جگہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے یا صحابہ میں سے کسی دوسرے کے لیے استثنا فرمایا ہو، اور جب ایسا نہیں ہے تو بس پُرمسرت ہوجا اور خوش خبری لے کہ قرآن وحدیث تیرے باطل استثنا کو جو تو نے اپنی طرف سے خدا اور سول کے کلام میں قصر کیا ہے، تیرے منہ پہ مارتے ہیں۔ (قرآن وحدیث تیرا رد کرتے ہیں) اور اس ہولناک وعید اور جاں گداز تہدید جو ان لوگوں کے حق میں وارد ہوئی جو صحابہ کو برا کہتے ہیں، تیرے لیے بھی (وہی) وعید کافی وافی ہے۔

فوائد الفواد شریف (تالیف کردہ امیر نجم الدین حسن بن علی سجزی رحمۃ اللہ علیہ) میں ہے۔ جو کہ حضرت سلطان اولیاء مولانا نظام الملۃ والدین محبوب الٰہی قدس سرہ

(۱) سورۃ التوبۃ: ۱۰۰

العزیز کے ملفوظات میں سے ہے۔

بندے نے عرض کی کہ حضرت امیر معاویہ کے حق میں کس طرح عقیدہ رکھنا چاہیے؟ تو آپ (حضرت نظام الدین اولیا) نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ مسلمان تھے اور صحابہ کرام سے تھے اور نبی کریم ﷺ کے خسر کے بیٹے تھے، اور آپ کی بہن تھیں جن کو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں، وہ حضرت رسول پاک ﷺ کے حرم اقدس میں تھیں۔ فقط انتھیٰ

اس کے بعد نوری میاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اے غافل! آنکھ کھول اور پاک نگاہ سے دیکھ کہ یہ ہے مردان خدا کا عقیدہ ،حضرت امیر معاویہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ اور ایسا ہرگز نہیں چاہیے کہ تو ان کے ان فضائل سے اپنی آنکھ کو سی لے۔ (بند کر لے) اور آتش دان جیسے سینے میں تو کینہ کی آگ سلگائے، یقین کر کہ ایک دن خود کو تو آگ میں جلائے گا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو، اس پر جو میرے صحابہ کو سب وشتم کرے۔ (مجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۲۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس وقت میرے صحابہ کرام کا ذکر ہو تو خاموش ہو جانا (حلیۃ الاولیاء، ج:۴، ص:۱۰۸) اور صحابہ کی حرمت کو ملحوظ رکھو اور ان کے حال پاک میں بے جا غور وخوض مت کرو، پس ہلاک ہو گئے غور خوض کرنے والے۔(۱)

نیز آپ کی وہ تحریر جسے آپ نے سراج العوارف فی الوصایا والمعارف میں دوسرے لمعہ (اہل سنت کے عقیدوں میں) کے ذیل میں لکھا ہے جو بار بار پڑھنے کے لائق ہے کہ ایمان کو تازہ کرنے والی بات ہے۔

تحریر فرماتے ہیں: اس زمانہ میں اہل سنت لوگ رافضیوں کے پاس آنے جانے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے

(۱) دلیل الیقین مترجم، ص: ۲۳۳ تا ۲۳۵

صحابہ رضی اللہ عنہ سے سوئے ظن رکھتے ہیں یہ خود کھلا ہوا رفض ہے، لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم حضرت امیر معاویہ کا کچھ حال بیان کریں اور محبوب الٰہی حضرت نظام ا لدین اولیا کے قول پر بھروسہ کریں کہ یہی صوفیا کے لیے کافی ہے اور سند ہے۔

محبوب الٰہی کے ملفوظات ''فوائد الفوائد'' میں ہے کہ بندہ (امیر حسن علا سجزی) نے عرض کیا کہ امیر معاویہ کے بارے میں ہمیں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے؟ فرمایا: وہ مسلمان تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں (سے) تھے اور حضور علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کے بھائی تھے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی بہن تھیں۔ اور نقل کرتے ہیں کہ وہ حرم نبی میں تھیں۔(۱)

نیز اسی لمعہ کے بیسویں نور میں رقم طراز ہیں:

میں ایک روز عصر و مغرب کے درمیان پیر و مرشد (خاتم الا کا بر سید نا شاہ آل رسول احمدی رحمتہ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر تھا، اس زمانے میں میں نے ایک کتاب جنگ جمل و صفین و نہروان میں شریک ہونے والوں کے بارے میں اہل سنت و جماعت کے عقیدے کے متعلق لکھی تھی اور اصلاح کی نیت سے اس کیمیا اثر نظر والے (شاہ آل رسول احمدی مارہروی علیہ الرحمتہ) کے سامنے حاضر کی تھی۔ فرمایا: پڑھو! میں نے کچھ پڑھا، فرمایا کہ برخوردار! مولوی عبد القادر سلمہ اللہ تعالیٰ (حضور تاج الفحول بدایونی علیہ الرحمہ) نے اس رسالہ کا مطالعہ کیا یا نہیں؟ عرض کیا کہ میں نے یہ بحث مولوی صاحب ہی سے مستنبط کی ہے۔ فرمایا: کافی ہے کہ ان کا علم حاضر ہے اور ہمیں بڑھاپے کی وجہ سے اب اس کی فرصت نہیں ہے کہ اصلاح و تصنیف کی طرف توجہ دے سکیں۔

میں نے عرض کیا کہ اس مسئلہ میں کچھ وارشاد فرمادیں تا کہ ہم اسے اپنے دین وایمان کا محافظ بنائیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ ہم صحابہ کرام کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی

(۱) سراج العوارف فی الوصایا والمعارف،، دوسرا لمعہ، چھبیسواں نور، ص:۶۱، ناشر برکاتی پبلشرز کراچی

کریں گے بس یہی کافی ہے۔لہٰذا ان تین جنگوں میں اہل سنت و جماعت کے عقیدے کا حاصل یہ ہے کہ جنگ جمل اور جنگ صفین خطائے اجتہادی کی وجہ سے ہوئیں اور اہل نہروان کی نسبت فسق کا حکم ہے یعنی نہروان میں لڑنے والے قطعاً فاسق، باجی اور گناہ گار تھے۔

پھر ایک نکتہ بہت اہم ہے، خطائے اجتہادی دو طرح کی ہوتی ہے، منکر اور غیر منکر۔ منکر وہ ہے جس سے بچنا ناممکن ہے کہ اگر خاموش بیٹھتا ہے تو فتنہ اٹھتا ہے۔ اور غیر منکر وہ ہے جو ایسی نہ ہو، جیسے امام شافعی کا اس جانور کو حلال قرار دینا جس پر جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور اس قسم کے مسائل فرعیہ لیکن کم عقل بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں۔(۱)

سید ملت حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ماہنامہ اشرفیہ کے سیدین نمبر میں اپنے والد ماجد حضور سید العلماء علامہ سید آل مصطفیٰ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور کارناموں پہ مشتمل بہت تفصیلی، معلوماتی اور حقائق پر مشتمل مضمون لکھا ہے، جس کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

نظمی میاں لکھتے ہیں: ہمارے یہاں ۲۲؍رجب کو کونڈے کی نیاز کے نام سے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز ہوا کرتی تھی۔ اب بھی ہند کے بہت سے علاقوں میں یہ رواج موجود ہے، ابا حضرت نے پہلی مرتبہ اس بات کا انکشاف کیا کہ کونڈے کی نیاز دراصل شیعوں کا رواج ہے۔

امام جعفر صادق کا یوم وصال ۲۲؍رجب نہیں ہے بلکہ یہ دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتا ہے اور چونکہ اہل تشیع سرکار امیر معاویہ کو اپنا سب سے بڑا دشمن تصور کرتے ہیں، اس لیے ان کا یوم وصال ایک جشن کی صورت میں مناتے ہیں۔ یہ رواج غالباً ان دنوں پڑا جب ملک حجاز پر چالیس برس اور بروایتِ دیگر نوے برس

(۱) ایضاً ص:۵۹؍۶۰

تک رافضیوں کی حکومت رہی۔ کونڈے کی نیاز پکانے اور کھلانے کے انداز سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رافضیوں نے سنی اکثریت کے ڈر کے مارے جشن وفات امیر معاویہ چوری چھپے منانے کا رواج کیا، راتوں کو نیاز پکایا جاتا، جہاں نیاز رکھی جائے وہیں پہنچ کر کھانا، وہیں ہاتھ دھونا اور اس پانی کو ایک گڑھے میں ڈال کر دفن کر دینا، جن مٹی کے برتنوں (کونڈوں) میں نیاز پکائی یا رکھی گئی ہوا نہیں بھی دفن کر دینا ساری باتیں ہی ظاہر کرتی ہیں کہ سنیوں سے چھپا کر جشن منایا جارہا ہے۔

سید میاں نے اپنے گھر میں روایت بند کرادی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز اب ہمارے گھروں میں ان کے اصل یوم وفات یعنی ۱۵ ر رجب المرجب کے دن ہوتی ہے یا پھر شب معراج میں۔(۱)

۲۰۱۸ء میں جب کہ برصغیر میں خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے متعلق کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی کہ خانقاہ کا موجودہ موقف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق علمائے اہل سنت سے مختلف ہے تو اس عظیم خانقاہ کے سچے اور اپنے آباء واجداد اور اکابر کے واقعی اور حقیقی سجادہ نشینوں نے ''برکاتی پیغام'' کے نام سے ایک اعلان (۱۴ رمئی ۲۰۱۸ء کو) شائع کیا جس میں اپنے اکابر اور خانقاہ شریفہ کی ترجمانی کرتے ہوئے ولی عہد سجادہ، امان اہل سنت حضرت مولانا محمد امان میاں قادری برکاتی مصباحی صاحب قبلہ نے عقیدۂ اہل سنت کی بھرپور حمایت کی اور خانقاہ کا صحیح موقف مشائخ کی کتابوں کے حوالے سے پیش فرمایا۔

وہ پیغام مختصراً نذر قارئین ہے: امان اہل سنت لکھتے ہیں:

گزشتہ چند دنوں سے ایک غلط فہمی سوشل میڈیا پر خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے حوالے سے عام سی ہو رہی ہے اور کچھ علمائے کرام کی زبانی یہ بھی سنا گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق خانقاہ برکاتیہ کا اجتماعی موقف اکابر علما اور مشائخ کے اقوال اور طریقے سے منفرد بھی ہے اور امت میں باعث اضطراب بھی۔ لہٰذا راقم

(۱) سیدین نمبر ص: ۹۱۵

الحروف نے ارادہ کیا کہ علمائے کرام اور احباب اہل سنت کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لیے چند سطریں ضرور رقم کی جائیں۔ لہٰذا والد ماجد حضرت امین ملت جو خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے صاحب سجادہ اور درگاہ شاہ برکت اللہ کی منتظمہ کمیٹی کے صدر ہیں اور میرے عم مکرم حضرت رفیق ملت جو سجادہ نوری کے وصی و وارث ہیں اور میرے بقیہ عمین کریمین اور دیگر صاحبزادگان خانوادہ برکات کی جانب سے فقیر برکاتی عرض کرتا ہے:

صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے ہمارا وہی موقف ہے جو سلف صالحین کا ہے یعنی وہ صحابی رسول، کاتب وحی اور ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے برادر بزرگ ہیں۔ بلا شبہ تمام صحابہ کرام ہمارے لیے باعث تعظیم و تکریم ہیں اور ان کی عظمت واطاعت کرنا ہمارے ایمان کی مضبوطی کی دلیل ہے۔ ہمارے نزدیک ہر وہ شخص غیر معتبر وغیر مستند ہے کہ جو صحابہ کرام کے مرتبہ اور شان میں تنقیص وتصغیر کرے یا معاذ اللہ ان کو تحقیری جملوں سے یاد کرے۔ جہاں تک حضرات صحابہ کرام اور ان کے مراتب کا معاملہ ہے تو اس حوالے سے یہ دلیل شافی وکافی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔(۱)

اور یقیناً ان صحابہ کی جماعت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں،

اس کے بعد بعض احادیث اور اقوال علما و اولیا نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس حوالے سے خانقاہ برکاتیہ کے اسلاف و اخلاف کا موقف بالکل صاف ہے جو ہمارے مشائخ کے اقوال اور تصنیفات سے ظاہر ہے، جس پر ہم بفضلہ تعالی قائم ہیں اور رہیں گے ان شاء اللہ۔

اس کے بعد خاتم الاکابر ہند سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں کی وہ تمام عبارتیں

(۱) کتاب الدعا للطبرانی، ص:۵۸۱، حدیث:۲۱۰۸

نقل کی ہیں جو اوپر سطروں میں گزریں، ان کو نقل کرنے کے بعد اپنے اس اعلانیہ موقف کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ کیا:

اور یہ بات ہم قطعی طور پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وعظمت پر ہماری خانقاہ کے اخلاف اور اسلاف میں نہ کسی طرح کا سکوت تھا اور نہ ہے۔ اس میں ہمارا وہی موقف ہے جو علمائے مجتہدین، فقہائے کرام اور مشائخ عظام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا۔

لٰہذا فقیر برکاتی تمام احباب اہل سنت سے یہ اپیل کرتا ہے کہ اگر دین، شریعت اور طریقت کے حوالے سے کسی بھی قسم کی غلط فہمی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کی طرف منسوب ہوتی دکھائی دیتی ہو تو خانقاہ کے حتمی موقف کے بارے میں حضرت امین ملت اور حضرت رفیق ملت مدظلہم سے ضرور رجوع کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے پیارے حبیب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا مطیع وفرماں بردار اور وفادار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

سید محمد امان قادری (ولی عہد خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ)

اختتامیہ:

الحاصل: خانقاہ برکاتیہ کے تمام مشائخ سلفاً خلفاً حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کی طرح ایک صحابی رسول ﷺ مانتے ہیں، ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی تو درکنار، اشارے کنایے میں بھی طعن وتشنیع کو ناروا سمجھتے ہیں، لٰہذا مشائخ برکاتیہ سے نسبتِ بیعت وغلامی اس وقت تک نامکمل ہے جب تک ان کی تعلیمات بالخصوص مندرجہ بالا ارشادات کو بسر وچشم وبلا چوں وچرا قبول نہ کر لیا جائے۔

اللہ ہمیں آل واصحاب رسول ﷺ کا وفادار رکھے۔ آمین۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

مشائخ برکاتیہ کا مسلک

- حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان ذیشان ہے: میں جسے پاؤں کہ وہ مجھے ابو بکر وعمر سے افضل کہتا ہو تو میں اس کو الزام تراشی کی سزا (۸۰) کوڑے ماروں گا

- اپنے سچے دین پر اتنے سخت اور مضبوط رہیں کہ دوسرے متعصب جانیں اس لیے کہ دین حق میں مضبوطی پسندیدہ بات ہے اور دین باطل پر مضبوطی حماقت اور بری چیز ہے۔ (نوری میاں علیہ الرحمہ)

- دین اسلام میں کھلم کھلا فاسق، کافر اور مشرک کی صحبت اور ان سے محبت کرنے سے دور رہیں کیونکہ بری صحبت مقناطیس اور لوہے کی مثل ہے یعنی بری صحبت بری عادت کی طرف ایسے کھینچتی ہے جیسے لوہے کو مقناطیس۔ (نوری میاں علیہ الرحمہ)

- کتاب وسنت سے اپنی ضروریات بھر علم دین حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں اور اس کام کو سب کاموں پر مقدم رکھیں کیونکہ جاہل صوفی اور بے علم عابد شیطان کا مسخرہ اور بالکل نکما اور ناقابل قبول ہے (نوری میاں علیہ الرحمہ)

- مذہب اہل سنت کو پھیلانے اور بدعت کو مٹانے اور بد دینوں، بے دینوں کے رد کو اپنا مقصود ٹھہرائیں۔ (حضرت شاہ ابو القاسم علیہ الرحمہ)

- جو شخص کہ بد مذہب ہو جائے، اس سے ہر شخص کو علیحدہ ہونا چاہیے۔ (حضرت شاہ ابو القاسم علیہ الرحمہ)

- حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ مذہب حقہ اہل سنت و جماعت خصوصاً مسلک اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ درجے کے پابند تھے اور اس میں اتنا تصلب تھا کہ کم بینوں کو تعصب کا دھوکہ ہوتا تھا، مسلک اعلیٰ حضرت میں نہ ادنی سی مداہنت خود فرماتے تھے اور نہ اس کو برداشت فرماتے تھے۔
(شارح بخاری)

اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر
پلاٹ نمبر 38، سرٹے نمبر 25، اعلیٰ حضرت روڈ، نور باغ، مالیگاؤں

- غلام مصطفیٰ رضوی 9325028586
- فرید رضوی 9273574090
- معین پٹھان رضوی 7588815888